ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

محترم قارئین

السلام علیکم!

علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے جانبازوں کا نیا کارنامہ "اسکارپین کلر" پیش خدمت ہے۔ اس ناول میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان نے جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ آپ پڑھ ہی لیں گے۔ پیش لفظ میں بتا دوں تو سارا سسپنس ختم ہو جائے گا۔ یوں بھی آپ نے ناول پڑھنے کے لئے خریدا ہے۔ لہٰذا ناول پڑھیئے اور غور کیجئے کہ کیا وطن عزیز کی حفاظت صرف عمران کی ذمہ داری ہے۔ آپ پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ اپنے دشمنوں کو پہچانیں، اپنے ہم وطنوں کی جان و مال کی حفاظت کریں اور وطن عزیز کی آزادی اور سالمیت کی طرف اٹھنے والے ہاتھوں کو توڑ ڈالیں۔

ناول لکھنے یا پڑھنے کا مقصد صرف وقت گزاری نہیں ہوتا۔ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ عمران کے ایسے کارنامے لکھوں جن سے قارئین کو نہ صرف مزاح اور ایکشن کا مزہ آئے بلکہ ان میں اپنے وطن کے لئے کوئی کارنامہ سرانجام دینے کی خواہش بھی پیدا ہو۔

تھرلنگ، ایکشن اور کمپیوٹر کے ذریعے بنائے گئے دل دہلا دینے

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

والے مناظر تو آپ کو فلموں میں بھی ملتے ہیں لیکن جو کچھ عمران سیریز پڑھنے سے آپ کو ملتا ہے وہ فلموں کے ذریعے حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ میرے ناولوں میں آپ کو بے جا ایکشن اور سسپنس نہیں ملتا۔ ہمارے دشمن ہنود و یہود کی ہمارے ملک اور عوام کے خلاف سازشیں برابر جاری رہتی ہیں۔ وہ ہماری ایٹمی ترقی اور ہمارے ذہین سائنس دانوں کو ختم کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ عمران کے بروقت حرکت میں آ جانے کی وجہ سے وہ اپنی ہر کوشش میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ عمران کی زندگی کا مقصد ہی ملک کی آزادی اور سالمیت کی حفاظت کرنا ہے۔

کوشش کیجئے کہ آپ بھی وطن عزیز کے لئے کوئی اہم کارنامہ انجام دیں تاکہ تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ زندہ رہیں۔ شکریہ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

صفدر شاہین

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ڈھمپ ہاؤس کے آپریشن روم میں عمران صوفے پر بیٹھا ایک فائل دیکھ رہا تھا۔ بلیک زیرو دانش منزل میں تھا جبکہ ڈھمپ ہاؤس بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی عمارت تھی۔ عمران نے خود یہ عمارت تعمیر کروائی تھی۔ عمارت کا اسٹرکچر دانش منزل جیسا ہی تھا اور یہ عمارت بھی ہیڈکوارٹر کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ اس کی دیکھ بھال کے لئے صرف ایک ملازم رکھا گیا تھا۔ البتہ عمران کبھی کبھار ہی یہاں بیٹھتا تھا اور وہ بھی کسی خاص کیس کے دوران۔

آج صبح سرسلطان نے ایک اہم فائل اسے بھجوائی تھی اور اسے ہدایت کی تھی کہ فائل کے مطالعہ کے بعد وہ فوری طور پر اس کیس پر کام شروع کر دے۔ اس فائل میں ملٹری انٹیلی جنس کے ایک ایجنٹ کی رپورٹ تھی جو کافی تفصیلی تھی اور اس کے ساتھ ایک تصویر بھی تھی۔ اس تصویر میں ایک سرکس شو کا منظر تھا جس میں ایک

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

خوبصورت لڑکی تار پر چل رہی تھی جبکہ تار کے پاس دو آدمی کھڑے لڑکی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

رپورٹ میں لکھا تھا کہ دو دن پہلے ایک شوگرانی سرکس شاہراہ ابریشم کے راستے پاکیشیا پہنچا۔ سرکس ٹیم میں کل بارہ افراد شامل تھے جن میں ایک لڑکی اور ایک مرد کے سوا باقی سب کافرستانی افراد تھے۔ کافرستانیوں میں ایک لڑکی اور باقی سب مرد تھے۔ اس مختصر سی سرکس ٹیم نے یہاں پہنچتے ہی شو دکھانے شروع کر دیئے مگر دوسرے دن کے شو میں سرکس کے صرف سات افراد تھے۔ ایک کافرستانی لڑکی اور چار مرد غائب تھے۔ اگلے دو شو میں بھی وہ نہیں دکھائی دیئے۔ اس پر مجھے حیرت ہوئی۔ میں نے سرکس کے ان افراد کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ پانچوں کافرستانی سرکس کے شوگرانی مالک سے کسی بات پر خفا ہو کر کہیں چلے گئے ہیں لیکن سرکس کے مالک کی خفیہ نگرانی کے دوران میں نے اسے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہوئے سنا۔ وہ کسی عورت سے کہہ رہا تھا ہو سکتا ہے انٹیلی جنس والوں کو تمہاری اصلیت کا علم ہو جائے اس لئے تم لوگ فوراً دارالحکومت روانہ ہو جاؤ اور اپنی شکلیں بھی تبدیل کر لو۔ ہم لوگ بھی دو شو اور کرنے کے بعد وہاں پہنچ جائیں گے۔

مگر اسی شام کو سیکنڈ شو کے دوران کسی نے سرکس کے مالک کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ فائر سائیلنسر لگے ریوالور سے کیا گیا تھا اور گولی اس کے سر میں لگی تھی۔ قاتل نے ٹینٹ کے باہر کھڑے ہو

کر سرکس کے مالک کا نشانہ لیا تھا لیکن میرے وہاں پہنچنے تک وہ غائب ہو چکا تھا۔ شوگرانی بازی گر لڑکی کے بیان کے مطابق غائب ہونے والے کافرستانی کارکنوں کو کافرستان کے دارالحکومت میں قیام کے دوران سرکس کے مالک نے بھرتی کیا تھا جبکہ باقی کارکن کافرستان کے ایک اور بڑے شہر میں قیام کے دوران بھرتی کیئے گئے تھے۔ اب سرکس بند کر دیا گیا ہے اور وہ لوگ واپس جانے کے لئے دارالحکومت کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

رپورٹ پڑھ کر عمران نے سرکس شو کی تصویر کی پشت پر لکھی سطر دیکھی۔ لکھا تھا کہ اس تصویر میں نظر آنے والے دونوں آدمی ان پانچوں میں سے ہیں جو پہلے دن ہی غائب ہو گئے تھے۔ عمران نے غور سے ان دونوں مردوں کے چہرے دیکھے لیکن پرنٹ چھوٹا ہونے کے سبب شکلیں واضح نہیں تھیں۔ عمران اٹھا اور ایک کونے میں رکھے گرافک کمپیوٹر میں اس تصویر کو سیٹ کر کے سکرین پر ان دونوں کی شکلیں بڑی کر کے دیکھیں۔ پھر سفید کاغذ پر اس تصویر کا پرنٹ نکال کر وہ واپس صوفے پر آ بیٹھا۔

کمپیوٹر پرنٹ اگرچہ کلر نہیں تھا لیکن ان دونوں افراد کی شکلیں اب کافی واضح تھیں۔ ان میں سے ایک دراز قامت اور بھاری چہرے والے تھا جس کی رنگت سیاہی مائل تھی۔ چہرے کے نقش و نگار سے وہ تام باشندہ لگتا تھا۔ اس کے سر کے بال گھنگھریالے تھے اور وہ کلین شیو تھا۔ دوسرا آدمی بھی اس کی نسل کا تھا مگر عمر میں وہ دراز

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

قامت شخص سے چند سال چھوٹا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے چہرے پر گھنی مونچھیں تھیں اور جسم چھریرا تھا۔ عمران چند لمحوں تک ان کی شکلیں ذہن نشین کرتا رہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور کیپٹن بابر کے نمبر پریس کرنے لگا کیونکہ پچھلے ایک ہفتے سے کوئی کیس نہ ہونے کے سبب سب ساتھی بے کار تھے اور وہ جانتا تھا کہ فراغت کے دنوں میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران آوارہ گردی نہیں کرتے اس لئے کیپٹن بابر اس وقت اپنے فلیٹ پر ہی ہو گا۔

”ہیلو۔ کیپٹن بابر سپیکنگ“...... چند لمحوں بعد کیپٹن بابر کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ حکم فرمائیں“...... کیپٹن بابر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”صفدر اور چوہان کے ساتھ ڈھمپ ہاؤس پہنچو“...... عمران نے کہا۔

”رائٹ سر۔ کیا کوئی نیا کیس“...... کیپٹن بابر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”یہی سمجھو۔ پندرہ منٹ کے اندر یہاں پہنچو۔ دیٹس آل“۔ عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اچانک کنٹرول روم میں خطرے کی

گھنٹی بجنے لگی۔ عمران نے تیزی سے دیوار پر نصب سکرین کی طرف دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ سکرین پر گیٹ کا بیرونی منظر روشن تھا اور وہاں ایک بڑھیا کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔ حلیئے سے وہ کوئی بھکارن معلوم ہوتی تھی۔ وہ زمین پر لاٹھی ٹیکے اور کمر پر ایک ہاتھ رکھے جھکی ہوئی تھی۔ گیٹ کے آٹومیٹک سسٹم کے تحت جب بھی کوئی شخص گیٹ کے قریب آتا تھا تو خطرے کی مخصوص بیل بجتی جو برآمدے، کنٹرول روم اور بیڈ روم میں بیک وقت سنائی دیتی تھی۔

عمران سکرین پر بڑھیا کو دیکھتا رہا۔ بڑھیا چند لمحوں تک گیٹ کے سامنے کھڑی رہی اور پھر اس نے مایوسی سے سر جھکایا اور دائیں طرف چلتی ہوئی سکرین سے آؤٹ ہو گئی۔ شاید وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے یہاں سے بھیک نہیں ملے گی۔ ایک لمحے کے لئے عمران کو اس کے خالی لوٹ جانے کا افسوس ہوا لیکن پھر وہ فون کی طرف متوجہ ہو گیا جس کی اچانک گھنٹی بجی تھی۔

”ایکسٹو“...... عمران نے رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں بیٹے“...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

”یس سر۔ شکر ہے آپ بول رہے ہیں اور میرے کانوں میں رس گھول رہے ہیں“...... عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

”تم نے رپورٹ پڑھ لی ہو گی۔ کچھ اندازہ ہوا ہے معاملے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کا''...... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ لیکن بس معمولی سا۔ درست اندازہ اس سلسلے میں پیش رفت کے بعد ہی ہو سکے گا''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''معمولی سے تمہاری کیا مراد ہے۔ بتانا پسند کرو گے''۔ سرسلطان نے کہا۔

''کیوں نہیں۔ شوگرانی سرکس میں صرف دو شوگرانی تھے۔ یعنی سرکس کا مالک اور ایک لڑکی۔ باقی افراد کافرستانی تھے۔ ان میں سے پانچ افراد کو کافرستان کے ایک شہر میں بھرتی کیا گیا تھا۔ پھر سرکس نے کافرستان کے دارالحکومت میں قیام کیا تو مزید پانچ افراد اس میں شامل کئے گئے اور وہی پانچوں افراد یہاں آ کر غائب ہو گئے۔ میرا خیال ہے کہ وہ پانچوں کافرستان کی سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس کے ممبرز تھے اور کسی خاص مشن کے سلسلے میں ہمارے ملک میں داخل ہوئے ہیں۔ یہاں آنے کے لئے انہوں نے سرکس کے مالک کو مجبور کیا کہ وہ انہیں بطور کارکن اپنی سرکس ٹیم میں شامل کر کے پاکیشیا لے جائے تاکہ ان کی یہاں آمد پر شبہ نہ کیا جا سکے۔ سرکس کے مالک کو ٹرانسمیٹر بھی فراہم کیا گیا کہ اگر ان پانچوں کے غائب ہونے پر مقامی پولیس یا انٹیلی جنس اس کی طرف متوجہ ہو تو وہ فوری طور پر انہیں اطلاع دے سکے۔ وہ پانچوں خود بھی چوکنے رہے اور سرکس کی نگرانی کرتے رہے۔ سرکس کے مالک نے جب

انہیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی کہ کوئی آدمی ان کے بارے میں معلوم کرنے آیا تھا تو انہیں اندیشہ ہوا کہ کہیں سرکس کا مالک پکڑا گیا تو وہ ان کی اصلیت ظاہر کر دے گا۔ اس خطرے کے پیش نظر ان لوگوں نے سرکس کے مالک کو ہلاک کر دیا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا اندازہ قرین از قیاس ہے لیکن اب ان ایجنٹوں کا فوری سراغ لگانا اور انہیں ان کے مشن میں کامیاب ہونے سے پہلے قابو کرنا تمہارا کام ہے۔ خدا جانے وہ کن مذموم مقاصد کے تحت ہمارے ملک میں وارد ہوئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے خفیہ مشن کے ذریعے ہمارے ملک کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں''...... دوسری طرف سے سرسلطان نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب۔ ان کا مشن جو بھی رہا ہو آپ کو فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ جب تک میں زندہ ہوں یہاں دشمنوں کا کوئی مشن پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا''...... عمران نے تیزی سے سرسلطان کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بے شک ملک و قوم کو تم پر اعتماد اور فخر ہے بیٹا۔ مگر دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھنا چاہئے۔ تمہارے اندازے کے مطابق اگر وہ کافرستانی ایجنٹ ہیں تو ہمیں ان کی سرگرمیوں سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ اس وقت کافرستان وارگل سیکٹر اور وادی ہیون کے حوالے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

سے ہم پر جنگ مسلط کرنے اور دفاعی طور پر ہمیں نقصان پہنچانے پر تلا ہوا ہے۔ اس پالیسی کے مدنظر ہمیں اس کی ہر کوشش کو ناکام بنانا ہے اور یہ سب کچھ تمہیں اور تمہارے جان فروش ساتھیوں کو کرنا ہے“۔ سر سلطان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند منٹ بعد سکرین پر صفدر، کیپٹن بابر اور چوہان کی کار گیٹ پر رکتی دکھائی دی۔ عمران نے میز کی سطح پر نصب کنٹرول پینل کا ایک بٹن دبایا اور گیٹ کھلتا چلا گیا۔

کیپٹن بابر نے ایکسٹو کی ہدایت کے مطابق سب سے پہلے ملٹری انٹیلی جنس کے ایجنٹ خالد علی سے فون پر رابطہ قائم کیا۔ ڈھمپ ہاؤس میں ایکسٹو نے اسے بریفنگ کے دوران خالد علی کا نمبر دیا تھا جو موبائل فون کا تھا۔ اس نے خالد علی سے شوگرانی سرکس والے کے بارے میں تازہ ترین صورت حال معلوم کی تھی۔

”وہ پانچوں آج صبح اپنی گاڑیوں میں سرکس کا جملہ سامان لوڈ کر کے دارالحکومت کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ ان کے پاس ایک بڑی پک اپ ہے جس میں سامان کے علاوہ دو افراد سوار ہیں۔ دوسری ایک شوگران میڈ کار ہے۔ کار میں شوگرانی لڑکی اور باقی تینوں آدمی ہیں۔ مرنے والے شوگرانی کی لاش تابوت میں بند کر کے کل شام ہی شوگران بھیجنے کے لئے ایئر پورٹ پہنچا دی گئی تھی۔ اس وقت دو بجے ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ لوگ دارالحکومت پہنچنے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

والے ہوں گے“...... خالد نے کہا۔

”او کے۔ میں چیک کرتا ہوں۔ تم نے شوگرانی لڑکی سے اس کے بارے میں کیا معلوم کیا تھا“...... کیپٹن بابر نے پوچھا۔

”اس کا نام مس چیانگ ہے مگر اس کے ساتھی اسے چنگی کہتے ہیں۔ سرکس میں وہ جمناسٹک کے کرتب دکھاتی ہے اور اس کی عمر بائیس سال ہے۔ سرکس کا مالک مرحوم ماسٹر ہونونگ رشتے میں اس کا چچا تھا۔ وہ ایک ماہ پہلے اپنا سرکس لے کر کافرستان کے فلمی شہر گئے تھے۔ ان کے ساتھ چھ شوگرانی مرد تھے مگر چند دن بعد ایک رات وہ سرکس کا آخری شو ختم کر کے واپس اپنے رہائشی ہوٹل جا رہے تھے کہ ایک ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ میں ان کی گاڑی تباہ ہو گئی۔ چار آدمی مارے گئے اور دو شدید زخمی ہوئے جو کام کرنے کے قابل نہ رہے تھے۔ چنانچہ چند دن سرکس کو بند رکھنے کے بعد ماسٹر ہونونگ نے ان پانچ افراد کو اپنی ٹیم میں شامل کر لیا جو اب مس چنگی کے ساتھ ہیں۔ پھر وہاں سے ماسٹر ہونونگ سرکس کو کافرستان کے دارالحکومت میں لے آیا۔ وہاں اس نے مزید پانچ افراد کو اپنی ٹیم میں بھرتی کیا۔ مس چنگی کے بقول وہ نہیں جانتی کہ ماسٹر نے مزید آدمی کیوں بھرتی کئے جبکہ وہ سرکس کے اسرار و رموز سے ناواقف تھے اور سرکس کو ان کی ضرورت بھی نہیں تھی“...... خالد نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو کیپٹن بابر نے خالد کا شکریہ ادا کیا اور موبائل فون آف کر کے کار کا رخ شوگرانی سفارتخانے کی طرف

کر دیا۔ راستے میں اس نے موبائل فون پر ایکسٹو سے رابطہ کیا اور خالد سے ہونے والی بات چیت تفصیل سے اسے بتا دی۔

”ٹھیک ہے۔ اگر وہ لوگ ابھی سفارت خانے نہ پہنچے ہوں تو شہر سے باہر ہی انہیں ٹریس کرو“...... ایکسٹو نے کہا تو کیپٹن بابر نے موبائل فون آف کر دیا۔ چند منٹ بعد وہ سفارت خانے پہنچا تو سرکس والے ابھی وہاں نہیں پہنچے تھے۔ چنانچہ وہ شہر سے نکل آیا اور سرحدی شہر کو جانے والی سڑک کے آغاز پر رک کر سرکس والوں کا انتظار کرنے لگا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد شوگرانی کار اور پک اپ وہاں پہنچی تو کیپٹن بابر نے کار موڑی اور ان کے پیچھے چل دیا۔ شہر میں داخل ہو کر وہ لوگ سفارت خانے کی طرف جانے کی بجائے ایک ہوٹل پہنچے۔ وہاں چینی لڑکی مس چنگی نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کمرے بک کرائے۔ کیپٹن بابر اس دوران ان کے قریب ہی رہا اور پھر وہ لوگ بالائی منزل پر واقع اپنے کمروں میں چلے گئے۔ چند منٹ بعد کیپٹن بابر بھی اوپر پہنچا۔ کمروں کے نمبر وہ کاؤنٹر سے معلوم کر چکا تھا۔ چنانچہ اس نے مس چنگی کے کمرے کے دروازے پر دستک دی تو چند لمحوں بعد ایک شوگرانی لڑکی نے دروازہ کھولا۔ وہ مس چنگی ہی تھی۔ کیپٹن بابر کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔

”یس۔ فرمائیے“...... مس چنگی نے ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے مس چیانگ۔ کیا آپ مجھے چند منٹ دیں گی"...... کیپٹن بابر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیئے سر"...... کیپٹن بابر کے تعارف پر مس چنگی نے چونک کر کہا۔

"تھینک یو"...... کیپٹن بابر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔

"بیٹھیے سر"...... مس چنگی نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن بابر آگے بڑھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ مس چنگی نے دروازہ بند کیا مگر لاک نہ کیا اور پلٹ کر کیپٹن بابر کے سامنے آ بیٹھی۔

"میرا نام عارف ہے مس چیانگ۔ مجھے آپ کے چچا ماسٹر ہونونگ کی موت کا دکھ ہے"...... کیپٹن بابر نے کہا۔

"تھینک یو سر"...... مس چنگی نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"میں آپ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں تاکہ ماسٹر کے قاتلوں تک پہنچا جا سکے"...... کیپٹن بابر نے کہا اور پھر اس نے سوالات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مس چنگی تحمل سے جواب دینے لگی۔ کیپٹن بابر نے محسوس کیا کہ وہ درست جواب دے رہی ہے اور اسے اپنے چچا کی موت کا واقعی دکھ ہے اور پھر اس نے آخری سوال کیا۔ جواب میں مس چنگی نے منہ کھولا ہی تھا کہ اچانک اس کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور اس کے سینے سے خون کا فوارہ ابل پڑا۔

صفدر کافی دیر تک مختلف ہوٹلوں میں ان افراد کا کھوج لگانے کی کوشش کرتا رہا تھا جن کی ڈھمپ ہاؤس میں بریفنگ کے دوران ایکسٹو نے اسے تصویریں دکھائی تھیں اور جو شکلوں سے تائل باشندے معلوم ہوتے تھے۔ ایکسٹو نے اس بات کا بھی امکان ظاہر کیا تھا کہ ممکن ہے ان دونوں کی تصویر والی شکلیں میک اپ کا نتیجہ ہوں اس لئے صرف ان شکلوں والوں کو ہی نہیں بلکہ مشتبہ افراد کو بھی چیک کیا جائے۔ خاص طور پر ایسے افراد کو جنہوں نے میک اپ کر رکھا ہو اور صفدر میک اپ کرنے اور پہچاننے کے فن میں بہت ماہر تھا۔ کسی بھی شخص کو دیکھ کر اسے یہ جاننے میں دیر نہیں لگتی تھی کہ وہ آدمی میک اپ میں ہے یا نہیں لیکن ابھی تک اسے اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ اب تین بج چکے تھے اور اس نے ابھی تک لنچ نہیں کیا تھا اس لئے بھوک سے اس کی آنتیں سکڑنے

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

لگی تھیں۔ چنانچہ صابرینہ ہوٹل پہنچتے ہی اس نے پہلے کھانا، کھانا مناسب سمجھا اور ہال میں ایک خالی میز پر آ بیٹھا۔

”ویٹر“...... صفدر نے ویٹر کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ہانک لگائی تو جواب میں فوراً ہی ایک ویٹر اس کے قریب پہنچ گیا۔ صفدر نے ایکسٹو کی ہدایت کے مطابق میک اپ کر رکھا تھا اور اس میک اپ میں وہ کوئی احمق اور لاپرواہ سا آدمی نظر آ رہا تھا۔

”فرمایئے جناب۔ کیا لاؤں“...... ویٹر نے کہا۔

”تمہارے ہوٹل میں مزیدار اور مشہور ڈش کون سی ہے“۔ صفدر نے پوچھا۔

”مزیدار تو سب ہی ہیں جناب مگر نہاری پورے شہر بلکہ پورے ملک میں مشہور ہے۔ لوگ دور دور سے صرف نہاری کھانے کے لئے یہاں آتے ہیں“...... ویٹر نے جواب دیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

”اوہ کیوں۔ کیا کوئی خاص خوبی ہے یہاں کی نہاری میں“۔ صفدر نے حیرت سے ویٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”بالکل جناب۔ خوبی ہے تو لوگ گھروں کا کھانا چھوڑ کر یہاں نہاری کھانے آتے ہیں“...... ویٹر نے بڑے فخر سے کہا۔

”کمال ہے۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ یہاں اتنی اچھی نہاری بنتی ہے۔تم نے تو مجھے حیران کر دیا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”آپ ایک بار کھائیں گے تو بار بار یہاں آئیں گے جناب“۔ ویٹر نے صفدر کی حیرت سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ بار بار آؤں۔ تم ایسا کرو کہ پندرہ بیس دنوں کے لئے اکٹھی نہاری لے آؤ کسی ڈرم میں تا کہ مجھے بار بار یہاں نہ آنا پڑے“...... صفدر نے جلدی سے کہا۔

”جی۔ پندرہ بیس دن کے لئے“...... ویٹر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہاں۔ چلو ایسا کرو کہ پورے مہینے کی لے آؤ۔ چلو کچھ دن میری بکری بھی عیش کرے گی“...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا آپ بکری کو بھی نہاری کھلائیں گے“...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو کیا اسے سری پائے کھلاؤں“...... صفدر نے یکدم غصے میں آتے ہوئے کہا۔

”بے وقوف ہے۔ گدھا کہیں کا“...... بائیں جانب سے ایک ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اگرچہ زیادہ اونچی نہیں تھی لیکن صفدر کے کانوں تک پہنچ گئی اور غصے سے اس کے جبڑے بھنچ گئے۔ اس نے کن انکھیوں سے بائیں جانب دیکھا تو اس کے قریب کی میز خالی تھی اور اس سے اگلی میز پر بیٹھے دو افراد کھانا کھاتے ہوئے مسکراتی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے چہرے پر داڑھی تھی۔ اس کی داڑھی دیکھ کر صفدر کو اس پر

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

شبہ ہونے لگا۔

''اوہ۔ میرا مطلب ہے آپ بکری کو نہاری کیوں کھلائیں گے جناب''...... ویٹر نے صفدر کو احمق سمجھتے ہوئے پوچھا۔

''مجبوری ہے۔ اس بے چاری کا میرے سوا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اگر تمہیں اعتراض ہے تو فی الحال میرے چکھنے کے لئے ایک پلیٹ لے آؤ۔ بعد میں بکری کے لئے ڈرم بھر کر لے جاؤں گا''...... صفدر نے بے چارگی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا آپ نہاری ڈرم میں لے جائیں گے''...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اور کیا تمہارے پیٹ میں بھر کر لے جاؤں گا''...... صفدر نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا تو ویٹر مسکراتا ہوا وہاں سے ایک طرف چلا گیا۔

''واقعی گدھا ہے''...... صفدر کو دوسری میز سے ابھرنے والی آواز پھر سنائی دی تو صفدر نے کن انکھیوں سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔ داڑھی والا ایک ادھیڑ عمر شخص تھا جبکہ اس کا ساتھی نوجوان تھا اور اس نے بلیو کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ صفدر نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبانے کے بعد کوٹ کی جیبیں ٹٹولنے لگا جیسے ماچس تلاش کر رہا ہو۔ پھر اس نے بے چارگی سے دائیں بائیں میز پر بیٹھے گاہکوں کی طرف دیکھا اور اٹھ گیا۔ وہ سگریٹ ہونٹوں میں دبائے داڑھی والے کی

میز پر پہنچا اور منہ سے سگریٹ نکال کر ان دونوں کی طرف دیکھا۔

''کیا آپ کے پاس ماچس ہو گی''...... صفدر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو ادھیڑ عمر اور اس کے ساتھی نے غور سے اس کی طرف دیکھا اور پھر ادھیڑ عمر نے جیب سے ماچس نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔

''شکریہ''...... صفدر ماچس لے کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دونوں اس کی طرف دلچسپ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ صفدر نے اطمینان سے سگریٹ سلگائی۔

''دراصل صبح سے تین ماچس گم کر چکا ہوں۔ بھول جانے کے مرض نے کئی بار مجھے نقصان پہنچایا ہے۔ ابھی گزشتہ ہفتے دوسرے شہر سے آتے ہوئے اپنی بیگم کو ٹرین میں ہی بھول آیا تھا''۔ صفدر نے سگریٹ کا گہرا کش لیتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ پھر کب یاد آیا''...... نیلے سوٹ والے نوجوان نے حیرت سے پوچھا۔

''گھر پہنچ کر ٹیکسی سے اترا تو یاد آیا۔ فوراً واپس گیا مگر اتنی دیر میں ٹرین روانہ ہو چکی تھی''...... صفدر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ واپس آ کر تو اس نے آپ کی اچھی خبر لی ہو گی''۔ ادھیڑ عمر شخص نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واپس آتی تو خبر لیتی نا''...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ واپس نہیں آئی''...... نیلے سوٹ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

والے نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''ابھی تک تو نہیں آئی۔ خدا کرے وہ آئے ہی نہ۔ اچھا ہوا اس سے جان چھوٹی۔ ہر وقت طعنے دیا کرتی تھی غائب دماغی کے۔ اب میں تنہا بڑے سکون سے رہ رہا ہوں۔ البتہ کبھی کبھار کالج جانا بھول جاتا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''تو آپ ابھی کالج میں پڑھتے ہیں۔کون سے سال میں''...... ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پڑھتا کم ہوں۔ پڑھاتا زیادہ ہوں کیونکہ میں پروفیسر ہوں۔ پروفیسر بغلول فیاضی''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واقعی۔ شکل سے ہی بغلول لگتے ہیں''...... نیلے سوٹ والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... صفدر نے ماچس اپنی جیب میں رکھتے ہوئے اسے گھور کر کہا۔

''مطلب یہ کہ آپ بھول رہے ہیں کہ ماچس میری ہے''۔ ادھیڑ عمر شخص نے جلدی سے کہا۔

''اوہ سوری''...... صفدر نے شرمندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ماچس جیب سے نکال کر اس کے آگے رکھ دی۔

''صاحب۔ آپ کا کھانا لگا دیا ہے''...... ویٹر نے صفدر کے قریب آ کر کہا۔

''ارے۔ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میں نے کھانے کا آرڈر

دے دیا ہے۔ اچھا ایسا کرو کھانا یہیں لے آؤ۔ بیگم کے بعد تنہا کھانے میں بالکل مزہ نہیں آتا''...... صفدر نے جلدی سے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا۔

''آپ مائینڈ تو نہیں کریں گے جناب''...... صفدر نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کوئی بات نہیں۔ آپ جیسے دلچسپ شخص سے کبھی کبھار ملاقات ہوتی ہے''...... نیلے سوٹ والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کبھی کبھی کیوں۔ یہ تو کسی فلم کا نام لے رہے ہیں آپ۔ آپ چاہیں تو روزانہ مجھ سے مل سکتے ہیں۔ ملاقات پر پیسے تو خرچ نہیں ہوتے۔ پھر آج کل کالج بھی بند ہیں اور میں سارا دن گھر میں دستیاب ہوتا ہوں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران ویٹر کھانا لے آیا۔ اس نے کھانا میز پر رکھا اور خالی برتن اٹھا کر چلا گیا۔ وہ دونوں کھانے سے فارغ ہو چکے تھے۔ صفدر انہیں دعوت دیئے بغیر ہی کھانے لگا مگر اس نے دانستہ ایسا انداز اختیار کیا جیسے کئی دن بعد کھانا نصیب ہوا ہو۔ وہ دونوں اسے حیرت و دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔

''بیگم کے بغیر آپ بچوں کو کیسے سنبھالتے ہوں گے''...... ادھیڑ عمر نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

''بچوں کو فی الحال خدا نے سنبھالا ہوا ہے۔ جب ہمیں دے گا اس وقت سنبھال لیں گے۔ ویسے آپ لوگوں نے اپنا تعارف نہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کرایا۔ کیا آپ بھی پروفیسر ہیں“...... صفدر نے تیز تیز منہ چلاتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ہم تاجر پیشہ ہیں اور بہادر آباد سے آئے ہیں یہاں تفریح کرنے۔ میرا نام جاوید اور یہ میرے کزن نادر ہیں۔ یہاں ہم ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں“...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

”ارے۔ ہوٹل میں۔ کمال ہے جاوید صاحب۔ میرا اتنا بڑا فلیٹ کس لئے ہے۔ آپ خواہ مخواہ ہوٹل کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں“...... صفدر نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو۔ ہم آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتے“...... جاوید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تکلیف کیسی۔ آپ کے حسن اخلاق نے تو مجھے آپ کا گرویدہ بنا دیا ہے۔ آپ کی خدمت کر کے مجھے بہت خوشی ہو گی“۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ پروفیسر صاحب کی دعوت قبول کر لینی چاہئے“...... نادر نے مسکراتے ہوئے جاوید سے کہا۔

”بالکل۔ جب تک آپ کا دل چاہے قیام کیجئے۔ آپ لوگوں کے ساتھ میری چھٹیاں اچھی گزریں گی“...... صفدر نے جلدی سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ اپنا ایڈریس بتا دیں۔ ضرورت پڑی تو آپ

کو زحمت دیں گے“...... ادھیڑ عمر جاوید نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے انہیں اپنے فلیٹ کا ایڈریس بتا دیا۔

”میں آپ لوگوں کا انتظار کروں گا جناب۔ کب آئیں گے آپ لوگ“...... صفدر نے ایڈریس بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ میں ابھی آتا ہوں واش روم سے ہو کر“...... ادھیڑ عمر جاوید نے جلدی سے اٹھتے ہوئے نادر سے کہا اور پھر وہ ہال کی دوسری طرف بنے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اس کے ساتھی نادر سے باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ کھانا کھاتا رہا۔ جاوید تقریباً پانچ منٹ بعد واپس آیا۔ اتنی دیر میں صفدر کھانے سے فارغ ہو چکا تھا۔ جاوید نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ویٹر کو آواز دی۔

”بس جناب۔ بہت کھا لیا۔ اب صرف چائے منگوایئے گا“۔ صفدر نے جلدی سے کہا۔

”چائے لے آؤ۔ صرف ان کے لئے اور بل بھی“...... ویٹر کے آنے پر جاوید نے کہا۔

”تو کیا آپ لوگ چائے نہیں پئیں گے“...... صفدر نے حیرت سے پوچھا۔

”نہیں۔ فی الحال ہمیں ایک ضروری کام کے سلسلے میں کہیں جانا ہے۔ پھر کبھی سہی“...... جاوید نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے کندھے اچکاتے ہوئے نادر کی طرف دیکھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"ہاں تو قادر صاحب۔ آپ لوگ آج شام آ رہے ہیں میرے غریب خانے پر"...... صفدر نے کندھے اچکاتے ہوئے نادر سے پوچھا۔

"شاید۔ مگر آپ میرا نام بھول گئے ہیں۔ میرا نام قادر نہیں نادر ہے"...... نادر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ سوری نادر صاحب۔ دراصل یادداشت برقرار نہیں رہتی اس لئے بھول جاتا ہوں"...... صفدر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ہمیں بھی بھول جائیں"...... جاوید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ آپ کو کیسے بھول سکتا ہوں۔ ہم بھول گئے ہر بات مگر تیرا"...... صفدر نے جلدی سے کہا۔ اسی لمحے ویٹر چائے لے آیا اور صفدر یکدم خاموش ہو گیا۔ ویٹر بل بھی لایا تھا۔ جاوید نے بل ادا کیا اور پھر وہ دونوں اٹھے اور صفدر سے مصافحہ کر کے وہاں کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جونہی وہ باہر نکلے صفدر نے بھی کرسی چھوڑ دی۔

عمران نے میک اپ کو آخری ٹچ دیا اور آئینے میں چہرے کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ اس میک اپ میں اسے بطور عمران کوئی شناخت نہیں کر سکتا تھا۔ اسی لمحے سلیمان چائے لے آیا۔ عمران ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سے ہٹ کر صوفے پر آ بیٹھا۔ سلیمان چائے میز پر رکھ کر حیرت سے عمران کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔

"صاحب۔ کیا بات ہے۔ آج پھر کسی کو اُلو بنانے کے لئے میک اپ کیا ہے"...... سلیمان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تم بتاؤ۔ تم بنو گے اُلو"...... عمران نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں صاحب۔ میں اُلو کا پٹھا ہی ٹھیک ہوں"...... سلیمان نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا جبکہ عمران چائے پینے لگا۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ابھی اس نے چند ہی گھونٹ لئے تھے کہ اچانک اس کے موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے پیالی رکھ کر فون اٹھا لیا۔

’’ایکسٹو‘‘...... عمران نے موبائل فون آن کر کے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’کیپٹن بابر بول رہا ہوں چیف‘‘...... دوسری طرف سے کیپٹن بابر کی آواز سنائی دی۔

’’یس کیپٹن۔ خیریت تو ہے۔ تمہارے لہجے سے پریشانی ظاہر ہوتی ہے‘‘...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’چیف۔ شوگرانی لڑکی مس چیانگ کو قتل کر دیا گیا ہے‘‘۔ کیپٹن بابر نے کہا۔

’’اوہ۔ کب۔ کیسے۔ تم کہاں سے بول رہے ہو‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’مس چیانگ کے کمرے سے‘‘...... کیپٹن بابر نے جواب دیا۔

’’اوہ۔ میں سمجھا شاید تم جنت میں پہنچے ہوئے ہو اس لڑکی کے ساتھ‘‘...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

’’اوہ۔ میں سمجھا نہیں چیف‘‘...... کیپٹن بابر نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’احمق آدمی۔ مجھے کیا معلوم کہ مس چیانگ کا کمرہ زمین پر ہے یا آسمان پر۔ تھوڑی دیر پہلے تمہاری آخری رپورٹ یہ تھی کہ سرکس والے شہر میں داخل ہو چکے ہیں اور تم ان کا پیچھا کر رہے ہو۔ اس

کے بعد کیا ہوا۔ اس سلسلے میں تم نے نہیں بتایا کہ وہ لوگ شہر میں کہاں رکے اور کہاں مقیم ہوئے‘‘...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ سوری سر۔ دراصل مس چیانگ کی موت نے ذہن اپ سیٹ کر دیا تھا‘‘...... کیپٹن بابر نے خجالت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تفصیل سے رپورٹ دینے لگا کہ ان لوگوں نے نیشنل ہوٹل میں قیام کیا تھا اور وہ مس چیانگ سے پوچھ گچھ کرنے اس کے کمرے میں گیا تھا۔

’’میں نے اس سے آخری سوال کیا کہ غائب ہونے والے افراد میں شامل لڑکی کا حلیہ کیسا تھا اور اس کی پہچان کی کیا خاص نشانی ہے لیکن اس کے جواب دینے سے پہلے ہی کسی نے باہر سے تھوڑا سا دروازہ کھولا اور سائیلنسر لگے ریوالور سے اس پر فائر کرتے ہی دروازہ بند کر دیا۔ میں فوراً دروازے کی طرف لپکا لیکن دروازہ باہر سے بند تھا۔ تب میں نے فون پر روم سروس کو چائے بھیجنے کی ہدایت کی۔ ویٹر نے آ کر دروازہ کھولا اور میں نے اسے چائے واپس لے جانے کو کہا اور پھر میں باہر آ گیا۔ میں ہوٹل سے باہر تک دیکھ آیا ہوں مگر مجھے کوئی مشتبہ آدمی نظر نہیں آیا‘‘...... کیپٹن بابر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ بہت ہوشیار ہیں۔ شاید وہ مس چیانگ پر مسلسل نظر رکھے ہوئے تھے اور سرکس کے مالک کے بعد انہیں مس چیانگ کی طرف سے اندیشہ تھا کہ وہ کہیں کسی موقع پر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ان کے لئے خطرہ نہ بن جائے۔ چنانچہ انہوں نے مس چنگی کو بھی ختم کر دیا“...... کیپٹن بابر کے خاموش ہونے پر عمران نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ ان کی شروع سے ہی مس چنگی پر نظر رہی اور مجھے اس کے کمرے میں دیکھ کر انہوں نے اسے ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا“...... کیپٹن بابر نے کہا۔

”خیر۔ تم پولیس کو کال کر کے نکل آؤ۔ اپنے فلیٹ پر پہنچ کر حلیہ تبدیل کرو اور میری اگلی ہدایت کا انتظار کرو“...... عمران نے کہا۔

”بہت بہتر سر۔ کیا سرکس کے باقی پانچ افراد کو چیک نہیں کیا گیا“...... کیپٹن بابر نے پوچھا۔

”بے کار ہے۔ مس چنگی کے بیان کے مطابق وہ پانچوں حقیقی بازی گر ہیں اور اسے ان پر کوئی شبہ نہیں ہے۔ مشتبہ افراد وہی تھے جن سے ماسٹر ہونونگ دبا دبا سا رہتا تھا اور ان کا احترام کرتا تھا“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے فون آف کیا اور چائے ختم کر کے اٹھا ہی تھا کہ ایک بار پھر موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے کال رسیو کی۔ اس بار دوسری طرف سے صفدر بات کر رہا تھا۔

”گڈ۔ گویا آج کل تم عمران کی طرح احمق بنے ہوئے ہو“۔ عمران نے صفدر کی رپورٹ سن کر ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”نو سر۔ یہ اتفاق ہے۔ میں نے ایسا میک اپ کیا تھا جس

سے میں خود کو بے وقوف نظر آیا۔ چنانچہ میں نے داڑھی والے کو دیکھنے کے بعد ہی احمقانہ انداز اختیار کر لیا تاکہ ان کے قریب ہونے کی راہ پیدا ہو جائے“...... صفدر نے کہا۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ جاوید کی داڑھی مصنوعی تھی“...... عمران نے پوچھا۔

”یس چیف۔ مصنوعی نہ ہوتی تو میں اس وقت ان کا پیچھا نہ کر رہا ہوتا“...... صفدر نے جواب دیا۔

”گڈ۔ لیکن اگر انہوں نے تعاقب محسوس کر لیا اور تمہیں دیکھ لیا تو وہ سمجھ جائیں گے کہ تم پروفیسر بغلول نہیں ہو۔ اس صورت میں وہ تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے یا تمہیں ڈاج دے جائیں گے اور بعد میں تمہارے فلیٹ سے تمہاری اصلیت کا پتہ لگانے کی کوشش کریں گے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا میں ان کا پیچھا چھوڑ دوں سر“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن چوہان کے پہنچنے پر۔ تم اپنی سچویشن بتاؤ۔ میں چوہان کو بھیجتا ہوں۔ وہ تمہاری جگہ سنبھالے گا۔ تب تم پیچھے ہٹ جانا“...... عمران نے کہا تو جواب میں صفدر نے جاوید اور نادر کی کار کا نمبر، ماڈل اور رنگ بتا دیا۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ وہ اس وقت شاہراہ فیصل پر ہیں۔

”آل رائٹ۔ چوہان کے پہنچنے تک تم ان کے پیچھے لگے رہو۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

چوہان تم سے فون پر رابطہ کرے گا۔ تم اسے گائیڈ کرنا۔ ڈیٹس آل''...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر سلسلہ منقطع کر دیا۔ کچھ دیر بعد وہ چوہان کے موبائل فون کے نمبر پریس کرنے لگا۔ جلد ہی چوہان سے رابطہ قائم ہو گیا۔

''ہیلو۔ چوہان سپیکنگ''...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ حکم فرمائیں''...... چوہان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم اس وقت کہاں ہو چوہان''...... عمران نے پوچھا۔

''میں طارق روڈ پر ہوں چیف۔ نرسری کی طرف۔ میں وہاں کے ہوٹل چیک کروں گا''...... چوہان نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم شاہراہ فیصل پر پہنچتے ہی صفدر سے رابطہ قائم کرو''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے چند ہدایات دینے کے بعد فون آف کر کے جیب میں رکھا اور ڈرائنگ روم سے نکل آیا۔ سلیمان کچن میں مصروف تھا۔ عمران نے اسے اپنے جانے کی اطلاع دی اور دروازہ بند کرنے کی ہدایت کی اور پھر وہ فلیٹ سے نکل آیا۔

کیپٹن بابر کی مس چیانگ عرف مس چنگی سے حاصل کی جانے والی معلومات کے مطابق پاکیشیا پہنچنے کے چند گھنٹوں بعد غائب ہو

جانے والے سرکس کے پانچوں ملازم غیر ہنر مند تھے اور ان کے سرکس میں بھرتی ہونے کے بعد سرکس صرف ایک رات کافرستان کے دارالحکومت میں رہا۔ اگلے روز ماسٹر ہونونگ نے سرکس کے پاکیشیا روانگی کا اعلان کیا جبکہ اس سے پہلے اس کا پاکیشیا جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور انہوں نے ابھی مزید پندرہ دن وہیں قیام کرنا تھا۔ اسی روز ان کے سفری کاغذات تیار ہو گئے تھے اور ان کا انتظام ان پانچوں میں سے ایک آدمی نے کیا تھا جو اپنے ساتھیوں میں ممتاز تھا اور ان سے تحکمانہ انداز میں بات کرتا تھا۔ اس کا نام اجیت کمار تھا اور ماسٹر ہونونگ اس سے اس طرح پیش آ رہا تھا جیسے وہ اجیت کمار کا مالک نہیں ملازم تھا۔

اجیت کمار اپنی ساتھی لڑکی ریکھا سے بے تکلف تھا اور مس چنگی کا اندازہ تھا کہ اس کے مس ریکھا سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ سفر کے دوران مس چنگی نے ریکھا اور اجیت کمار کو کئی مرتبہ تنہائی میں ناشائستہ حرکات کرتے دیکھا تھا۔ اجیت کمار دراز قامت اور کسرتی جسم کا مالک تھا اور اس کی داہنی آنکھ سے اوپر پیشانی پر کسی پرانے زخم کا گہرا نشان تھا جبکہ اس کے چہرے پر گھنی مونچھیں تھیں۔ عمران کا اندازہ تھا کہ اگر وہ میک اپ میں بھی تھا تو کم از کم پیشانی پر زخم کا نشان اصلی تھا اور اسی نشان سے اسے شناخت کیا جا سکتا تھا۔

صفدر جن دو افراد سے ٹکرایا تھا ان میں سے ایک کی داڑھی مصنوعی ہونے کا مطلب تھا کہ وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ اب

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

یہ جاننا باقی تھا کہ وہ کون تھے۔ اجیت کمار کے ساتھی یا کوئی اور۔ صفدر کی ان سے پاکیشیائی زبان میں بات چیت ہوئی تھی اور صفدر کا اندازہ تھا کہ وہ کافرستانی ہی ہو سکتے تھے۔ دوسرے ملکوں کے لوگ اتنی شائستہ پاکیشیائی زبان واضح نہیں بول سکتے تھے۔ بہرحال چوہان کی رپورٹ ملنے کے بعد ہی کوئی حتمی رائے قائم کی جا سکتی تھی۔ عمران سوچتا ہوا سیڑھیاں اتر کر گراؤنڈ فلور پر پہنچا تو اسے وہی بھکارن بڑھیا دکھائی دی جسے صبح اس نے ڈھمپ ہاؤس کے گیٹ کے پاس دیکھا تھا۔ عمران نے جیب سے چھوٹی مالیت کا ایک نوٹ نکالا اور قریب سے گزرتے ہوئے بھکارن کو تھما دیا۔

”تمہارے بچے جئیں۔ تمہاری بیگم جیئے“...... بڑھیا نے دعائیں دیتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی لیکن وہ رکے بغیر عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ بڑھیا ہاتھ میں نوٹ دبائے اس کو گھور رہی تھی۔ باہر آ کر عمران فٹ پاتھ کے ساتھ کھڑی اپنی سپورٹس کار کے پاس آیا اور اس میں بیٹھ کر انجن سٹارٹ کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار برق رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ اس کا رخ نیشنل ہوٹل کی طرف تھا جہاں سرکس کے ارکان ٹھہرے ہوئے تھے۔ مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ مس چیانگ کے ساتھیوں کو ایک نظر دیکھ لینا چاہتا تھا کہ ان میں سے کوئی مس چنگی کا قاتل تو نہیں ہے۔

دراز قامت اور سرخ و سفید چہرے والے نے سگریٹ کا آخری کش لے کر ٹکڑا ایش ٹرے میں مسل دیا۔ کمرے میں وہ صوفے پر بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے میز پر عام ٹیلی فون کے علاوہ موبائل فون بھی رکھا ہوا تھا جس کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس نے موبائل فون اٹھایا اور آن کر کے بولنے لگا۔

”یس۔ اسکارپین سپیکنگ“...... دراز قامت نے بھاری اور سخت لہجے میں کہا۔

”پریم بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”کوڈ“...... دراز قامت نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”ڈبل ایس“...... پریم نے کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیا بات ہے پریم۔ کھانے سے فارغ ہو گئے ہو“۔ دراز

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

قامت اسکارپین نے اس بار نرم لہجے میں پوچھا۔

"یس چیف۔ کال کرنے میں دیر کی وجہ یہ ہے کہ کھانے کے دوران ہمیں ایک بے وقوف پروفیسر مل گیا تھا"...... پریم نے کہا۔

"اوہ۔ کون ہے وہ۔ تفصیل سے بتاؤ"...... اسکارپین نے چونکتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے پریم نے تفصیل سے پروفیسر بغلول کے بارے میں بتا دیا۔

"ہو سکتا ہے اس نے کھانا کھانے کے لئے تمہیں بے وقوف بنایا ہو"...... پریم کے خاموش ہونے پر اسکارپین نے کہا۔

"نو سر۔ وہ واقعی بھلکڑ ہے۔ ہم مشن کے دوران اس کا فلیٹ استعمال کر سکتے ہیں"...... پریم نے کہا۔

"فی الحال اسے رہنے دو اور تم کپور کے ساتھ ڈیفنس کالونی پہنچو۔ بنگلہ نمبر ون ٹو ون۔ میرا مطلب ہے ایک سو اکیس، بلاک اے۔ نوٹ کر لو۔ سمجھ گئے نا"...... اسکارپین نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... پریم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے۔ مجھے جلدی رپورٹ دینا۔ کوئی خطرہ ہو تو فوری مطلع کرنا کیونکہ ہمارے پاس نفری بہت کم ہے اور میں کسی ساتھی کو کھونا پسند نہیں کروں گا"...... اسکارپین نے سخت لہجے میں کہا۔

"رائٹ سر۔ میں خیال رکھوں گا"...... پریم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک بات اور۔ پکڑے جانے کی صورت میں ٹرانسمیٹر کو ضائع کر دینا۔ دیٹس آل"...... اسکارپین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے موبائل فون آف کر کے میز کی سائیڈ میں نصب بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا۔

"یس چیف۔ حکم فرمائیں"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"منوہر کو بھیجو۔ کیا وہ آ گیا ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"یس سر۔ دو منٹ پہلے ہی آیا ہے۔ اب واش روم میں ہے"۔ اس آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ پلٹا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ چیف نے میز سے سگریٹ کا پیکٹ اٹھایا اور ایک سگریٹ نکال کر سلگانے لگا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"...... چیف نے دروازے کی طرف دیکھ کر سخت لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد کا آدمی اندر آ گیا۔ اس نے چیف کو سلام کیا۔

"یس چیف۔ آپ نے طلب کیا تھا"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں منوہر۔ کام ہو گیا"...... چیف نے پوچھا۔

"یس سر۔ دس ہزار ایڈوانس دینا پڑا ہے اسٹیٹ ایجنسی کو"۔ منوہر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"کوئی بات نہیں۔ دوسری عمارت کا کیا بنا"...... چیف نے لاپروائی سے کہا۔

"میں نے اس علاقے کے ایک بڑے ڈیلر سے بات کی ہے چیف۔ اس بنگلے کا مالک رات آٹھ بجے ملے گا اور ڈیلر اس سے معاملہ طے کر کے نو بجے تک عمارت ہمارے سپرد کر دے گا مگر دس دن کی بجائے پورے مہینے کا کرایہ دینا پڑے گا اور وہ بھی پیشگی"...... منوہر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... چیف نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر میز پر رکھ دی۔

"یہ لے لو اور نو بجے ڈیلر سے مل کر بنگلے کا چارج سنبھال لینا اور مجھے مطلع کرنا"...... چیف نے منوہر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو فون پر اطلاع دوں یا"...... منوہر نے آگے بڑھ کر میز سے نوٹوں کی گڈی اٹھائی اور کوٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ٹرانسمیٹر استعمال کرنا۔ او کے"...... چیف نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو منوہر نے سر کو اثبات میں ہلایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی میز پر رکھے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔ اجیت سپیکنگ"...... چیف اسکارپین نے دوسری بیل پر رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"کویتا بول رہی ہوں ڈیئر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہاں کویتا۔ سناؤ۔ کچھ کامیابی ہوئی"...... اجیت کمار نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے خیال میں ناکامی کا امکان تھا کیا"...... کویتا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کتنی ذہین اور ماہر ہو اس معاملے میں۔ جب تم مجھ جیسے بھولے بھالے آدمی کو اپنی زلفوں کا اسیر بنا سکتی ہو تو وہ تو پھر فوجی آدمی ہے جس کی عقل ٹخنوں میں ہوتی ہے"...... اجیت کمار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بس۔ بناؤ مت۔ میں سب سمجھتی ہوں کہ تم کتنے بڑے عیار ہو۔ بہرحال میں نے اسے شیشے میں اتار لیا ہے"...... کویتا نے کہا۔

"گڈ۔ کیا پروگرام طے ہوا ہے اس کے ساتھ"...... اجیت کمار نے پوچھا۔

"آج رات وہ نو بجے فاران کلب میں میرے ساتھ ڈنر کرے گا۔ اس کے بعد وہ مجھے اپنے بنگلے پر لے جائے گا"...... کویتا نے کہا۔

"بنگلے پر اس کے علاوہ کون ہوتا ہے"...... اجیت کمار نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"کوئی نہیں۔ اس کی بیوی دو سال پہلے فوت ہو چکی ہے۔ دو بیٹے لندن میں زیر تعلیم ہیں۔ بنگلے میں صرف دو ملازم اور ایک گارڈ ہوتا ہے۔ ملازم بھی رات کو سرونٹ کوارٹر میں ہوتے ہیں"...... کویتا نے جواب دیا۔

"آل رائٹ۔ میں بھی کلب پہنچ جاؤں گا۔ لیکن وہاں ہم ایک دوسرے سے اجنبی ہوں گے"...... اجیت کمار نے کہا۔

"تو کیا واقعی مجھے اس کے بیڈ روم کی زینت بننا پڑے گا"۔ کویتا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس کی نوبت نہیں آئے گی۔ تمہاری تمام رعنائیاں صرف میرے لئے ہیں۔ بے فکر رہو۔ کلب میں ایک کیپسول میں تمہارے حوالے کر دوں گا"...... اجیت کمار نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ چند لمحوں تک کویتا کو کیپسول کے استعمال کا طریقہ سمجھاتا رہا۔

"یہ ذہن میں رکھنا کہ یہ کام تم میرے لئے نہیں اپنے وطن کے لے کر رہی ہو اور وطن کے لئے ہمیں اپنی جان دینے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہئے۔ او کے"...... اجیت کمار نے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

نیشنل ہوٹل میں پولیس آ چکی تھی۔ عمران جب وہاں پہنچا تو ایمبولینس میں مس چنگی کی لاش روانہ کی جا رہی تھی۔ انسپکٹر راشد چند ماتحتوں کے ساتھ بالائی منزل پر مس چنگی کے ساتھیوں کے بیانات لے رہا تھا۔ وہ سب راہداری میں موجود تھے اور سیڑھیوں پر ایک کانسٹیبل کھڑا لوگوں کو اوپر جانے سے روک رہا تھا۔ صرف ان لوگوں کو اوپر جانے کی اجازت تھی جن کے کمرے سیکنڈ فلور پر تھے۔ دوسرے فلور پر جانے والوں کو لفٹ استعمال کرنے کو کہا جا رہا تھا۔ عمران بھی لفٹ میں تھرڈ فلور پر پہنچا اور وہاں سے سیڑھیاں اتر کر سیکنڈ فلور پر آ گیا لیکن اتنی دیر میں پولیس انسپکٹر اپنا کام مکمل کر چکا تھا۔

"آپ لوگ فی الحال ہوٹل سے باہر نہیں جائیں گے جب تک کہ انکوائری مکمل نہیں ہو جاتی"...... انسپکٹر نے مس چنگی کے پانچوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ساتھیوں سے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ نیچے چلا گیا۔ مس چیانگ کا کمرہ سیل کر دیا گیا تھا۔ مس چنگی کے پانچوں ساتھی اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ عمران نے چند ہی لمحوں میں چیک کر لیا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہ تھا۔ ان میں سے ایک آدمی دوسروں سے کچھ ممتاز معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ عمران نے اس سے رابطہ قائم کرنا مناسب سمجھا اور چند لمحوں بعد اس کے کمرے کے دروازے پر پہنچ گیا۔

''جی فرمایئے''...... دستک دینے پر اس آدمی نے دروازہ کھولا اور عمران کو دیکھ کر قدرے حیرت زدہ دکھائی دینے لگا۔

''میں ایک وکیل ہوں اور میرا نام آصف ہے۔ میرا ایک ویلفیئر ٹرسٹ سے بھی تعلق ہے جس کا کام بے گناہ افراد کو مفت قانونی امداد فراہم کرنا ہے۔ میں آپ لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ مجھے اندر آنے دیں گے''...... عمران نے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو وہ آدمی کچھ کہے بغیر پیچھے ہٹ گیا۔ عمران اندر آیا تو اس نے عمران کو کرسی پیش کی۔

''دروازہ بند کر دیں پلیز''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ آدمی دروازہ بند کر کے سامنے آ بیٹھا۔

''آپ کا نام معلوم ہو جائے تو بات کرنے میں آسانی رہے گی''...... عمران نے کہا۔

''مجھے کرن لال کہتے ہیں جناب۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں

کہ آپ نے ہماری پریشانی کو محسوس کیا اور ہماری مدد کرنے آئے ہیں۔ آپ کے لئے چائے منگواؤں یا ٹھنڈا''...... کرن لال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''شکریہ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے مسٹر کرن۔ آپ یہ بتایئے کہ مس چیانگ کو قتل کرنے والے کون ہیں۔ آپ کو کس پر شبہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں کس پر شبہ کروں جناب۔ ہم سب یہاں اجنبی ہیں۔ سرکس کا مالک بھی قتل کر دیا گیا تھا''...... کرن لال نے جواب دیا اور پھر اس نے عمران کے استفسار پر وہ تمام باتیں بیان کر دیں جو کیپٹن بابر مس چنگی سے سن چکا تھا۔ کرن لال کے خیال میں ماسٹر ہونگ کو قتل کرنے والے نے ہی مس چنگی کو قتل کیا تھا۔

''پاکیشیا پہنچنے کے بعد تم لوگوں کے جو ساتھی سرکس چھوڑ گئے تھے ان میں سے کوئی بعد میں بھی کہیں نظر آیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ شاید وہ لوگ واپس کافرستان چلے گئے تھے۔ ماسٹر ہونگ سے میں نے ان کے غائب ہونے کے بارے میں پوچھا تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا لیکن آج سفر کے دوران جب ہم نے راستے میں ایک روڈ ریسٹورنٹ پر چند منٹ کے لئے قیام کیا تو مجھے ریسٹورنٹ کے باہر کھڑی ایک کار کے ڈرائیور کو دیکھ کر محسوس ہوا کہ اگر اس کی داڑھی مونچھیں ہٹا کر آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگا دیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

جائے تو وہ دلیپ کا ہم شکل بن جائے گا''...... کرنل لال نے جواب دیا۔

''دلیپ کون''...... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''اجیت کمار کا ساتھی۔ وہ نیلے رنگ کی کار میں تھا اور بعد میں جب ہم یہاں شہر میں داخل ہو رہے تھے تو وہی کار مجھے اپنی گاڑی کے پیچھے بھی دکھائی دی تھی''...... کرن لال نے کہا اور پھر عمران نے چند سوال اور کئے مگر کرن لال، اجیت کمار اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی خاص بات نہ بتا سکا۔

''ٹھیک ہے مسٹر کرن لال۔ آپ لوگوں کو کل تک واپس جانے کی اجازت مل جائے گی۔ اس دوران کوئی اجنبی یا ان پانچوں میں سے کوئی آدمی تم سے رابطہ قائم کرے یا دکھائی دے تو فوراً مجھے فون پر اطلاع دینا یا پیغام نوٹ کرا دینا''...... عمران نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''رائٹ سر''...... کرن لال نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے ڈھمپ ہاؤس کا وہ نمبر بتا دیا جو ڈائریکٹری میں درج نہیں تھا۔ پھر وہ اس کے کمرے سے نکل آیا۔ ہوٹل سے باہر آ کر وہ اپنی سپورٹس کار میں بیٹھا ہی تھا کہ اس کے موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جیب سے موبائل فون نکال کر آن کر دیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چوہان بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے چوہان کی

آواز سنائی دی۔

''رپورٹ''...... عمران نے کہا۔

''وہ دونوں تاج ہوٹل میں مقیم ہیں۔ سیکنڈ فلور روم نمبر فورٹین۔ میں نے ان کے بارے میں کاؤنٹر سے معلوم کیا ہے۔ وہ انہی ناموں سے گزشتہ روز سے یہاں مقیم ہیں''...... چوہان نے جاوید اور نادر کے بارے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ان پر نظر رکھو میں عمران کو بھیج رہا ہوں''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھا اور سپورٹس کار آگے بڑھا دی۔ چند منٹ بعد وہ تاج ہوٹل پہنچ گیا لیکن سیکنڈ فلور پر پہنچ کر اسے مایوسی ہوئی۔ نہ تو جاوید اور نادر اپنے کمرے میں موجود تھے اور نہ ہی چوہان کہیں نظر آ رہا تھا۔ تب وہ واپس نیچے آ گیا۔ ہوٹل سے باہر آ کر وہ اپنی کار میں بیٹھا اور موبائل فون پر چوہان کو کال کرنے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"اوہ"...... دفعتاً اس کے حلق سے متحیرانہ آواز نکلی تو عقبی نشست پر بیٹھے نوجوان نے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا"...... کپور نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے کپور"...... ادھیڑ عمر ڈرائیور نے پیچھے دیکھے بغیر جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا واقعی"...... کپور نے چونکتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے چہرہ گھما کر عقب کا جائزہ لیا۔ پیچھے کئی گاڑیاں آ رہی تھیں۔ لیکن وہ اندازہ نہ کر سکا کہ تعاقب کون کر رہا ہے۔

"پریم۔ کون تعاقب کر رہا ہے"...... کپور نے ڈرائیونگ کرنے والے سے پوچھا۔

"گرین کلر کی کار جو ٹیکسی کے پیچھے آ رہی ہے"...... پریم نے سائیڈ مرر میں دیکھتے ہوئے کہا جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔ کپور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نے ایک بار پھر پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ عقب میں ایک پیلی ٹیکسی آ رہی تھی جبکہ ٹیکسی کے پیچھے سبز رنگ کی کار تھی۔

"تمہیں اس پر کیسے شبہ ہوا"...... کپور نے پریم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے اسے ہوٹل کے باہر سڑک کی دوسری جانب کھڑے دیکھا تھا۔ ایک منٹ پہلے وہ مجھے پچھلے چوراہے پر بھی دکھائی دی تھی"...... پریم نے کہا۔

"پھر تو تمہارا شبہ درست معلوم ہوتا ہے"...... کپور نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے پہلے اس سے جان چھڑائی جائے۔ پھر منزل کا رخ کیا جائے"...... پریم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فی الحال تم چوک سے بائیں جانب مڑ جاؤ"۔ کپور نے اپنی جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا۔

"مگر چیف کو اطلاع دینا ضروری ہے۔ تم چیف سے رابطہ قائم کرو"...... پریم نے کہا۔

"بے کار ہے۔ وہ بھی تو یہی کہے گا کہ تعاقب کرنے والے سے پیچھا چھڑاؤ"...... کپور نے مسکراتے ہوئے کہا تو پریم کچھ نہ بولا اور چوک سے بائیں جانب کی سڑک پر کار موڑ دی۔ پھر اس نے پیچھے دیکھا تو سبز رنگ کی کار بھی اسی جانب مڑ رہی تھی جبکہ ٹیکسی

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

سیدھی چلی گئی تھی۔

”پریم۔ رفتار کم کرو۔ میں اس کا نشانہ لیتا ہوں“...... کپور نے ریوالور ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ اس سڑک پر ٹریفک برائے نام تھا۔ پریم نے رفتار کم کر دی۔ سبز کار تقریباً بیس گز کے فاصلے پر آ رہی تھی۔ کپور نے ریوالور والا ہاتھ کھڑکی سے باہر نکالا اور سبز کار کے ایک ٹائر کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔ نتیجہ حسب توقع نکلا۔ سبز کار کا ٹائر برسٹ ہو گیا اور کار لڑکھڑاتی ہوئی فٹ پاتھ سے ٹکرا کر رک گئی۔ پریم مسکرایا اور اس نے کار کی رفتار میں اضافہ کر دیا۔

”اب تم چیف کو اطلاع دو“...... کپور نے ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے پریم سے کہا۔

”میرا خیال ہے اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ مشن کی رپورٹ میں اس کی ذکر کر دیں گے“...... پریم نے ہنس کر کہا مگر کپور کچھ نہ بولا اور پھر وہ اگلے چوک سے دائیں جانب مڑ گئے۔ دس منٹ بعد وہ ڈیفنس کالونی میں داخل ہو گئے۔ مطلوبہ بنگلہ تلاش کرنے میں انہیں دشواری نہ ہوئی اور پریم نے بنگلے کی سائیڈ پر واقع گلی میں داخل ہو کر کار روک دی۔ اس نے انجن بند کیا اور کار سے نیچے اتر آیا۔ کپور بھی کار سے نیچے اتر آیا اور پھر وہ دونوں گلی سے نکل کر بنگلے کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ گیٹ بند تھا۔ وہ گیٹ پر پہنچ کر رکے تو پریم نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔

”جی فرمائیے“...... چند لمحوں بعد گیٹ کھلا اور ایک مسلح گارڈ نے

باہر جھانک کر کہا۔

”صدیقی صاحب سے ملنا ہے۔ ہم لندن سے آئے ہیں۔ میرا نام رفیق ہے“...... پریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی بہتر۔ میں انہیں اطلاع دیتا ہوں“...... گارڈ نے کہا اور پھر اس نے گیٹ بند کیا اور وہ دونوں انتظار کرنے لگے۔ ایک منٹ بعد گارڈ واپس آیا اور اس نے انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں اندر آئے تو گارڈ نے گیٹ بند کر دیا۔

”آئیے“...... گارڈ نے کہا تو وہ دونوں اس کے پیچھے چل دیئے۔ برآمدے سے گزر کر وہ ایک شاندار ڈرائنگ روم میں پہنچے۔ وہاں اور کوئی نہ تھا۔

”آپ تشریف رکھیں۔ صاحب آ رہے ہیں“...... گارڈ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں صوفے پر بیٹھ گئے اور گارڈ باہر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی پریم کے اشارے پر کپور اٹھا اور جیب سے ریوالور نکال کر دوسرے صوفے کے عقب میں چھپ گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کیپٹن بابر اس وقت تاج ہوٹل کے ہال میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔ ایک گھنٹہ پہلے اسے ایکسٹو کی ہدایات موصول ہوئی تھیں۔ یہاں اسے جاوید اور اس کے ساتھی کی نگرانی کرنی تھی جن کا تعاقب کرتے ہوئے چوہان یہاں تک پہنچا تھا اور جب عمران اس کی رپورٹ پر یہاں پہنچا تو چوہان کے ساتھ جاوید اور نادر بھی غائب تھے۔ بعد میں عمران نے چوہان کو کال کی تو پتہ چلا کہ وہ دونوں ہوٹل سے روانہ ہو گئے تھے اور چوہان ان کا تعاقب کر رہا تھا۔ چنانچہ عمران نے بطور ایکسٹو کیپٹن بابر کو کال کر کے وہاں پہنچنے اور ان کے کمرے کی تلاشی لینے کا حکم دیا تھا۔

کیپٹن بابر کو ان کے کمرے سے کوئی ایسی چیز دستیاب نہ ہوئی تھی جس سے ان کی شخصیت کا پتہ چلتا۔ چنانچہ اس نے ایکسٹو کو رپورٹ دی اور اب وہ ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔ مزید ایک

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

گھنٹہ گزرنے کے بعد وہ دونوں ہوٹل میں داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ ان کی شکلوں اور حلیوں سے کیپٹن بابر نے انہیں فوراً پہچان لیا تھا۔ وہ دونوں ہال میں رکے بغیر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ ایک منٹ بعد کیپٹن بابر بھی اٹھا اور کاؤنٹر پر بل ادا کر کے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

سیکنڈ فلور پر راہداری سنسان پڑی تھی اور ان کے کمرے کا دروازہ بند دکھائی دے رہا تھا۔ کیپٹن بابر دبے پاؤں آگے بڑھا اور دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے جھک کر کی ہول سے اندر جھانکا تو وہ دونوں سامنے والے صوفے پر موجود تھے۔ ادھیڑ عمر جاوید کے ہاتھ میں ایک سگریٹ لائٹر تھا جسے وہ منہ کے قریب کر کے بول رہا تھا۔ کیپٹن بابر سمجھ گیا کہ لائٹر اصل میں ٹرانسمیٹر ہے۔ وہ سیدھا ہوا اور دروازے سے کان لگا کر اندر کی آوازیں سننے لگا۔

''یس چیف۔ مجھے یقین ہے کہ واپسی میں ہمارا تعاقب نہیں کیا گیا۔ مگر''...... جاوید کی آواز سنائی دی۔

''مگر کیا۔ رک کیوں گئے۔ جلدی بولو''...... ایک ہلکی مگر سخت آواز ابھری۔

''محسوس ہوتا ہے کہ ہماری غیر موجودگی میں کوئی ہمارے کمرے میں داخل ہوا تھا''...... جاوید کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ گویا کسی نے وہاں کی تلاشی لی ہے''...... چیف کی سخت آواز سنائی دی۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

''یس چیف۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ بیگ میں سے
چیز غائب نہیں ہے لیکن اس کی زپ کھلی ہوئی ہے جبکہ جاتے
میں نے زپ بند کر دی تھی'' ...... جاوید نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تلاشی لینے والا اب بھی تمہاری نگرانی
رہا ہو گا اور وہ یقیناً اسی آدمی کا ساتھی ہو گا جس نے جاتے
تمہارا تعاقب کرنے کی کوشش کی تھی'' ...... چیف کی آواز سنائی دی

''یس چیف۔ یہی سوچا جا سکتا ہے'' ...... جاوید کی آواز سنا
دی۔

''تم سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے پریم۔ تمہاری کامیابی
مجھے جتنی خوشی ہوئی ہے اس سے زیادہ تمہاری نادانی پر افسوس ہو
ہے۔ اگر تم ذرا بھی عقل سے کام لیتے تو مجھے اسی وقت رپورٹ
کرتے جب تمہارا تعاقب کرنے کی کوشش کی گئی تھی یا خود
اندازہ کر لیتے کہ تعاقب کرنے والے آدمی تعاقب میں ناکامی
تمہارے کمرے کو ٹارگٹ بنا سکتے ہیں۔ تمہیں چاہئے تھا کہ ڈیفنس
کالونی سے واپسی پر راستے میں ہی مجھ سے رابطہ قائم کرتے
ہوٹل آنے سے پہلے مجھ سے ہدایات لے لیتے'' ...... چیف کا لہجہ
یکدم غضبناک ہو گیا تھا۔

''سوری چیف۔ واقعی یہ میری غلطی ہے۔ مشن مکمل کرنے
خوشی میں خیال ہی نہیں رہا تھا'' ...... جاوید کی آواز سنائی دی۔

''بہرحال اب تم دونوں خطرے میں ہو۔ کوئی نہ کوئی تمہارا

نگرانی کر رہا ہو گا۔ فوراً چیک کرو اور ہوٹل کے عقبی راستے سے نکل
جاؤ۔ نگرانی کرنے والا موجود ہو تو فوراً اسے ختم کر دو تاکہ وہ تمہاری
روانگی کی اطلاع کسی کو نہ دے سکے یا تمہارا تعاقب نہ کر سکے''۔
چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

''رائٹ سر۔ یہاں سے ہم کس ہوٹل میں جائیں'' ...... جاوید
نے پوچھا۔

''فی الحال یہاں سے تو نکلو۔ گاڑی ہوٹل میں ہی رہنے دینا اور
ٹیکسی میں نرسری پارک پہنچ کر مجھے کال کرنا'' ...... چیف نے کہا۔
کیپٹن بابر توجہ سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے بہتر سمجھا کہ
وہاں سے ہٹ ہی جائے۔ چیف سے گفتگو ختم کرنے کے بعد وہ
دونوں یقیناً باہر کا جائزہ لیتے۔ ویسے بھی اب اس کا وہاں رکنا
ضروری نہ تھا۔ ان دونوں نے نرسری پارک جانا تھا اور مناسب یہی
تھا کہ ان کا پیچھا کرنے کی بجائے وہ ان سے پہلے وہاں پہنچ
جائے۔ چنانچہ وہ دبے پاؤں دروازے سے ہٹا اور سیڑھیوں کی
طرف بڑھ گیا۔ جونہی وہ سیڑھیوں کے پاس پہنچا جاوید کے کمرے
کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی مگر وہ رکے یا پیچھے دیکھے بغیر
سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ ہوٹل سے باہر آ کر وہ اپنی کار میں بیٹھا اور
انجن سٹارٹ کر کے کار آگے بڑھاتے ہوئے اس نے جیب سے
موبائل فون نکال لیا۔ وہ ایکسٹو کو رپورٹ کر کے نئی ہدایات لینا
چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایکسٹو کے نمبر پریس کر دیئے۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"ایکسٹو"...... سلسلہ ملنے پر ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کیپٹن بابر بول رہا ہوں چیف"...... کیپٹن بابر نے مؤد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا صورت حال ہے"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"وہ دونوں چند منٹ پہلے واپس آئے ہیں۔ جاوید نے ٹرانس پر اپنے چیف سے بات کی ہے۔ اب میں نرسری پارک جا ہوں"...... کیپٹن بابر نے کہا اور پھر وہ جاوید کی چیف سے ہو والی بات چیت کے بارے میں بتانے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نرسری پارک پہنچ کر ان کا انتظار کرو۔ وا سے ان کا نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے تعاقب شروع کرنا۔ ا نہ ہو کہ چوہان کی طرح وہ تمہاری گاڑی کا بھی ٹائر برسٹ کر د اور تعاقب سے جان چھڑا کر نکل جائیں۔ انہیں کسی بھی ط تمہاری نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونا چاہئے"...... ایکسٹو نے کہا۔

"بہت بہتر چیف۔ میں خیال رکھوں گا۔ اگر آپ کہیں تو ا پکڑ لیا جائے"...... کیپٹن بابر نے پوچھا۔

"نہیں۔ فی الحال ان کے نئے ٹھکانے اور ان کے مشن ۔ واقف ہونا ضروری ہے۔ دیٹس آل"...... ایکسٹو نے سخت لہجے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو کیپٹن بابر نے مو فون آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔

نرسری پارک پہنچ کر اس نے پارک کے گیٹ سے بیس پ

قدم آگے جا کر سائیڈ پر کار روکی اور انجن بند کر کے انتظار کرنے لگا۔ وقت گزرتا گیا۔ وہ پارک کے گیٹ کی نگرانی کر رہا تھا لیکن نصف گھنٹہ گزر گیا اور کوئی آدمی پارک میں داخل نہ ہوا۔ مزید دس منٹ گزر گئے تو وہ مایوس ہو گیا۔ شاید ان دونوں نے اس طرف آنے کا پروگرام کینسل کر دیا تھا۔ یہی خیال کر کے کیپٹن بابر وہاں سے جانے کے لئے انجن سٹارٹ کرنے ہی لگا تھا لیکن اسی لمحے اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

فاران کلب کے خوبصورت اور جگمگاتے ہال میں زیادہ رش نہیں تھا۔ کچھ میزیں ابھی خالی تھیں۔ عمران کو وہاں سے گزرتے ہوئے اچانک خیال آیا تھا کہ کیوں نہ کافی کا ایک کپ پیا جائے۔ عام طور پر وہ صرف چائے ہی پسند کرتا تھا۔ کافی پینے کی خواہش کبھی کبھار ہی ہوا کرتی تھی اور فاران کلب کی کافی اسے بہت پسند تھی۔
چنانچہ اس وقت وہ ایک میز پر بیٹھا کافی کا انتظار کر رہا تھا لیکن اس کا ذہن موجودہ کیس میں الجھا ہوا تھا جس کا ابھی تک کوئی سر پیر اس کی سمجھ نہیں نہ آیا تھا۔ سوائے اس کے کہ سرکس کے ذریعے دشمن ملک کے پانچ ایجنٹ پاکیشیا میں داخل ہوئے تھے۔ پھر دو مشتبہ افراد صفدر نے دریافت کئے جو اپنے تعاقب کے دوران چوہان کی کار کا ٹائر برسٹ کر کے نکل گئے اور اپنا نامعلوم مشن مکمل کر کے واپس آنے پر انہوں نے اپنے چیف کو رپورٹ دی تھی اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

چیف نے انہیں ہوٹل چھوڑ کر نرسری پارک پہنچنے کا حکم دیا تھا۔ چیف نے ٹرانسمیٹر پر گفتگو کے دوران جاوید کو پریم کے نام سے مخاطب کیا تھا جس کا مطلب تھا کہ اس آدمی کا اصل نام پریم ہی تھا اور اس نے صفدر کو اپنا فرضی نام جاوید بتایا تھا۔
عمران کو امید تھی کہ کیپٹن بابر نرسری پارک سے پریم اور اس کے ساتھی کا تعاقب کر کے ان کے ٹھکانے کا ایڈریس معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ کیپٹن بابر کی رپورٹ ملنے کے بعد ہی وہ ان لوگوں کے خلاف کوئی حتمی قدم اٹھا سکتا تھا۔ ویٹر کے آنے پر اسے یکدم جولیا کا خیال آ گیا۔ اس نے ویٹر کو کچھ دیر بعد کافی لانے کی ہدایت کی اور پھر وہ اٹھا اور ہال کی دوسری جانب واقع واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن کچھ دور جا کر وہ رکا اور واپس کرسی پر بیٹھ کر اس نے موبائل فون نکالا اور جولیا کے نمبر پریس کرنے لگا۔
”ہیلو۔ جولیا سپیکنگ“...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔
”عمران بول رہا ہوں۔ تم اس وقت کہاں ہو“...... عمران نے آہستہ سے کہا۔
”اپنے فلیٹ میں۔ کیوں۔ تم کہاں سے بول رہے ہو“۔ جولیا نے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
”فاران کلب سے۔ اپنے اور تمہارے لئے کافی کا آرڈر دے

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

چکا ہوں۔ پانچ منٹ میں یہاں پہنچ جاؤ“...... عمران نے کہا۔
”اوہ۔ کیا میرا آنا ضروری ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
”یہ سوال تم ایکسٹو سے کرنا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اور ساتھ ہی اس نے موبائل فون آف کر دیا تا کہ جولیا کے سوال ا
جواب میں وقت ضائع نہ ہو۔ وہ جانتا تھا کہ جولیا کبھی ایکسٹو سے
پوچھنے کی جرأت نہیں کرے گی۔ چنانچہ اس کا اندازہ درست ثابت
ہوا۔ جولیا کا فلیٹ کلب سے صرف تین منٹ کے فاصلے پر تھا ا
ویٹر کافی کے برتن میز پر رکھ کر پلٹا ہی تھا کہ جولیا ہال کے
دروازے میں داخل ہوتی دکھائی دی۔ وہ سادہ سے لباس میں ا
بغیر میک اپ کے نظر آ رہی تھی۔ عمران نے اسے وقت ہی اتنا ک
دیا تھا کہ یہاں آنے کے لئے وہ باقاعدہ تیار نہ ہو سکتی تھی۔
عمران میک اپ میں تھا اس لئے جولیا اس کی تلاش میں اد
ادھر دیکھتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ جونہی عمران کے قریب سے
گزرتے ہوئے اس نے عمران کی طرف سرسری نگاہوں سے دیکھا
تو عمران نے اسے مخصوص اشارہ کر دیا اور جولیا یکدم رکی اور ا
کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر اسے غصے سے دیکھنے لگی۔
”کیا چکر ہے۔ کیوں بلایا ہے مجھے“...... جولیا نے دھیمے لہجے
میں غراتے ہوئے کہا۔
”عشق کے چکر کے سوا ہم میں اور کیا چکر ہو سکتا ہے“۔ عمرا

نے معصوم سے لہجے میں کہا۔
”بکو مت۔ یوں ایمرجنسی بلانے کا مطلب۔ میں لباس بھی
تبدیل نہیں کر سکی“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”میرے ساتھ تبدیل کر لو۔ اتاروں۔ ویسے تمہارا لباس ٹھیک
ہی ہے۔ اس میں تم زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو“...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
”نانسنس۔ کم از کم کلب کی ریپوٹیشن کے مطابق تو لباس ہونا
چاہئے تھا“...... جولیا نے دانت چباتے ہوئے کہا۔
”نو پرابلم۔ کلب ہی ہے۔ کوئی میرج کلب نہیں ہے کہ تم بن
سنور کر آتیں“...... عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو جولیا
اسے گھورنے لگی۔
”تم نے کیوں میک اپ کر رکھا ہے“...... جولیا نے عمران کو
گھورتے ہوئے کہا۔
”ٹھہرو۔ پہلے کافی تو پی لو۔ پھر باتوں کا دور چلے گا“۔ عمران
نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اس نے کافی کا مگ جولیا کے
آگے رکھا اور دوسرا خود اٹھا کر سپ کرنے لگا۔ جولیا بھی کافی پینے
لگی لیکن وہ سوچ رہی تھی کہ کوئی نہ کوئی چکر ضرور ہے ورنہ عمران
میک اپ میں وہاں نہ آتا اور نہ ہی محض کافی پلانے کے لئے اسے
پانچ منٹ کے اندر وہاں پہنچنے کی ہدایت کرتا۔
”ہیلو کیپٹن۔ مجھے دیر تو نہیں ہوئی“...... دفعتاً ایک شیریں آواز

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

عمران کی سماعت سے ٹکرائی تو اس نے بے اختیار اپنے بائیں جانب دیکھا اور چونکے بغیر نہ رہ سکا۔ اس طرف قریبی میز پر ایک ادھیڑ عمر شخص بیٹھا ہوا تھا اور عمران اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔ جولیا نے عمران کو چونکتے دیکھا تو بائیں جانب چہرہ گھمایا۔ ادھیڑ عمر شخص کو دیکھ کر اس نے ذہن پر زور دیا اور وہ فوراً ہی اسے پہچان گئی۔ وہ آدمی اٹیمک انرجی سنٹر میں ریکارڈ انچارج کرنل علی خان کا اسسٹنٹ کیپٹن عاطف تھا۔ ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اس کی میز کے پاس کھڑی مسکراتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس کے سمارٹ جسم پر خوبصورت تراش کا لباس کسا ہوا تھا اور بغل میں سرمئی رنگ کا پرس جھول رہا تھا۔ عمر کے لحاظ سے وہ بائیس چوبیس کے درمیان معلوم ہوتی تھی اور اس نے ہلکا سا میک اپ کیا ہوا تھا۔ عمران کے چونکنے کا سبب کیپٹن عاطف سے اس کا انداز مخاطب تھا۔

”میں چھ منٹ سے تمہارا انتظار کر رہا ہو شہلا۔ بیٹھو“...... کیپٹن عاطف نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے محسوس کیا کہ کیپٹن عاطف بڑی حریصانہ نگاہوں سے اس لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا جسے اس نے شہلا کے نام سے مخاطب کیا تھا۔ یقیناً ان دونوں میں شناسائی تھی۔

”سوری کیپٹن۔ میرا خیال تھا کہ آپ ابھی نہیں پہنچے ہوں گے“...... شہلا نے کیپٹن عاطف کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

”فوجی آدمی ہمیشہ وقت کا پابند رہتا ہے“...... کیپٹن عاطف نے آہستہ سے کہا۔

”میرا خیال ہے کھانا منگوا لیا جائے تاکہ جلدی فارغ ہو جائیں“...... شہلا نے کیپٹن عاطف کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ اس نے دوسرے جملے پر زور دیا تھا۔

”بس کرو۔ کیا اسے کچا ہی کھا جاؤ گے“...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ابھی تو گوشت کا اندازہ لگا رہا ہوں“...... عمران نے بوکھلاہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

”بہت ذلیل ہو۔ وہ اتنی خوبصورت تو نہیں ہے“...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم اس سے سو فیصد زیادہ خوبصورت اور دلکش ہو“...... عمران نے مخمور نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے شرما کر سر جھکا لیا۔ عمران نے کن انکھیوں سے کیپٹن عاطف اور شہلا کی طرف دیکھا اور سوچنے لگا کہ ایک اہم فوجی آفیسر سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کے تعلقات کی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ اس کی معلومات کے مطابق کیپٹن عاطف کی بیوی مر چکی تھی اور دو نوجوان بیٹے بیرون ملک زیر تعلیم تھے۔ اس کی عمر کم از کم پچاس سال تھی مگر وہ کافی صحت مند تھا جس کے سبب وہ چالیس برس کے قریب معلوم ہوتا تھا۔ ان دونوں کی گفتگو اور رویہ سے صاف ظاہر

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ہو رہا تھا کہ ان دونوں کے درمیان کس قسم کے تعلقات تھے لیکن عمران کے لئے یہ ایک تشویش آمیز بات تھی۔ کیپٹن عاطف نے ایک ویٹر کو طلب کیا اور اسے کھانے کے بارے میں ہدایات دینے لگا۔

''اس آدمی کو جانتی ہو نا۔ کیپٹن عاطف کو''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر آہستہ سے کہا۔

''ہاں۔ البتہ اس لڑکی کا پتہ نہیں ہے''...... جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اور ہم نے یہی معلوم کرنا ہے کہ وہ کون ہے اور رنڈوا بوڑھا کیوں اس پر ریشہ خطمی ہو رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے''...... جولیا نے یکدم چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم بیٹھو۔ میں ابھی آ رہا ہوں واش روم سے ہو کر''۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھا اور واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً تین منٹ بعد وہ واپس آیا اور جولیا کے سامنے بیٹھ کر بچی ہوئی کافی حلق میں انڈیلنے لگا۔ کیپٹن عاطف ابھی تک شہلا کے سراپے میں کھویا ہوا تھا۔

''سناؤ۔ ان دونوں میں کوئی بات ہوئی''...... عمران نے آہستہ سے جولیا سے پوچھا۔

''نہیں۔ بس وہ ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے ہیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جیسے ہم دونوں کبھی کبھار کھو جاتے ہیں''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''بکومت۔ کیا تم انہی دونوں کو ٹریس کرنے آئے ہو یہاں''۔ جولیا نے عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ اتفاق ہے۔ دل چاہا تھا کہ تمہارے ساتھ کافی پی جائے۔ ویسے میں ایک دوسرے کیس میں مصروف ہوں صبح سے''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کون سا کیس ہے''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ڈیلیوری کیس''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔

''اس کا مطلب ہے تم بتانا نہیں چاہتے۔ آل رائٹ۔ میں جا رہی ہوں''...... جولیا نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے بیٹھو۔ تم تو یکدم ہی ہتھے سے اکھڑ جاتی ہو''۔ عمران بوکھلا کر کہا۔

''تو تم کیوں سیدھی بات نہیں کرتے''...... جولیا نے غصے سے کہا۔

''سیدھی بات یہی ہے نا۔ ڈیلیوری آف ایجنٹس''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"اوہ۔ کس ملک کے ایجنٹ ہیں یہ"...... جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"پڑوسی ملک کے۔ باقی باتیں بعد میں"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے شہلا کی آواز نے انہیں متوجہ کر لیا۔

"کھانے کے بعد کیا پروگرام ہے ڈیئر"...... شہلا نے کیپٹن عاطف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ کیا تم بھول گئیں"...... کیپٹن عاطف سے حیرت سے کہا۔

"نہیں۔ لیکن کیا آج ہی ضروری ہے۔ کل رات"...... شہلا نے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل نہیں۔ تم نہیں جانتیں کہ میرے دل کی کیا حالت ہے۔ یقین کرو مجھ سے کل تک صبر نہیں ہو سکتا"...... کیپٹن عاطف نے اس کی بات کاٹتے ہوئے جلدی سے کہا۔ عمران نے معنی خیز نگاہوں سے جولیا کی طرف دیکھا تو جولیا نے ٹپٹا کر سر جھکا لیا۔

"بدکار لوگ"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن"...... شہلا نے آہستہ سے کہا۔

"لیکن کیا۔ بولو نا"...... کیپٹن عاطف نے بے تابی سے پوچھا۔

"اپنا وعدہ تمہیں یاد ہے نا"...... شہلا نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے"...... کیپٹن عاطف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی"...... شہلا نے یکدم خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل۔ گھر چل کر تم دیکھ ہی لو گی۔ میں فوجی آدمی ہوں اور فوجی آدمی اپنی بات کا پکا ہوتا ہے۔ کبھی وعدہ شکنی نہیں کرتا"۔ کیپٹن عاطف نے کہا جبکہ ویٹر اس دوران کھانا لے آیا۔ ویٹر نے کھانا میز پر سجایا اور پھر ویٹر کے جانے کے بعد وہ دونوں کھانے میں مصروف ہو گئے۔

"کھانے کی طلب ہو تو منگوا لوں"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ ابھی تو کافی پی ہے۔ تھوڑی دیر پہلے میں نے کھانا کھایا تھا"...... جولیا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ عمران ان دونوں کی طرف کن انکھیوں سے دیکھنے لگا۔ جولیا کو بلانے کا مقصد اگرچہ محض چند منٹ تفریح کرنا تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ جولیا کو بھی کسی کام پر لگا دیا جائے۔

دفعتاً ایک شخص کیپٹن عاطف اور شہلا کی میز کے پاس سے گزرتے ہوئے لڑکھڑایا اور اس نے گرنے سے بچنے کے لئے شہلا کی کرسی پر ہاتھ رکھ کر خود کو سنبھالا۔ کیپٹن عاطف نے غصے سے اس دراز قامت ادھیڑ عمر شخص کی طرف دیکھا۔

"اوہ۔ سوری۔ ذرا پاؤں پھسل گیا تھا"...... اس آدمی نے خجالت آمیز لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا لیکن عمران کی تیز نگاہوں نے صاف دیکھ لیا تھا کہ شہلا کی کرسی کا سہارا لیتے وقت اس آدمی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کے ہاتھ سے کوئی چیز نکل کر شہلا کے گریبان میں چلی گئی تھی جو میز پر جھکی ہوئی تھی اور جھکنے کے سبب اس کا گریبان قدرے کھلا ہوا تھا۔ عمران نے دراز قامت کی طرف دیکھا۔ وہ شخص ہال کے بیرونی دروازے کی طرف جا رہا تھا۔ عمران نے ایک لمحہ میں فیصلہ کر لیا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ اس نے تیزی سے پرس نکال کر بل کی رقم نکال کر جولیا کے آگے رکھ دی۔

"تم ان پر نظر رکھنا۔ صرف گفتگو نوٹ کرنی ہے۔ پیچھے جانے کی ضرورت نہیں"...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دراز قامت شخص باہر نکل چکا تھا۔ عمران ہال سے باہر آیا تو وہ آدمی پارکنگ میں کھڑی سفید رنگ کی کیڈلاک میں بیٹھ رہا تھا۔ عمران کی سپورٹس کار کلب کی حدود سے باہر فٹ پاتھ کے ساتھ کھڑی تھی۔ وہ کیڈلاک کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کلب کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

ابھی وہ گیٹ سے دس بارہ قدم پیچھے ہی تھا کہ کیڈلاک کار اس کے قریب سے گزرتی ہوئی گیٹ سے باہر نکل گئی۔ عمران نے اس کی عقبی نمبر پلیٹ دیکھی اور تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھا۔ باہر آ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر سفید کیڈلاک نظر آئی۔ سڑک پر ٹریفک کا اژدھام تھا اور کار ٹریفک کی رو میں غائب ہو چکی تھی۔ اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا موبائل

فون نکالا اور صفدر کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ہیلو۔ صفدر سپیکنگ"...... سلسلہ ملنے پر صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اور پھر فوراً ہی صفدر کو سفید کیڈلاک کا نمبر اور دراز قامت شخص کا حلیہ بتا کر ہدایات دینے لگا۔

"اس کا رخ کراؤن پلازہ کی طرف ہے۔ کراؤن پلازہ کے چوراہے پر پہنچ کر اسے ٹریس کرو"...... عمران نے کہا۔

"رائٹ سر"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے موبائل آف کیا اور واپس چل دیا۔ وہ کلب کے ہال میں داخل ہوا تو کیپٹن عاطف اور شہلا کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ عمران جولیا کے سامنے آ بیٹھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ دراز قامت شخص کا شہلا کے ساتھ کیا تعلق ہے اور اس نے شہلا کے گریبان میں کیا چیز ڈالی تھی۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر آہستہ سے پوچھا۔

"نکل گیا"...... عمران نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کون"...... جولیا نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"چوہا"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"کبھی تو سیدھا جواب دے دیا کرو۔ احمق"...... جولیا نے اسے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

گھورتے ہوئے کہا۔

"احمق جو ٹھہرا۔ سیدھا جواب کیسے دے سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آہستہ سے جولیا کو دراز قامت کے بارے میں بتا دیا۔ جولیا نے بھی اس آدمی کو دیکھا تھا۔

"اوہ۔ اس نے شہلا کے گریبان میں کیا ڈالا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ کہو تو اس کے گریبان میں جھانک کر دیکھوں"۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہت ذلیل ہو۔ گھٹیا پن سے باز نہیں آتے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اور تم جو بے تکے سوال کرنے لگتی ہو۔ اب مجھے کیا معلوم کہ اس نے شہلا کے گریبان میں ایٹم بم ڈالا تھا یا کوئی لال بیگ۔ ویسے لال بیگ ہوتا تو اس کی حرکت سے وہ اب تک اچھل اچھل کر کپڑے پھاڑ چکی ہوتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات پر جولیا غصے کے باوجود مسکرا دی۔ کیپٹن عاطف اور شہلا کھانا کھا چکے تھے اور اب کیپٹن عاطف ویٹر کو کافی کا آرڈر دے رہا تھا۔

"کیا خیال ہے۔ ایک مرتبہ پھر کافی ہو جائے"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں۔ میرے لئے کوئی کام ہے تو بتاؤ ورنہ میں جا رہی ہوں"۔

جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ تم چلو۔ ضرورت پڑی تو میں تمہیں کال کر لوں گا۔ یا ایسا کرو۔ ریوالور ہے تمہارے پاس"...... عمران نے کچھ سوچ کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم ان کے کافی ختم کرنے سے پہلے ہی باہر نکل کر اپنی گاڑی میں بیٹھو۔ تمہیں ان کا تعاقب کرنا ہے۔ رپورٹ ایکسٹو کو دینا۔ چوہان بھی پہنچنے والا ہو گا۔ وہ بھی ان کا پیچھا کرے گا۔ تمہیں صرف اس لئے بھیج رہا ہوں کہ ہوسکتا وہ الگ الگ گاڑی میں سفر کریں یا راستے میں ان کا پروگرام بدل جائے۔ او کے"...... عمران نے کہا۔

کیپٹن عاطف اور شہلا کافی پی رہے تھے۔ پھر جونہی انہوں نے کافی ختم کی جولیا اٹھ کر باہر چلی گئی۔ ایک منٹ بعد کیپٹن عاطف بھی شہلا کے ساتھ اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے قریب سے گزرتے ہوئے ویٹر کو روک کر کافی کی رقم ادا کی اور اٹھ کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن عاطف کاؤنٹر پر بل ادا کر رہا تھا۔ عمران ہال سے نکل کر ایک جانب کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ہال سے نکلے اور پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

عمران نے انہیں سرخ رنگ کی شیراڈ میں بیٹھتے دیکھا۔ ان کی کار کلب کے گیٹ سے نکلی تو وہ بھی گیٹ کی طرف چل دیا۔ وہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

مطمئن تھا کہ چوہان کلب کے باہر پہنچ چکا ہو گا۔ کچھ دیر پہلے اس نے واش روم میں جا کر چوہان کو موبائل فون پر ایکسٹو کی آواز میں وہاں پہنچنے اور کیپٹن عاطف کا تعاقب کرنے کے سلسلے میں ہدایات دی تھیں۔ گیٹ سے نکل کر عمران اپنی سپورٹس کار کی طرف بڑھا مگر اچانک ہی وہ چونک پڑا۔ بوڑھی بھکارن ایک ٹیکسی کا پچھلا دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ رہی تھی۔

سر پر ٹوٹنے والی قیامت کسی ریوالور کے دستے کی ضرب تھی جس نے کیپٹن بابر کے ہوش و حواس معطل کر دیئے تھے اور جب اسے ہوش آیا تو وہ اپنی کار کی بجائے ایک ایسے کمرے میں فرش پر دراز تھا جو ہر قسم کے فرنیچر اور سامان سے محروم تھا۔ کمرے میں ایک بلب روشن تھا۔ اس کمرے میں نہ کوئی کھڑکی اور نہ ہی روشن دان تھا۔ واحد دروازہ تھا جو بند نظر آ رہا تھا۔

کیپٹن بابر چند لمحوں تک کمرے کا جائزہ لیتا رہا اور اپنی وہاں موجودگی کے بارے میں سوچتا رہا۔ پھر اس کی یادداشت کا سلسلہ بحال ہوا تو وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا۔ اس کا سر بری طرح دکھ رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے سر کو ٹٹولا تو ضرب والی جگہ پر گومڑ ابھرا ہوا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اسے بے ہوش کرنے کے بعد یہاں لایا گیا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کیپٹن بابر فرش سے اٹھ کر دروازے کے قریب آیا اور اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہا۔ دروازہ باہر سے بند تھا۔ پھر اس نے دروازے سے کان لگا کر سننے کی کوشش کی مگر کسی قسم کی آہٹ یا آواز سنائی نہ دی۔ وہ طویل سانس لے کر پیچھے ہٹا اور سوچنے لگا کہ اس سے حماقت ہوئی۔ وہ پارک کے گیٹ کی طرف دیکھنے میں اتنا منہمک تھا کہ حملہ آور کی طرف سے غافل رہا جو نجانے کب پچھلا دروازہ کھول کر کار میں گھس آیا تھا۔ پھر اس نے اندازہ لگایا کہ انجن سٹارٹ ہونے کے شور میں حملہ آور کار میں داخل ہوا تھا اس لئے وہ دروازہ کھلنے کی آواز نہ سن سکا تھا۔

کیپٹن بابر نے گھڑی پر وقت دیکھا تو رات کے تین بج رہے تھے جس کا مطلب تھا کہ وہ سات گھنٹے بے ہوش رہا تھا۔ اسے خیال آیا کہ ایکسٹو یقیناً اس کے لئے پریشان ہو گا اس لئے اسے اپنی پوزیشن سے آگاہ کرنا ضروری تھا۔ اس نے موبائل فون نکالنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ جیب خالی تھی۔ شاید اس کی بے ہوشی کے دوران اس کی تلاشی لے کر موبائل فون نکال لیا گیا تھا۔ اس نے اپنی ساری جیبیں دیکھ ڈالیں۔ اس کا پرس بھی غائب تھا۔ صرف سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر موجود تھا۔ وہ پریشان ہو گیا کہ ایکسٹو سے کیسے رابطہ قائم کیا جائے۔ اتفاق سے آج اس کے پاس واچ ٹرانسمیٹر بھی نہیں تھا۔

وہ دروازے کے پاس آیا اور اس پر زور سے دو تین مرتبہ ہاتھ مارا۔ چند لمحوں بعد باہر سے کسی کے قدموں کی آہٹیں قریب آتی سنائی دینے لگی۔ وہ آہٹیں دروازے کے پاس آ کر رک گئیں۔

”کیا بات ہے مسٹر بابر“...... باہر سے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

”دروازہ کھولو“...... کیپٹن بابر نے چونکتے ہوئے کہا۔ اسے حیرت تھی کہ میک اپ کے باوجود اسے پہچان لیا گیا تھا۔

”خاموشی سے سو جاؤ ورنہ دوبارہ بے ہوش کر دیئے جاؤ گے۔ دروازہ صبح سے پہلے نہیں کھولا جائے گا“...... باہر سے سخت اور دھمکی آمیز لہجے میں کہا گیا۔

”کیوں۔ تم لوگ کون ہو اور مجھے کیوں قید کر رکھا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے“...... کیپٹن بابر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جگہ کے بارے میں نہیں بتایا جا سکتا۔ باقی تم خود جانتے ہو کہ ہم کون ہیں اور تمہیں کیوں اغوا کیا گیا ہے۔ ہر مجرم کو اپنے جرم کا علم ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ خود کو انجان ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے“...... باہر سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”مگر تم ہو کون۔ کیا تم قانون کے رکھوالے ہو“...... کیپٹن بابر نے غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ بہرحال تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم سکون سے وقت گزارو۔ جب تم پریم اور چیف کی گفتگو سن کر سیڑھیوں کی طرف جا رہے تھے تو تمہیں دیکھ لیا گیا تھا۔ پریم نے چیف کو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

اطلاع دی اور چیف نے پروگرام تبدیل کر دیا۔ اس کے بعد مجھے آرڈر ہوا کہ میں نرسری پارک سے تمہیں اغوا کر لاؤں۔ تم وہاں پریم ہی کا انتظار کر رہے تھے نا''...... باہر سے جواب دیا گیا۔

''تمہیں میرا نام کیسے معلوم ہوا''...... باہر موجود آدمی کی بات سن کر کیپٹن بابر نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا میک اپ صاف کرنے کے بعد اصل شکل دیکھنے پر۔ کیونکہ ہم سیکرٹ سروس کے تمام ایجنٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اب تم آرام کرو اور مجھے بھی آرام کرنے دو۔ صبح تم سے بات ہو گی جب چیف کی ہدایات ملیں گی۔ اب اگر تم نے دروازہ پیٹا یا شور کیا تو گیس کے ذریعے تمہیں دوبارہ بے ہوش کر دوں گا اور اس مقصد کے لئے مجھے دروازہ بھی نہیں کھولنا پڑے گا۔ آگے تم خود سمجھ دار ہو کیونکہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذہین ممبر ہو''...... باہر موجود نامعلوم شخص نے سخت لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ تمہارے علاوہ اور کتنے افراد ہیں یہاں''...... کیپٹن بابر نے پوچھا۔

''فی الحال تو صرف میں ہی ہوں۔ اور ہاں۔ کیا تم اپنے چیف کو اپنے اغوا کے بارے میں بتانا چاہتے ہو فون پر''...... باہر موجود شخص نے کہا۔

''ہاں۔ میرا موبائل مجھے واپس دے دو۔ پھر تم سکون سے آرام کرو''...... کیپٹن بابر نے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

''یہ ممکن نہیں ہے۔ تم مجھے نمبر بتاؤ میں خود کال کر کے تمہارے چیف کو اطلاع دے دوں گا کیونکہ تمہارا موبائل تمہاری گاڑی میں رہ گیا تھا۔ اگر مجھ پر اعتبار نہیں ہے تو عیش کرو۔ میں جا رہا ہوں مگر میری وارننگ یاد رکھنا''...... باہر موجود شخص نے ایک بار پھر دھمکی دیتے ہوئے کہا اور پھر اس کے قدموں کی آہٹیں لمحہ بہ لمحہ دور ہوتی چلی گئیں۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

دراز قامت شخص نے بیک مرر میں عقب کا جائزہ لیا اور جیب سے سگریٹ لائٹر نکال لیا جو دراصل ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور منہ کے قریب کر لیا۔ ٹرانسمیٹر اس کی مٹھی میں ہونے کے سبب باہر سے دیکھنے والے کو نظر نہیں آ سکتا تھا۔

''ہیلو کرشمہ۔ اسکارپین کالنگ۔ اوور''...... دراز قامت اسکارپین نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ کرشمہ رسیونگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کیا وہ ابھی تک واپس نہیں آئی۔ اوور''...... اسکارپین نے پوچھا۔

''نو سر۔ میں اس کا انتظار کر رہی ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کرشمہ نے پوچھا۔

''ہونہہ۔ ذرا اس آدمی کا حلیہ بیان کرو جسے تم نے عمران کے

فلیٹ والی بلڈنگ میں دیکھا تھا۔ اوور''...... اسکارپین نے کہا تو کرشمہ نے اس آدمی کا حلیہ بتا دیا اور اسکارپین کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

''یقیناً تمہارا شبہ درست تھا۔ وہ آدمی اس وقت فاران کلب میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن جولیا بھی ہے۔ تم فوراً وہاں پہنچو۔ اوور اینڈ آل''...... اسکارپین نے تیزی سے کرشمہ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالا اور ایک بار پھر بیک مرر میں دیکھتا ہوا اپنے تعاقب کا اندازہ کرنے لگا۔ عقب میں کئی گاڑیاں آ رہی تھیں اس لئے یہ اندازہ کرنا دشوار تھا کہ ان میں سے کوئی گاڑی اس کے تعاقب میں ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس نے اگلے چوک پر پہنچنے سے پہلے ہی بائیں جانب ایک سڑک پر کار موڑ دی۔ یہ تقریباً سنسنان سڑک تھی جس پر اکا دکا گاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑی سڑک پر پہنچ گیا اور کوئی گاڑی اس کے تعاقب میں نہ تھی اس لئے وہ مطمئن ہو گیا۔ پھر اس نے کار کا رخ جناح ہسپتال کی طرف کر دیا۔

پندرہ منٹ بعد وہ کلفٹن کی حدود میں داخل ہوا اور ایک ذیلی سڑک پر مڑ کر چند لمحوں بعد اس نے کار روک دی۔ اس نے انجن بند کیا اور گاڑی کی تمام لائٹس آف کر دیں۔ اس کی نگاہیں بیک مرر پر مرکوز تھیں۔ اس نے سگریٹ سلگایا اور کش لیتے ہوئے انتظار کرنے لگا۔ تقریباً بیس منٹ بعد عقب سے ایک کار کی ہیڈ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

لائٹس دکھائی دیں اور پھر ایک کار اس کے برابر سے گزر کر تیس چالیس قدم آگے ایک بنگلے کے گیٹ پر جا رکی۔ ڈرائیور نے ہارن بجایا تو جواب میں گیٹ کھل گیا اور وہ کار بنگلے میں داخل ہو گئی۔ تب اسکارپین بھی دروازہ کھول کر کار سے اترا اور قریبی گلی میں گھس گیا۔ چند قدم چل کر وہ رک گیا اور سڑک کی طرف دیکھنے لگا۔ گلی میں تاریکی تھی جبکہ گلی کے باہر سٹریٹ لائٹس کی روشنی تھی۔

چند لمحوں بعد گلی کے سامنے سے ایک آدمی گزرتا دکھائی دیا۔ اسکارپین چونکا اور سڑک کی طرف چل دیا۔ نکڑ پر پہنچ کر اس نے بائیں جانب دیکھا۔ وہ آدمی اس بنگلے کے گیٹ کے قریب پہنچ چکا تھا جس میں کار داخل ہوئی تھی۔ اسکارپین نے دائیں جانب دیکھا۔ اس کی کار سے چند قدم پیچھے سڑک کے دوسرے ہاتھ پر ایک کار کھڑی تھی۔ یہ کار پہلے وہاں موجود نہ تھی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر اس کار کی طرف بڑھنے لگا۔ قریب پہنچ کر اس نے کار کا جائزہ لیا تو وہ خالی تھی۔

اسکارپین نے جیب سے تار کا ایک ٹکڑا نکالا اور پچھلے دروازے کے لاک میں ڈال کر مخصوص انداز میں گھمانے لگا۔ تیسری کوشش پر لاک کھل گیا اور اسکارپین دروازہ کھول کر عقبی نشست پر بیٹھ گیا اور دروازہ بند کر کے اس بنگلے کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ آدمی اتنی دیر میں غائب ہو چکا تھا۔ اسکارپین کو یقین تھا کہ یہ کار اسی آدمی کی تھی۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور آن کر کے بولنے لگا۔ اس کی

آواز زیادہ بلند نہ تھی۔

''ہیلو کویتا۔ اسکارپین کالنگ۔ اوور''...... اسکارپین نے کویتا کو کال کرتے ہوئے کہا مگر کئی لمحے گزر گئے اور کوئی جواب نہ ملا۔ تب اس نے سر جھٹکا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔ پھر وہ بنگلے کے گیٹ کی طرف دیکھنے لگا۔ تقریباً دس منٹ بعد اس بنگلے کی سائیڈ میں واقع گلی سے وہی آدمی باہر آتا دکھائی دیا۔ اس آدمی نے ادھر اُدھر دیکھا اور تیز قدموں سے اس کار کی طرف آنے لگا جس میں اسکارپین موجود تھا۔ اسکارپین نے جیب سے ریوالور نکالا جس کی نال پر سائیلنسر فٹ تھا اور سیٹ سے اتر کر کار کے فرش پر پشت کے بل دراز ہو گیا۔ کار میں مکمل تاریکی تھی اور اس کے دیکھ لئے جانے کا امکان کم ہی تھا۔ پھر بھی اس کا ریوالور ہر خطرے سے نپٹنے کے لئے تیار تھا۔ اس آدمی کے قدموں کی آہٹیں قریب آتی چلی گئیں اور پھر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلا اور وہ شخص سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اسکارپین دم سادھے پڑا رہا۔ چند لمحوں بعد ڈرائیور کی آواز ابھرنے لگی۔

''ہیلو چیف۔ چوہان کالنگ۔ اوور''...... ایک آواز سنائی دی۔

''یس۔ ایکسٹو رسیونگ یو۔ اوور''...... جواب میں ایک ہلکی سی آواز ابھری۔

''رپورٹ سر۔ میں ان دونوں کا تعاقب کرتا ہوا کیپٹن عاطف کے بنگلے پر پہنچا اور عقبی دیوار پھاند کر کیپٹن عاطف کے بیڈ روم تک

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

پہنچ گیا۔ اندر وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے۔لڑکی نے کیپٹن عاطف سے کچھ کہا اور وہ اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔لڑکی نے فوراً اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر ایک کیپسول نکالا اور کھول کر اس میں بھرا سفوف کیپٹن عاطف کے گلاس میں ڈال کر انگلی سے مکس کر دیا۔ کیپٹن عاطف نے الماری سے چند کاغذات لا کر اس لڑکی کے حوالے کئے تو اس نے کاغذات دیکھے اور پھر میز پر رکھ دیئے۔لڑکی نے کیپٹن عاطف کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ اٹھ کر واش روم کی طرف گئی۔ کیپٹن عاطف نے گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا اور خالی کر دیا۔ پھر وہ اٹھ کر بیڈ پر جا بیٹھا اور واش روم کی طرف دیکھنے لگا مگر دو تین لمحوں بعد ہی وہ لہراتا ہوا فرش پر منہ کے بل آ رہا۔ عین اسی وقت میں پیچھے ہٹ کر بنگلے سے باہر آ گیا۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ اوور‘‘...... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

’’یقیناً وہ کاغذات بہت ہی اہم ہوں گے اور وہ لڑکی اب وہاں سے روانہ ہو جائے گی۔تم خاموشی سے اس کا تعاقب کر کے اس کے ٹھکانے کا پتہ چلاؤ اور مجھے اطلاع دو۔ اوور اینڈ آل‘‘۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اسکارپین خاموشی سے اٹھا اور اس نے تیزی سے ریوالور کا دستہ چوہان کے سر پر مار دیا۔ چوہان کے حلق سے تیز کراہ نکلی اور وہ اسٹیئرنگ پر جھکتا چلا گیا۔

بوڑھی بھکارن کا تیسری مرتبہ دکھائی دینا عمران کے لئے تشویش کا باعث بن گیا تھا۔ صبح دس بجے وہ ڈھمپ ہاؤس کے گیٹ پر اور ایک گھنٹہ پہلے اس کے فلیٹ کی بلڈنگ میں گھوم رہی تھی۔ عمران نے دوسری بار اس کا ملنا اتفاق سمجھا تھا مگر اب تیسری مرتبہ اس بھکارن کا دکھائی دینا غیر معمولی بات تھی اور عمران کا ذہن کسی طرح بھی یہ باور کرنے پر آمادہ نہ تھا کہ اس بار بھی بھکارن کی طرف سے لاپروائی اختیار کرے۔ ایک گھنٹے میں اس کے فلیٹ سے کلب تک بھکارن کا پیدل پہنچ جانا صرف اسی صورت میں ممکن تھا جب وہ راستے میں بھیک مانگے بغیر مسلسل چلتی رہی ہو جبکہ اب وہ ٹیکسی میں بیٹھ رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ یہاں تک بھی ٹیکسی میں ہی آئی ہو گی۔

عمران اس مسئلہ پر غور کرتا ہوا اپنی کار میں بیٹھا اور انجن سٹارٹ

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کرتے ہوئے اس نے کن انکھیوں سے ٹیکسی کی طرف دیکھا۔ بھکارن اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اسے اپنی جانب متوجہ پا کر عمران کو اس پر شبہ ہو گیا۔ اس نے سپورٹس کار آگے بڑھا دی اور پھر اس نے بیک مرر میں عقب کا جائزہ لیا۔ ٹیکسی ٹرن لے کر اس کے پیچھے چل پڑی تھی۔ اب اس میں کوئی شبہ نہ رہا تھا کہ بوڑھی بھکارن اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ مگر کیوں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے اس نے ایک چوراہے سے کار کا رخ ڈھمپ ہاؤس کی طرف کر دیا مگر پھر خیال آیا کہ اگر بھکارن اسے موجودہ میک اپ میں شناخت کر چکی ہے تو پھر اسے عمران ہی رہنا چاہئے۔

چنانچہ اگلے چوک سے اس نے کار کا رخ اپنے فلیٹ کی طرف کر دیا۔ بھکارن کی ٹیکسی برابر اس کے تعاقب میں تھی اور ان دونوں کے درمیان ایک اور گاڑی دوڑ رہی تھی۔ عمران نے اپنی سپورٹس کار کی رفتار نارمل ہی رکھی تھی تاکہ بھکارن یہی سمجھے کہ وہ اپنے تعاقب سے بے خبر ہے۔ اپنے فلیٹ پہنچ کر اس نے سپورٹس کار روکی اور انجن بند کر کے نیچے اتر آیا۔ ٹیکسی وہاں سے تقریباً تیس قدم پیچھے ہی رک گئی تھی۔

عمران عمارت میں داخل ہوا اور لفٹ کے ذریعے پہلے تھرڈ فلور پر پہنچا اور پھر ایک منٹ بعد وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور دبے پاؤں سیڑھیاں اترنے لگا۔ سیڑھیوں کی نکڑ پر پہنچ کر اس نے فرسٹ فلور پر واقع اپنے فلیٹ کی طرف دیکھا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ

پھیل گئی۔ بھکارن اس کے فلیٹ کے دروازے پر جھکی کی ہول سے اندر جھانک رہی تھی۔ عمران دبے پاؤں واپس تھرڈ فلور پر آیا اور لفٹ کے ذریعے گراؤنڈ فلور پر پہنچ گیا۔ عمارت سے نکل کر اس نے سڑک پار کی اور اس جانب فٹ پاتھ پر واقع پان سگریٹ کے اسٹال کی آڑ میں رک کر عمارت کے گیٹ کی طرف دیکھنے لگا۔ تقریباً دو منٹ بعد وہ بھکارن عمارت سے باہر آئی اور ادھر ادھر دیکھتی ہوئی چند قدم آگے کھڑی ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گئی۔

پھر جونہی وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر روانہ ہوئی عمران اسٹال کی آڑ سے نکلا اور پیدل ہی اس طرف چل دیا جس طرف ٹیکسی گئی تھی۔ چند قدم کے فاصلے پر ایک نیلے رنگ کی بیوک کار کھڑی تھی۔ وہ عمران کی ہی گاڑی تھی جو ایسے ہی مقاصد کے لئے عمارت کے دائیں بائیں کہیں کھڑی رہتی تھی اور وہ ایمرجنسی کی صورت میں سچویشن کے لحاظ سے اسے استعمال کرتا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ نیلی کار میں بیٹھا اس ٹیکسی کا تعاقب کر رہا تھا جس میں بوڑھی بھکارن سفر کر رہی تھی۔ وہ چاہتا تو بلڈنگ میں ہی اس پر قابو پا سکتا تھا لیکن اس نے بہتر سمجھا تھا کہ پہلے اس بھکارن کا ٹھکانہ معلوم کر لیا جائے۔

دس بارہ منٹ بعد ٹیکسی خیبر ہوٹل کے گیٹ پر رک گئی۔ عمران نے اس سے چند قدم پیچھے کار روکی اور انجن بند کر دیا۔ بھکارن نے ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کیا اور آگے بڑھ گئی۔ جونہی وہ ہوٹل

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کی سائیڈ والی گلی میں داخل ہوئی عمران نے جلدی سے انجن سٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی۔ گلی سے دو قدم پیچھے کار روک کر اس نے انجن بند کیا اور کار سے اتر کر گلی کی طرف بڑھ گیا۔ گلی کی نکڑ پر رک کر اس نے گلی میں جھانکا۔ گلی میں ہوٹل کا ایک ذیلی دروازہ تھا مگر بھکارن نظر نہ آئی۔ عمران تیزی سے گلی میں داخل ہو کر اس دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف گراؤنڈ فلور کی راہداری تھی جس میں ایک جانب اوپر جانے کے لئے سیڑھیاں نظر آ رہی تھیں۔ ٹھیک اسی لمحے عمران کی کلائی پر موجود ٹرانسمیٹر واچ پر سگنل موصول ہوا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور قرب و جوار میں کسی ذی روح کو نہ پا کر وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور پھر واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ دوسری طرف سے چوہان کال کر رہا تھا۔ اس کی رپورٹ سن کر عمران سمجھ گیا کہ کیپٹن عاطف نے شہلا کو انتہائی اہم نوعیت کے کاغذات دیئے ہیں لیکن شہلا پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے اس کی اصلیت معلوم کرنا ضروری تھا۔ دراز قامت شخص یقیناً شہلا کا ساتھی تھی لیکن ان کے سرغنہ کا کھوج لگانے کے لئے شہلا کا فی الحال تعاقب کرنا ہی مناسب تھا۔

چنانچہ عمران نے چوہان کو مختصراً ہدایات دیں اور ٹرانسمیٹر آف کر کے دوبارہ ہوٹل کے ذیلی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اندر طویل راہداری میں جھانکنے پر بھکارن اسے کہیں نظر نہ آئی۔ اس

نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر راہداری میں داخل ہو کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ سیڑھیوں کا اختتام فرسٹ فلور پر ہوا۔ وہاں راہداری میں دونوں جانب کمرے بنے ہوئے تھے جبکہ راہداری کے وسط میں دائیں جانب نیچے جانے کے لئے سیڑھیاں تھیں۔

اس وقت راہداری میں کوئی نہ تھا۔ اکثر کمروں کے دروازے بند نظر آ رہے تھے۔ عمران دبے پاؤں چلتا ہوا ایک کمرے کے دروازے پر رکا اور کی ہول سے آنکھ لگا کر اندر جھانکنے لگا لیکن یہاں بھی اسے بھکارن نظر نہ آئی۔ اسی طرح ہر کمرے کے دروازے پر کی ہول سے عمران کمروں میں جھانکنے لگا۔ پانچویں کمرے میں اسے وہ بھکارن نظر آ گئی۔ اس وقت وہ کمرے میں سامنے والی دیوار کے پاس کھڑی لباس تبدیل کر رہی تھی۔ اس نے بھکارن والا لباس اتار کر لپیٹا اور بائیں جانب بڑھتی ہوئی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔ چند لمحوں بعد اندر سے پانی گرنے کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دی۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ واش روم میں ہے۔

عمران نے تیزی سے کمرے میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا اور آہستگی سے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر گھما دیا لیکن دروازہ اندر سے لاک تھا۔ تب اس نے اپنی جیب سے ایک ماسٹر کی نکالی اور قفل کے سوراخ میں ڈال کر گھمائی۔ تیسری کوشش میں لاک کھل گیا۔ عمران نے چابی نکال کر واپس جیب میں رکھی اور آہستہ سے ہینڈل گھمایا۔ اس مرتبہ دروازہ کھلنے لگا۔ وہ آہستہ سے حسب ضرورت دروازہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کھول کر کمرے میں داخل ہوا اور کوئی آواز پیدا کئے بغیر دروازہ بند کر دیا۔ پھر اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ بائیں جانب کونے میں اٹیچ واش روم تھا جس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور اندر سے پانی گرنے کا شور بلند ہو رہا تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ اس شور میں اس بھکارن کو ذرا سی بھی آہٹ سنائی نہیں دی ہو گی۔

کرشمہ نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رک کر آئینے میں اپنا جائزہ لیا اور پھر صوفے پر آ بیٹھی۔ اس نے میز پر رکھے سگریٹ کے ایک پیکٹ سے سگریٹ نکال کر اپنے خوبصورت لبوں میں دبائی اور لائٹر اٹھا لیا۔ لائٹر جلا کر اس نے سگریٹ سلگایا اور پھر لائٹر بجھایا اور لائٹر کے پیندے میں انگوٹھے سے دباؤ ڈالا۔ اس کے بعد اس نے لائٹر منہ کے قریب کر لیا۔

”ہیلو چیف۔ کرشمہ کالنگ۔ اوور“...... کرشمہ نے چیف کو کال کرتے ہوئے کہا۔

”یس کرشمہ۔ اسکارپین رسیونگ یو۔ کوڈ پلیز۔ اوور“...... چند لمحوں بعد لائٹر نما ٹرانسمیٹر سے ایک سخت آواز ابھری۔

”ڈبل ایس۔ اوور“...... کرشمہ نے کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ کیا رپورٹ ہے کرشمہ۔ اوور“...... دوسری طرف سے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

اسکارپین نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ اپنے فلیٹ کی طرف گیا تھا چیف۔ میں اس کا تعاقب کرتی ہوئی اس کے فلیٹ پر پہنچی تو وہ اندر جا چکا تھا۔ چنانچہ میں وہاں سے واپس آ گئی۔ اب میں اپنے کمرے سے آپ کو کال کر رہی ہوں۔ اوور''...... کرشمہ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''واپس آنے کی کیا جلدی تھی۔ اس کے فلیٹ کی نگرانی کرنا تھی۔ اوور''...... اسکارپین نے کہا۔

''سر۔ مجبوری یہ تھی کہ عمارت کے مکین مجھ پر شک کرتے۔ رات کے نو بجے کسی بھکارن کا کسی وجہ کے بغیر متمول لوگوں کی عمارت میں موجود رہنا خود کو مصیبت میں ڈالنے کے مترادف ہے اور میں تو ڈیڑھ دو گھنٹہ پہلے ہی وہاں کے مکینوں کی نگاہوں میں آ چکی ہوں۔ اوور''...... کرشمہ نے کہا۔

''خیر۔ اب ہمارا پلہ بھاری ہے۔ ایکسٹو کے دو آدمی کیپٹن بابر اور چوہان ہماری گرفت میں آ چکے ہیں۔ باقی رہا عمران اور ایکسٹو کے دوسرے ماتحت تو ان پر بھی قابو پا لیا جائے گا۔ عمران کا تو آج رات ہی تیا پانچہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایکسٹو کو ختم کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہو گا۔ اوور''...... اسکارپین نے کہا۔

''اوہ۔ کیپٹن بابر کا تو آپ نے شام کے وقت بتایا تھا کہ اسے نرسری پارک کے قریب سے اٹھا لیا گیا ہے۔ مگر چوہان کب ہاتھ آیا۔ اوور''...... کرشمہ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''وہ کیپٹن عاطف اور کویتا کا تعاقب کرتا ہوا کیپٹن عاطف کے بنگلے پر پہنچا تھا۔ اس نے ایکسٹو کو ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی اور ایکسٹو نے اسے کویتا کی نگرانی اور اس کے ٹھکانے کا پتہ لگانے کا حکم دیا۔ بس اس کے فوراً بعد ہی میں نے چوہان کو بے ہوش کر ڈالا اور یہاں لے آیا۔ اوور''...... اسکارپین نے کہا۔

''چیف۔ کویتا، کیپٹن عاطف سے مطلوبہ کاغذات حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے یا نہیں۔ اوور''...... کرشمہ نے پوچھا۔

''کامیاب کیسے نہ ہوتی۔ وہ تم سے زیادہ زہریلی ناگن ہے۔ گزشتہ چھ ماہ سے یہاں کارکنوں کو ڈیل کر رہی ہے اور آج تک کسی ایجنسی کو اس پر شبہ نہیں ہو سکا۔ اس کا حسن دیکھ کر تو مجھ جیسے آدمی پر بھی نشہ طاری ہو جاتا ہے۔ کیپٹن عاطف تو پھر بوڑھا اور عرصہ سے تنہا تھا۔ اس نے سہ پہر کو ہی مطلوبہ کاغذات کی فوٹو کاپیاں بنا لی تھیں اور گھر میں محفوظ کر کے کویتا سے ملنے کے لئے فارن کلب پہنچا تھا جہاں سے وہ کھانا کھانے کے بعد کویتا کو اپنے بنگلے پر لے گیا تھا۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے اسکارپین کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ کویتا سے ان کاغذات کا معاوضہ وصول کر رہا ہو گا۔ اوور''...... کرشمہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ معاوضہ دینے کی تو نوبت ہی نہیں آئی۔ اس سے پہلے ہی وہ اس بوڑھے گھوڑے کو کیپسول کے ذریعے دوسری دنیا میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

پہنچا کر واپس آ گئی اور اب وہ میرا انتظار کر رہی ہے۔ اوور''۔ اسکارپین نے جلدی سے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو میری ضرورت نہیں رہی۔ اوور''...... کرشمہ نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''غلط مت سمجھو۔ وہ مجھے چھ ماہ بعد ملی ہے اور رینک کے لحاظ سے میرے برابر ہے جبکہ تمہیں بھی میں اپنی ماتحت نہیں سمجھتا ورنہ تمہیں ساتھ لانے کے لئے ڈی جی صاحب سے اصرار نہ کرتا۔ اوور''...... اسکارپین نے کہا۔

''بس۔ بس۔ وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میرے لئے کیا حکم ہے مسٹر چیف۔ اوور''...... کرشمہ نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تم تو خواہ مخواہ خفا ہو رہی ہو۔ اس سے میرے پرانے تعلقات ہیں۔ اس کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا یہ مطلب نہیں کہ میں ہمیشہ کے لئے اس کا ہو گیا ہوں۔ اوور''...... اسکارپین نے کہا۔

''خیر۔ اب میں کھانا کھانے نیچے جا رہی ہوں۔ کوئی کام ہو تو بتاؤ۔ اوور''...... کرشمہ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ کھانا کھا کر تم آرام کرو۔ صبح ناشتے کے بعد میں تمہیں کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل''...... اسکارپین نے کہا تو کرشمہ نے منہ بنا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور میز پر رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ مجھے بے وقوف سمجھتا ہے''...... کرشمہ نے صوفے سے

اٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''تم درست کہہ رہی ہو کرشمہ''...... دفعتاً عقب سے ایک آواز سنائی دی تو کرشمہ نے چونکتے ہوئے پلٹ کر دیکھا اور بے ساختہ اچھل پڑی۔

''اوہ۔ عمران''...... کرشمہ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک پہچانا''...... صوفے کے پیچھے کھڑے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کا رخ کرشمہ کی طرف تھا۔

''تم۔ تم کب اندر آئے''...... کرشمہ نے حیرت سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''جب تم واش روم میں نہا رہی تھیں''...... عمران نے گھوم کر اس کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مگر تم تو اپنے فلیٹ میں تھے''...... کرشمہ نے اپنی حیرت پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ جب تم میرے فلیٹ میں جھانک رہی تھیں اس وقت میں اوپر کے فلور کی سیڑھیوں سے تمہیں دیکھ رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہاں کیا کرنے آئے ہو''...... کرشمہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تم سے ملاقات اور وہ پیسے لینے آیا ہوں جو دو گھنٹے پہلے تمہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

بھکارن سمجھ کر دیئے تھے۔ سنو۔ چینج نہیں لوں گا۔ وہی نوٹ چاہئے''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کیا واقعی تم اپنا نوٹ واپس لینے آئے ہو''...... کرشمہ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اور کیا تمہارے حسن کا کرشمہ دیکھنے آیا ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''دیئے کیوں تھے''...... کرشمہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے کیا معلوم تھا کہ بوڑھی بھکارن اتنی جوان اور حسین ہو گی ورنہ دس کی بجائے ڈیڑھ سو کا نوٹ دیتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ڈیڑھ سو کا نوٹ۔ کیا وہ بھی ہے''...... کرشمہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ میں نے تو صرف پچھتر روپے والا نوٹ دیکھا ہے''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''خیر۔ تم چاہو تو اب بھی مجھے ڈیڑھ سو کا نوٹ دے سکتے ہو''...... کرشمہ نے مخمور نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر توبہ شکن انگڑائی لی۔

''ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ ابھی مجھے ڈیڑھ سو والا نوٹ تو بنانے دو''۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ تم کیسے بناؤ گے''...... کرشمہ نے چونکتے ہوئے

کہا۔

''تم مجھے اسکارپین کا ایڈریس بتاؤ۔ میں ابھی تمہیں نوٹ بنا کر دے دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم اسکارپین کا ایڈریس پوچھنے آئے ہو''...... کرشمہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر تم بتا سکو تو''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اور اگر میں انکار کر دوں تو پھر''...... کرشمہ نے عمران نے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تمہیں میرے ساتھ جانا ہو گا۔ ایکسٹو خود ہی تم سے سب کچھ اگلوا لے گا''...... عمران نے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

''خوش فہمی ہے تمہاری۔ تم اگر میرے بارے میں جان چکے ہو تو تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ جب کسی ایجنٹ کو دشمن ملک میں کسی مشن پر بھیجا جاتا ہے تو ہر طرح سے اس کی آزمائش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وطن کے لئے کس حد تک قربانی دینے کا جذبہ رکھتا ہے۔ چنانچہ مجھے ساتھ لے جانے کے باوجود بھی تمہیں میری زبان کھلوانے میں بری طرح ناکامی ہو گی''...... کرشمہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھا جائے گا اسکارپین کی محبوبہ۔ ہاتھ بلند کر کے دیوار کی طرف منہ کر لو''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو کرشمہ مسکرائی اور

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ہاتھ بلند کر کے دیوار کی طرف گھوم گئی۔ اس طرف ڈریسنگ ٹیبل موجود تھی۔ آئینے میں وہ عمران کو اپنے عقب میں بڑھتے دیکھ رہی تھی۔ پھر جونہی عمران نے اس کے قریب پہنچ کر اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا کرشمہ نے تیزی سے گھومتے ہوئے عمران کے پیٹ میں گھونسا مار دیا۔ عمران کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اور وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا۔ کرشمہ نے تیزی سے پینترا بدلتے ہوئے لات گھما کر عمران کے سینے پر مارنے کی کوشش کی تھی لیکن اب عمران کی کھوپڑی گھوم چکی تھی۔ اس نے پھرتی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کرشمہ کا پاؤں پکڑ لیا اور کرشمہ ایک پاؤں پر اچھلتی ہوئی اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرنے لگی۔

عمران کی قہر آلود نگاہیں کرشمہ پر مرکوز تھیں اور وہ دونوں ہاتھوں میں اس کا پاؤں جکڑے اسے بل دے رہا تھا۔ کرشمہ نے درد سے بے تاب ہو کر خود کو یکدم فرش پر جھکایا اور دونوں ہاتھ پیچھے پڑے ہوئے صوفے پر جماتے ہوئے دوسرا پاؤں عمران کے ہاتھوں پر مار دیا۔ عمران کی گرفت سے اس کا پاؤں آزاد ہو گیا اور وہ تیزی سے اچھل کر کھڑی ہوئی اور اسی لمحے عمران نے اس کے جبڑے پر مکا مار دیا۔ کرشمہ کراہتی ہوئی پیچھے صوفے پر گری لیکن پھر جلدی سے کھڑی ہو گئی اور اس نے عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران نے جھکائی دی اور اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ کرشمہ اپنے ہی زور میں اس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر آ گری۔ عمران نے پلٹ کر اپنی لات گھمائی

اور ٹھوکر کرشمہ کے پہلو میں لگی اور وہ کراہتی ہوئی کروٹ بدل گئی لیکن دوسرے ہی لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے سیدھی ہوئی اور اس نے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ مگر وہ بھول گئی تھی کہ عمران کی عمرانیت جگا کر اب وہ خود کو نہیں بچا سکتی تھی۔ عمران نے اس پر جست لگائی اور عقب سے اس کے سر کے بال پکڑ کر اس زور سے جھٹکا دیا کہ کرشمہ کراہتی ہوئی بائیں جانب فرش پر جا گری۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ فرش سے اٹھتی عمران نے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر جچا تلا مکا مار دیا اور کرشمہ کراہتی ہوئی لڑکھڑائی اور پھر اس کا جسم ساکت ہوتا چلا گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اور بلیک زیرو بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ عمران، بلیک زیرو کو موجودہ حالات کے بارے میں بتا رہا تھا۔ بلیک زیرو دو دن پہلے اپنے ایک عزیز کی شادی پر کنڑال گیا ہوا تھا اور وہاں سے آج ہی لوٹا تھا۔ عمران گزشتہ رات سو نہ سکا تھا۔ کیپٹن بابر اور چوہان کو کئی بار کال کرنے کے باوجود ان سے رابطہ قائم نہ ہو سکا تھا۔ گزشتہ رات وہ کرشمہ کو بے ہوش کر کے دانش منزل لے آیا تھا۔ اس کے چند منٹ بعد ہی سرسلطان نے اسے فون پر ایک افسوسناک خبر سنائی تھی کہ ملک کے نامور ایٹمی سائنس دان ارشد صدیقی کو گزشتہ شام اس کے بنگلے میں قتل کر دیا گیا تھا۔

بنگلے کے گارڈ کے بیان کے مطابق دو اجنبی ارشد صدیقی سے ملنے آئے تھے اور انہوں نے گارڈ کو بتایا کہ وہ لندن سے آئے

ہیں۔ گارڈ کی اطلاع پر ارشد صدیقی نے اسے ہدایت کی کہ انہیں ڈرائینگ روم میں بٹھایا جائے۔ ارشد صدیقی کے ڈرائینگ روم میں جانے کے تھوڑی دیر بعد خادمہ چائے لے کر وہاں گئی تو کمرے میں ارشد صدیقی کی لاش فرش پر پڑی تھی اور اس کی کنپٹی سے خون جاری تھا جبکہ دونوں ملاقاتی غائب تھے۔ گارڈ کے بیان کے مطابق وہ چند منٹ پہلے ہی پچاس روپے کا ایک نوٹ اسے تھما کر بنگلے سے باہر چلے گئے تھے۔ اس کے دو منٹ بعد وہ خادمہ کی چیخ سن کر اندر پہنچا تو ارشد صدیقی کی لاش دیکھی۔ وہ فوراً باہر کو بھاگا لیکن بنگلے کے باہر ان دونوں کا نام و نشان تک نہ تھا۔

بلیک زیرو، عمران سے کیس کی تفصیلات سن کر خاصا حیران ہوا تھا اور سوچ رہا تھا کہ مجرموں کے اصل مقاصد ایکسٹو اور عمران کو قتل کرنے کے علاوہ ہیں۔ کیپٹن عاطف کو کویتا عرف شہلا نے زہریلے کیپسول سے ہلاک کیا تھا۔ اسے تو اس کی غداری کی سزا مل گئی تھی لیکن سائنس دان ارشد صدیقی کا قتل معمولی بات نہیں تھی۔ وہ ان سائنس دانوں میں شامل تھا جنہوں نے غوری میزائل بنایا تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ انہیں بھی کافرستانی ایجنٹوں نے قتل کیا ہے اور وہ دونوں افراد وہی تھے جنہوں نے صفدر کو اپنا نام جاوید اور نادر بتایا تھا اور جب چوہان نے ان کا تعاقب کرنے کی کوشش کی تو اس کی کار کا ٹائر برسٹ کر دیا تھا۔

ارشد صدیقی کے قتل کی اطلاع ملنے کے بعد عمران نے جوزف

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ لاک اپ میں بند کرشمہ کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کی تھی۔ جوزف کی وحشت اور تشدد کے باوجود اس نے اسکارپین کے ٹھکانے سے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔ کرشمہ تشدد کے دوران تین مرتبہ بے ہوش ہوئی تھی اور عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ واقعی وہ اپنے چیف اسکارپین کے ٹھکانے سے لاعلم ہے۔

کرشمہ اور اسکارپین کی گفتگو سے ان لوگوں کے عزائم کے بارے میں فی الحال اتنا ہی معلوم ہوا تھا کہ وہ لوگ ایکسٹو اور عمران کو ختم کرنے آئے تھے اور ایٹمی توانائی سنٹر سے بعض اہم دستاویزات اڑانے کے علاوہ ایٹمی سائنس دانوں کو ہلاک کرنے کا منصوبہ رکھتے تھے۔ ان کا اصل مشن کیا تھا اس کے بارے میں کرشمہ سے بھی معلومات حاصل نہ ہو سکی تھیں۔ اس کے بیان کے مطابق صرف اسکارپین کو ہی مشن کی تفصیل کا علم تھا کیونکہ ہیڈ کوارٹر نے اسے گروپ لیڈر بنا کر بھیجا تھا۔

سرکس ٹیم میں شمولیت کے بارے میں کرشمہ نے بتایا تھا کہ سرکس کے مالک کو مجبور کیا گیا تھا کہ وہ اجیت کمار اور انہیں اپنے ساتھ کارکن کے طور پر پاکیشیا لے جائے۔ بعد میں جب وہ پاکیشیا پہنچ کر سرکس سے علیحدہ ہوئے تو ماسٹر ہونونگ کو ہدایت کی گئی تھی کہ اگر ان کے بارے میں کوئی اس سے پوچھ گچھ کرے تو انہیں ٹرانسمیٹر پر فوراً مطلع کرے اور جب ماسٹر ہونونگ نے انہیں اطلاع دی کہ ایک آدمی ان کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے آیا تھا تو

اسکارپین نے ماسٹر ہونونگ کو اپنے لئے مستقل خطرہ سمجھتے ہوئے پریم کو اس کے قتل کا حکم دے دیا جبکہ ایک آدمی سرکس کے دیگر ارکان کی نگرانی پر مامور کیا گیا تھا۔

یہاں پہنچنے کے بعد جب کیپٹن بابر نے ماسٹر ہونونگ کی بھتیجی مس چیانگ سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو اسے بھی ختم کر دیا گیا جبکہ عمران کی نگرانی اور اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کا کام کرشمہ کے سپرد کیا گیا۔ اسکارپین کے حکم پر ہی وہ ڈھمپ ہاؤس کا جائزہ لینے گئی تھی تا کہ ڈھمپ ہاؤس میں گھس کر ایکسٹو کو ختم کرنے کا پلان ترتیب دیا جا سکے۔ پاکیشیا میں داخل ہونے کے بعد وہ لوگ اسکارپین کی ہدایت پر الگ الگ ہوٹلوں میں مقیم ہوئے تھے اور اسکارپین نے ہی ان کے لئے ہوٹلوں میں کمرے بک کرائے تھے۔ اجیت کمار یا اسکارپین نے اپنے چاروں ماتحتوں کو مشن کی جزیات سے لاعلم رکھا اور وہ لوگ ایک دوسرے کے رہائشی ہوٹل سے بھی بے خبر رکھے گئے تھے تا کہ پکڑے جانے کی صورت میں وہ اپنے ساتھیوں کا ایڈریس نہ بتا سکیں۔ اسکارپین نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا کہ وہ ایک دو دن میں کرایہ پر مکانات حاصل کرے گا اور وہ لوگ آج رات ہوٹلوں سے ان مکانوں میں شفٹ ہو چکے ہوں گے۔

کرشمہ کی یہ بات کسی حد تک درست ثابت ہوئی تھی کیونکہ صفدر، نعمانی، صدیقی، خاور اور تنویر رات بھر تمام ہوٹلوں کو چیک

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کرتے رہے تھے اور کسی بھی ہوٹل میں کرشمہ کا کوئی ساتھی نہ ملا اور تھک ہار کر تمام ممبران ایکسٹو کی ہدایت پر صبح چار بجے ا اپنے فلیٹوں میں چلے گئے تھے۔ عمران کے لئے جوزف سینڈوچ لایا تھا اور یہی اس کا ناشتہ تھا۔ رات بھر جاگنے سے عمران آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں مگر پھر بھی وہ مستعد نظر آ رہا تھا۔ ا وقت وہ میک اپ کی بجائے اصل شکل میں تھا۔ البتہ لاک اپ وہ کرشمہ کے سامنے چہرے پر سیاہ نقاب لگا کر بطور ایکسٹو گیا تھا۔

"کویتا کے بارے میں کرشمہ نے کیا بتایا ہے"...... بلیک ز نے پوچھا۔

"کویتا کے بارے میں وہ پہلے نہیں جانتی تھی۔ اسکارپین ۔ ہی اسے بتایا تھا کہ ان کے محکمہ کی ایک لیڈی ایجنٹ پاکیشیا عرصہ چھ ماہ سے مقامی طور پر کامیابی سے خدمات انجام دے رہ ہے اور ماضی میں وہ اس کی گرل فرینڈ رہ چکی ہے۔ اب وہ ا کے ساتھ مل کر اس کے مشن کو کامیاب کرانے کی جدوجہد کرے اور اسی سلسلے میں وہ اٹیمک سنٹر کے ریکارڈ اسسٹنٹ کیپٹن عاطف سے کسی قسم کی اہم دستاویزات حاصل کرنے گئی تھی۔ ا دستاویزات کی نوعیت سے کرشمہ لاعلم تھی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو دفعتاً ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک پڑے۔ میز پر کرشمہ کا لائٹر نما ٹرانسمیٹر پڑا تھا اور سیٹی کی آواز اسی سے ابھر رہی تھی۔ عمران کو فوراً یاد آ گیا کہ گزشتہ رات

اسکارپین نے ٹرانسمیٹر پر کرشمہ سے کہا تھا کہ وہ صبح اسے کال کرے گا۔ یقیناً اس وقت وہی ٹرانسمیٹر پر کال کر رہا تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے سوچا۔ اس وقت اسے شدت سے جولیا کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ بہرحال اس نے خود ہی بات کرنے کا فیصلہ کیا اور لائٹر نما ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کے نچلے پینڈے میں انگوٹھے سے دباؤ ڈال دیا۔

"ہیلو کرشمہ۔ اسکارپین کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے حسب توقع اسکارپین کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ کرشمہ رسیونگ یو۔ اوور"...... عمران نے کرشمہ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا بات ہے۔ تمہاری آواز بھاری کیوں ہو رہی ہے۔ اوور"...... اسکارپین نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری سنگ دلی پر رات بھر ماتم کرتی رہی ہوں۔ مگر تمہیں کیا۔ اوور"...... عمران نے کرشمہ کی آواز میں کہا۔

"لگتا ہے تم ابھی تک خفا ہو۔ بہرحال آج رات میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے اسکارپین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا جبکہ بلیک زیرو حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تم اقبال ٹاؤن کے پہلے چوراہے پر پہنچو۔ پریم سرخ رنگ کی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

بیوک میں ٹھیک ایک گھنٹے بعد وہاں تمہارا منتظر ہو گا۔ اس کے سا
تم نے ایٹمی سائنس دان محمود خان کے بنگلے پر جانا ہے۔ اوور"
اسکارپین نے ہدایات دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو حیرت سے
عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران نے بھی بمشکل اپنے غصے پر قا
پایا تھا۔

"وہاں سے واپسی پر تم ہوٹل کی بجائے پریم کے ساتھ گلشن کم
کالونی میں جاؤ گی۔ ہم نے وہاں ایک بنگلہ کرایہ پر حاصل کرا
ہے اور آئندہ تم اسی بنگلے میں رہو گی۔ اوور"...... اسکارپین نے کہا

"رائٹ سر۔ مگر کیا مجھے وہاں میک اپ میں جانا ہو گا۔ اوور"
عمران نے کرشمہ کے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ میک اپ کرنے کا وقت نہیں ہے۔ تم فوراً روانہ ہ
جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... اسکارپین نے سخت لہجے میں کہا اور ا
کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر
دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا جبکہ بلیک زیر
خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ہیلو جولیا۔ ایکسٹو کالنگ۔ اوور"...... عمران نے جولیا کو کال
کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... جلد ہی واچ ٹرانسمیٹر
سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران نے تیزی سے اسے مختصر
ہدایات دیں اور ٹرانسمیٹر آف کر کے بلیک زیرو کی طرف دیکھنے لگا۔

"جولیا آ رہی ہے۔ اسے کرشمہ سے ملوانا ہے۔ میں ذرا میک
اپ کر لوں۔ میک اپ باکس مجھے دو"...... عمران نے بلیک زیرو
سے مخاطب ہو کر کہا تو بلیک زیرو نے اٹھ کر الماری سے میک اپ
باکس نکال کر عمران کے آگے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے میک اپ
کرتے ہوئے اسے چند ہدایات دیں تو بلیک زیرو نعمانی، صدیقی
اور خاور سے رابطہ قائم کرنے لگا۔ اس نے باری باری ان تینوں کو
ہدایات دیں۔ عمران نے میک اپ کرنے میں صرف دس منٹ
لگائے تھے۔ وہ میک اپ سے فارغ ہو کر اٹھا ہی تھا کہ سکرین پر
جولیا کی کار گیٹ کے باہر رکتی دکھائی دی۔ بلیک زیرو نے کنٹرول
پینل کا ایک بٹن دبایا تو گیٹ کھلتا چلا گیا۔ جولیا کی کار گیٹ سے
اندر آئی تو جوزف نے آگے بڑھ کر گیٹ بند کر دیا جو ہارن کی
آواز سن کر گیٹ پر پہنچا تھا۔

"میں جا رہا ہوں۔ تم جولیا کو ڈیل کرو"...... عمران نے اٹھتے
ہوئے بلیک زیرو سے کہا جبکہ سکرین پر جولیا اپنی کار سے اتر کر
میٹنگ ہال کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جونہی وہ برآمدے سے گزر کر
میٹنگ ہال میں داخل ہوئی عمران آپریشن روم سے نکل آیا۔ کمپاؤنڈ
میں ٹہلتے جوزف نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا اور عمران نے
اسے مخصوص اشارہ کر دیا۔ تب جوزف نے اسے پہچان کر اثبات
میں سر ہلایا لیکن عمران رکے بغیر ہی اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

چوہان کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور وہ خاموشی سے سامنے کرسی پر بیٹھے نقاب پوش کو گھور رہا تھا۔ اس کے دائیں بائیں دو ریوالور بردار کھڑے تھے۔ چوہان کو کچھ دیر پہلے ہوش آیا تھا اور اس نے خود کو ایک کمرے میں بند پایا تھا۔ روشن دان سے آتی ہوئی سورج کی روشنی سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ رات بھر بے ہوش رہا ہے۔ پھر اس نے دروازہ باہر سے بند دیکھ کر ایکسٹو کو مطلع کرنے کا ارادہ کیا مگر جیب میں ہاتھ ڈالا تو موبائل فون غائب تھا اور یہ دیکھ کر تو وہ بہت پریشان ہوا کہ اس کی کلائی سے ٹرانسمیٹر واچ بھی غائب تھی۔ چنانچہ وہ ایکسٹو کو کال نہ کر سکا۔

اسی وقت دروازہ کھول کر دونوں ریوالور بردار کمرے میں آ گئے تھے۔ ایک نے اس کے سینے پر ریوالور کی نال رکھی جبکہ دوسرے نے اس کے ہاتھ پشت پر باندھے تھے اور پھر وہ اسے وہاں سے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نکال کر اس کمرے میں لائے تھے جہاں میز کے پیچھے دراز قامت نقاب پوش کے علاوہ شہلا نامی لڑکی بھی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جس نے گزشتہ رات کیپٹن عاطف کے بنگلے سے چند کاغذات حصول کرنے کے بعد اسے شراب میں کیپسول کا سفوف ملا کر پلایا تھا اور یہ تمام منظر دیکھ کر اس نے بنگلے سے باہر آ کر اپنی کار میں واچ ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کو رپورٹ دی تھی مگر رپورٹ دینے کے بعد ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی عقب سے اس کے سر پر پڑنے والی ضرب نے اس پر بے ہوشی طاری کر دی تھی اور اب وہی شہلا اس کی طرف دیکھتی ہوئی نقاب پوش سے اس کے بارے میں بات کر رہی تھی۔

''میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ ایکسٹو کا ماتحت اور عمران کا ساتھی ہے''...... شہلا نے دراز قامت نقاب پوش سے کہا تو اس کی بات سن کر چوہان چونکا اور سمجھ گیا کہ شہلا اسے پہلے سے جانتی ہے۔

''ہاں۔ اس کا نام چوہان ہے۔ اب عمران اور اس کے باقی ساتھی رہ گئے ہیں۔ انہیں بھی تم آج کل میں یہاں دیکھو گی''۔ نقاب پوش نے پرعزم لہجے میں کہا۔

''انہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ۔ ختم کر دو انہیں''...... شہلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں کوبیتا۔ ابھی نہیں۔ میرا اصل ٹارگٹ ایکسٹو ہے۔ اس نے

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ہمارے وطن کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور مجھے ہیڈ کوارٹر نے تاکید
ہے کہ ایکسٹو کو قتل کر کے ہی واپس آؤں“...... دراز قامت نقاب
پوش نے کہا۔

”کیا اس چکر میں اصل مشن لیٹ نہیں ہو جائے گا“...... ش
نے کہا جسے کویتا کے نام سے پکارا گیا تھا۔

”نہیں۔ مشن پر بھی ساتھ ساتھ کام ہو رہا ہے۔ میں
راجیش اور کپور کو عمران کے فلیٹ پر بھیج دیا ہے۔ وہ اسے اغوا
کے لائیں گے۔ البتہ صفدر کا ایڈریس ہمیں معلوم نہیں ہے کیونکہ ا
کے بارے میں ہمیں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہو سکیں“...... نقا
پوش نے کہا اور پھر وہ چوہان کی طرف دیکھنے لگا۔

”مسٹر چوہان۔ صفدر کا ایڈریس بتاؤ“...... نقاب پوش
چوہان کی طرف دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔

”سوری۔ میں نہیں بتا سکتا“...... چوہان نے اسے گھور
ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم پر تشدد کرنا پڑے گا“...... نقاب پو
نے غراتے ہوئے کہا۔

”پھر بھی تم مجھ سے کچھ معلوم نہیں کر سکو گے“...... چوہان
کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ نقاب پوش کچھ کہنے ہی والا تھا کہ
پر رکھے موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر موبا
فون اٹھا لیا۔ چوہان دل ہی دل میں بے حد مضطرب تھا کیونکہ ا

عمران کی فکر تھی جسے نقاب پوش کے ماتحت اغوا کرنے گئے ہوئے
تھے۔

”ہیلو۔ اسکارپین سپیکنگ“...... نقاب پوش نے موبائل فون کان
سے لگاتے ہوئے کہا۔

”یس راجیش“...... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد
اسکارپین نے کہا۔

”ہاں۔ کیا خبر ہے راجیش“...... چند لمحوں بعد اسکارپین نے کہا
اور دوسری طرف سے بات سننے لگا۔

”اچھا۔ تم اس کے ملازم سے پوچھ گچھ کرو کہ وہ کہاں ہے۔ وہ
یقیناً جانتا ہو گا۔ اگر وہ نہ مانے تو کپور کو اس کے فلیٹ کی نگرانی پر
چھوڑ کر تم ڈھمپ ہاؤس کی نگرانی کرو۔ جیسے ہی عمران یا کوئی دوسرا
آدمی آئے اس کا پیچھا کرتے ہوئے اطلاع دینا۔ دیٹس آل“۔
دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اسکارپین نے ہدایات دیتے
ہوئے کہا اور پھر اس نے موبائل فون آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

”عمران اپنے فلیٹ پر موجود نہیں ہے“...... اسکارپین نے کویتا
سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نو بج چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ ڈھمپ ہاؤس گیا ہو“...... کویتا
نے ایک اندازے کے تحت کہا۔

”اسی لئے تو میں نے راجیش کو ڈھمپ ہاؤس کی نگرانی کرنے
کی ہدایت کی ہے“...... اسکارپین نے کہا اور پھر وہ چوہان کی طرف

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

دیکھنے لگا۔

"تو تم صفدر کا ایڈریس نہیں بتاؤ گے"...... اسکارپین نے چوہان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ایک بار کہہ تو دیا ہے۔ کیا اب لکھ کر دوں"...... چوہان نے ناگوار لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اب صفدر کا ایڈریس یہ دونوں لکھیں گے اور لکھیں گے بھی تمہارے خون سے"...... اسکارپین نے ریوالور برداروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"خوش فہمی ہے تمہاری مسٹر اسکارپین۔ ویسے مجھے تمہاری نادانی پر ہنسنا چاہئے کہ تم ایکسٹو کو قتل کرنے آئے ہو۔ یقیناً تمہارا محکمہ تم جیسے احمق سے جان چھڑانا چاہتا ہے کہ اس نے تمہیں ایکسٹو کے قتل کی ذمہ داری سونپ کر یہاں بھیج دیا اور تم بھی سوچے سمجھے بغیر اونٹ کی طرح منہ اٹھائے یہاں چلے آئے۔ کم از کم اتنا تو سوچا ہوتا کہ جس آدمی کو تم لوگ اپنے ملک میں گرفتار نہیں کر سکے اسے اس کے اپنے وطن میں کیسے نقصان پہنچایا جا سکتا ہے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں ایکسٹو کو قتل کرنے میں ناکام رہوں گا"...... اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

"ناکام نہیں تو کامیاب بھی نہیں ہو سکو گے۔ تم جیسے ہزاروں بزدل مل کر بھی اس کا بال بیکا نہیں کر سکتے۔ وہ اتنا ہی تر نوالہ ہوتا

تو کب کا فنا ہو چکا ہوتا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہارا اصل مشن کیا ہے لیکن تمہاری طرح دوسرے ملکوں سے آنے والے ہر ایجنٹ کا اصل مشن کے ساتھ دوسرا مشن ایکسٹو کو ہلاک کرنا ہوتا ہے۔ تمہارے ملک کی خفیہ ایجنسیوں کے علاوہ دوسرے سپر پاورز ممالک کی خفیہ ایجنسیاں بھی ہمیشہ کوشش کرتی رہی ہیں کہ کسی طرح ایکسٹو کو ختم کر دیا جائے مگر آج تک کسی کو بھی اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم دیکھو گے اور میں نے تمہیں ہلاک کرنے کی بجائے زندہ بھی اسی لئے رکھا ہے کہ تم اپنی آنکھوں سے ایکسٹو کا حشر دیکھ سکو"...... اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم ڈھمپ ہاؤس کو ہی کیوں نہیں اڑا دیتے۔ اس کی تباہی کے ساتھ ایکسٹو بھی فنا ہو جائے گا"...... کویتا نے اسکارپین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شاید اب مجھے یہی کرنا پڑے۔ لیکن اس سے پہلے یہ تصدیق کرنا ضروری ہے کہ ایکسٹو ڈھمپ ہاؤس میں موجود بھی ہے یا نہیں"...... اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

"اسے لے جاؤ اور اس کی زبان کھلواؤ۔ تشدد کی انتہاء کر دینا اور جب تک یہ صفدر کا ایڈریس نہ بتائے میرے پاس مت آنا۔ ڈیٹس آل"...... اسکارپین نے ریوالور برداروں کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

”رائٹ سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم اس کا ایسا حشر کریں گے کہ یہ خود ہی زبان کھولنے پر مجبور ہو جائے گا۔ مادام کویتا جانتی ہیں کہ میں اپنے شکار کو کیسے سسکا سسکا کر مارتا ہوں“...... ایک ریوالور بردار نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے چوہان کے پاس آ کر اس کی کمر سے ریوالور کی نال لگائی اور اسے باہر چلنے کا اشارہ کیا۔

”سنو۔ میں کویتا کے ساتھ جا رہا ہوں۔ ایک گھنٹے بعد آؤں گا“...... اسکارپین نے جلدی سے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ چوہان پلٹا اور ریوالور برداروں کے نرغے میں دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری میں آ کر وہ آخری کمرے کی طرف بڑھنے لگے جہاں چوہان کو ہوش آیا تھا مگر اب چوہان حرکت میں آنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

سلیمان کی تین دن سے ایک نامعلوم لڑکی سے فون پر رومانٹک گفتگو چل رہی تھی۔ وہ لڑکی اتفاقاً ہی غلط نمبر ڈائل کرنے کے جرم میں سلیمان کے چکر میں پھنس گئی تھی کیونکہ سلیمان نے خود کو انسپکٹر سلیمان ظاہر کر کے لڑکی کو دھمکی دی تھی کہ اس نے غلطی سے اس کا نمبر ڈائل کر کے اس کا وقت ضائع کیا ہے اور وہ اس کے نمبر سے اس کے گھر کا ایڈریس معلوم کر کے اسے گرفتار کرنے آ رہا ہے۔ لڑکی نے روتے ہوئے منت سماجت کی اور سلیمان نے اس شرط پر اس کی جان چھوڑی کہ وہ روزانہ اسے فون کرے گی۔ اس طرح لڑکی نے اس کی شرط مان لی اور دوسرے روز فون پر اس سے بات کی۔ سلیمان نے حسب عادت اظہار عشق کر دیا اور جواب میں لڑکی نے بھی محبت بھرے جملے کہے تھے۔ اس وقت بھی مخصوص وقت پر بجنے والی گھنٹی سن کر سلیمان تیزی سے فون کی طرف لپکا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"ہیلو جان"...... سلیمان نے رسیور اٹھا کر بڑے پیار بھر لہجے میں کہا۔

"ہیلو انسپکٹر۔ نادیہ بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ا لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ہاں۔ بولتی رہو نادیہ۔ تم خاموش ہوتی ہو تو یوں لگتا جیسے آبشار کی روانی رک گئی ہو، زندگی کی گاڑی ٹھہر گئی ہو اور کوئل کوک"...... سلیمان نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"مگر میں کوئل نہیں ہوں انسپکٹر"...... نادیہ نے اس کی با کاٹ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"مگر تمہاری ہنسی میں جھرنوں کا ترنم بتا رہا ہے کہ تم زندگی ساز پر چھیڑی ہوئی غزل ہو۔ کیا تم مجھے اپنے حسن جہاں سو دیدار نہیں کرا سکتی"...... سلیمان نے عاشقانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں دیدار کرنا چاہتے ہو"...... نادیہ نے شوخ لہجے پوچھا۔

"بس دل چاہتا ہے کہ تمہارے کنول جیسے ہونٹوں کو دیکھوں تمہاری ہرنی جیسی آنکھیں دیکھوں جو یقیناً مے سے بھرے پیا ہوں گے۔ تمہاری صراحی دار گردن دیکھوں اور تمہیں سامنے بٹھا کسی شاعر کی رومانی غزل گاؤں۔ بقول کنفیوشس، چودھویں کا چا ہو یا"...... سلیمان نے باقاعدہ گنگناتے ہوئے کہا۔

"کیا میرا آنا ضروری ہے انسپکٹر"...... نادیہ نے ہنستے ہو

کہا۔

"آہ۔ انسپکٹر نہیں اپنی جان کہو۔ سلیمان کہو۔ پھر آج تو فرصت ہی فرصت ہے۔ گھر پر بھی کوئی نہیں ہے اور صاحب کے لئے لنچ بھی تیار نہیں کرنا"...... سلیمان نے تیزی سے کہا۔

"اوہ صاحب۔ کون صاحب"...... نادیہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو سلیمان کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔

"صاحب میں خود ہوں اور گھر پر خود ہی اپنے لئے کھانا پکاتا ہوں اور خود ہی کھاتا ہوں"...... سلیمان نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ تمہیں کھانا پکانے کا بھی تجربہ ہے"...... نادیہ نے کہا۔

"کئی سال کا اور کریلے قیمہ تو ایسا بناتا ہوں کہ صاحب مونگ کی دال کو بھی بھول جاتے ہیں۔ تمہارے لئے تو میں نے آج سپیشل بینگن کی نہاری بنائی ہے"...... سلیمان نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"بینگن کی نہاری"...... نادیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر بے فکر رہو۔ اس کے ساتھ کریلوں کی چٹنی اور انڈوں کا سلاد بھی ہے"...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

"اچھا۔ میں آ رہی ہوں"...... نادیہ نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔

"آج مزہ آئے گا"...... سلیمان نے رسیور رکھ کر ہنستے ہوئے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

بڑبڑا کر کہا مگر پھر اسے عمران کا خیال آیا جو گزشتہ رات سے غائب تھا۔ اسے خدشہ ہوا کہ کہیں نادیہ اور اس کی ملاقات کے دوران عمران نہ ٹپک پڑے۔ یہ سوچ کر اس نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کرنے لگا۔

"یا الٰہی۔ مجھے صاحب کے شر سے محفوظ رکھنا اور اسے شام سے پہلے گھر نہ آنے دینا"...... سلیمان نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ آنکھیں بند کئے جھومتے ہوئے بار بار یہی دعا کرنے لگا۔ نجانے کتنی دیر گزری تھی کہ اچانک کال بیل بج اٹھی۔

"اوہ۔ آئی۔ آئی۔ آئی"...... سلیمان نے یکدم خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے عمران کا پرائیویٹ فون والا کمرہ لاک کیا اور باہر کو لپکا۔ بیرونی دروازے پر آ کر اس نے بولٹ گرایا اور دروازہ کھولتے ہوئے آنکھوں میں دنیا جہاں کا پیار سمیٹ لیا لیکن پھر وہ یکدم اچھل پڑا۔ باہر خلاف توقع نادیہ کی بجائے دو اجنبی افراد کھڑے تھے۔ سلیمان کئی لمحوں تک حیرت سے انہیں دیکھتا رہا۔

"ہیلو۔ ہم تمہاری محبوبہ کے بھائی ہیں۔ کیا ہمیں اندر نہیں آنے دو گے"...... ایک آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نادیہ کے بھائی۔ تو کیا وہ خود نہیں آئی"...... سلیمان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سیڑھیوں میں امی کے ساتھ آ رہی ہے"...... ایک آدمی جواب دیتے ہوئے آگے بڑھا اور سلیمان دروازے سے ایک جانب ہٹ گیا۔ وہ دونوں اندر آئے اور ایک نے پلٹ کر دروازہ بند کر دیا۔

"اوہ۔ نادیہ اور اپنی امی کو تو آنے دیں سالا صاحب جی"۔ سلیمان نے کہا۔

"شٹ اپ۔ دوبارہ سالا کہا تو دانت توڑ دوں گا"...... اس آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ معاف کرنا صاحب۔ میں بھول گیا تھا کہ میں ابھی آپ کا بہنوئی نہیں بنا۔ میرا خیال ہے آج صرف آپ رشتہ طے کرنے آئے ہیں اپنی باجی حضور کا"...... سلیمان نے بوکھلا کر کہا تو دوسرے آدمی نے یکدم جیب سے ریوالور نکال کر اس پر تان لیا۔

"اب تم نے منہ سے کوئی آواز نکالی تو گولی مار دوں گا"۔ دوسرے آدمی نے سلیمان پر ریوالور تان کر کہا۔

"ب۔ بہتر بھائی جان"...... سلیمان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو اندر چلو"...... پہلے آدمی نے اسے گھورتے ہوئے کہا جس نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

"مگر وہ۔ وہ نادیہ اور اس کی امی"...... سلیمان نے دروازے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی آ جائیں گی۔ تم اندر چلتے ہو یا دباؤں ٹریگر"۔ ریوالور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

بردار نے سخت لہجے میں کہا تو سلیمان نے منہ بنایا اور پلٹ کر ڈرائنگ روم کی طرف چل دیا۔ نیلے سوٹ والے نے بھی ریوالور نکال لیا تھا۔ دونوں کے ریوالوروں پر سائیلنسر نصب تھے۔ وہ سلیمان کے پیچھے چلتے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے۔

"عمران کہاں ہے"...... نیلے سوٹ والے نے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد سلیمان سے پوچھا۔

"اسے آپ نے کیا کہنا ہے۔ آپ نے مجھے رشتہ دینا ہے یا عمران کو"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ جو پوچھا جائے صرف اسی کا جواب دو"۔ دوسرے آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھیئے"...... سلیمان نے بے چارگی سے کہا۔

"عمران کہاں ہے"...... دوسرے آدمی نے پوچھا۔

"دیکھیئے۔ اس کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اس کی منظوری لینا ضروری نہیں ہے۔ شادی میں نے کرنی ہے عمران نے نہیں اس لئے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکو مت"...... نیلے سوٹ والے نے غراتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

"کپور۔ یہ آسانی سے نہیں مانے گا"...... دوسرے آدمی نے سلیمان کو گھورتے ہوئے نیلے سوٹ والے سے کہا۔

"ہاں۔ اس کی زبان کھینچنا پڑے گی"...... نیلے سوٹ والے نے

سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا جسے کپور کے نام سے پکارا گیا تھا۔

"اگر تم نے فوراً ہی عمران کے بارے میں نہ بتایا تو میں فائر کھول دوں گا۔ بولو"...... دوسرے آدمی نے سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تم عجیب آدمی ہو۔ کبھی کہتے ہو چپ رہو اور کبھی کہتے ہو بولو۔ اب سوچ سمجھ کر بتاؤ کہ میں بولوں کہ نہ بولوں۔ لب کھولوں کہ نہ کھولوں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران کہاں ہے"...... کپور نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں۔ وہ رات سے باہر گیا ہوا ہے اور ابھی تک لوٹ کر نہیں آیا حالانکہ میں کئی مرتبہ پکار چکا ہوں کہ آ جاؤ تڑپتے ہیں ارماں اب"...... سلیمان نے گنگناتے ہوئے کہا۔

"راجیش۔ تم چیف کو رپورٹ دے کر ہدایات لو۔ میں اس احمق کا خیال رکھتا ہوں"...... کپور نے دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جس کا نام راجیش تھا۔ راجیش سلیمان کو گھورتا ہوا پلٹا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تم کون ہو"...... سلیمان نے کپور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"خاموش رہو۔ کہیں غصے میں آ کر میں تمہیں شوٹ نہ کر دوں"۔

کپور نے غراتے ہوئے کہا تو سلیمان نے چپ سادھ لی۔ باہر سے راجیش کی ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو کپور نے اس کی طرف دیکھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

''آؤ۔ چیف نے ڈھمپ ہاؤس کی نگرانی کا حکم دیا ہے۔ اسے فی الحال بے ہوش کر دو''...... راجیش نے کپور سے مخاطب ہو کر کہا تو کپور نے سلیمان کے عقب میں آ کر اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا اور سلیمان کراہتا ہوا گرا اور بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

پریم نے چوک پر پہنچ کر فٹ پاتھ کے ساتھ کار روکی اور انجن بند کر کے انتظار کرنے لگا۔ تقریباً پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ اسے عقب میں ایک ٹیکسی آتی دکھائی دی۔ ٹیکسی اس کی کار کے پیچھے آ کر رکی۔ بیک مرر میں ٹیکسی سے کرشمہ کو اترتے دیکھ کر اس نے اطمینان کا گہرا سانس لیا اور انجن سٹارٹ کرنے لگا مگر اس کی نگاہیں بیک مرر پر ہی مرکوز تھیں۔ کرشمہ نے ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا اور پریم کی کار کی طرف بڑھنے لگی۔ کار کے قریب آ کر اس نے پچھلا دروازہ کھولا اور عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

''تم پانچ منٹ لیٹ آئی ہو''...... پریم نے کار آگے بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ٹیکسی ملنے میں دیر ہو گئی تھی۔ دائیں جانب کی سڑک پر مڑ جانا''...... کرشمہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"کیا مطلب"...... پریم نے چونکتے ہوئے آئینے میں اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"چیف نے ہدایت کی ہے کہ تمہارے ٹھکانے پر جا کر حلیہ تبدیل کروں۔ مجھے خود پر ایک ادھیڑ عمر عورت کا میک اپ کرنا ہے۔ اس کے بعد مشن پر جانا ہے"...... کرشمہ نے کہا۔

"اوہ۔ مگر مجھے تو چیف نے کہا تھا کہ تمہیں یہاں میک اپ کر کے"...... پریم نے کہا۔

"ہاں۔ مگر تمہیں ہدایات دینے کے بعد ہی چیف نے مجھے کال کی تھی۔ تصدیق چاہتے ہو تو میں ابھی چیف کو ٹرانسمیٹر کال کرتی ہوں۔ وہ تمہیں بتا دے گا"...... کرشمہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو۔ مجھے یقین ہے"...... پریم نے ہنستے ہوئے کہا اور چوراہے سے دائیں جانب مڑ گیا۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ شاید کرشمہ کی بات پر اسے پوری طرح یقین نہیں آیا تھا۔

"ٹائم بم مجھے دے دو پریم۔ میں پرس میں رکھ لوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرشمہ نے کہا تو پریم نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور رسٹ واچ کی شکل کا چھوٹا سا ٹائم بم نکال کر کرشمہ کی طرف بڑھا دیا۔ کرشمہ نے ٹائم بم اس کے ہاتھ سے لیا اور اپنے پرس میں رکھ لیا۔

"وہاں اور کون کون ہے تمہارے ٹھکانے پر"...... چند لمحوں بعد

کرشمہ نے پوچھا۔

"اوہ۔ کیا تمہیں چیف نے نہیں بتایا"...... پریم نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے چیف سے پوچھا ہی نہیں۔ کیا ایکسٹو کے دونوں ماتحت تمہارے ٹھکانے پر ہیں"...... کرشمہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں"...... پریم نے آئینے میں اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بیک مرر میں پیچھے آتی ٹیکسی کو دیکھا اور دوسرے ہی لمحے اس نے رفتار کم کرتے ہوئے کار سائیڈ پر روک دی۔

"اوہ۔ رک کیوں گئے"...... کرشمہ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے"...... پریم نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بیک مرر میں عقب کا جائزہ لیا۔ ٹیکسی بیس قدم پیچھے رک گئی تھی جس کا مطلب تھا کہ اس کا شبہ درست تھا۔

"کیا واقعی"...... کرشمہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ پیچھے دیکھو۔ ایک ٹیکسی ہے۔ شاید تم اسی میں آئی تھیں"...... پریم نے آئینے میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو کرشمہ نے چہرہ گھما کر پیچھے دیکھا تو پریم نے تیزی سے ریوالور نکالا اور کرشمہ کی طرف پلٹ کر ریوالور اس پر تان لیا۔

"یقیناً اس میں تمہارا کوئی ساتھی ہو گا"...... پریم نے غراتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

”کیا۔ کیا مطلب“...... کرشمہ نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا اور اچھل پڑی۔

”خبردار۔ کوئی حرکت مت کرنا۔ تم خود بتاؤ گی کیونکہ تم کرشمہ نہیں ہو“...... پریم نے غراتے ہوئے کہا۔

”کیا بک رہے ہو پریم۔ میں چیف سے تمہاری شکایت کروں گی“...... کرشمہ نے غراتے ہوئے کہا۔

”ضرور کرنا۔ اسے جب پتہ چلے گا کہ تم کرشمہ کے میک اپ میں کوئی اور ہو تو وہ بھی حیران رہ جائے گا۔ ہاتھ بلند کر لو اور پرس مجھے دے دو ورنہ میں فائر کر دوں گا۔ ہری اپ“...... پریم نے کرشمہ سے غراتے ہوئے کہا تو کرشمہ نے اسے گھورتے ہوئے اپنا پرس فرنٹ سیٹ کی طرف اچھال دیا۔ ایک لمحے کے لئے پریم کی نگاہیں کرشمہ سے ہٹیں اور اس نے پرس کی طرف دیکھا جو فرنٹ سیٹ کے پائیدان میں جا پڑا تھا۔ بس یہی اس کی غلطی تھی۔ اس کی توجہ ہٹتے ہی کرشمہ نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے ریوالور پر ہاتھ مارا تو ریوالور پریم کے ہاتھ سے نکل کر نیچے جا گرا۔ پریم نے تیزی سے ریوالور اٹھانے کے لئے ہاتھ نیچے بڑھایا مگر اسی لمحے کرشمہ کا مکا اس کے جبڑے پر پڑا اور وہ اسٹیئرنگ سے ٹکرا گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا کرشمہ نے ریوالور اٹھا کر اس پر تان لیا۔ پریم نے اس کے ہاتھ میں اپنا ریوالور دیکھا تو اس پر بوکھلاہٹ طاری ہو گئی اور آنکھوں سے خوف جھانکنے لگا۔

”اب کیا کہتے ہو پریم۔ کیا اب بھی میں کرشمہ نہیں ہوں“۔ کرشمہ نے غراتے ہوئے کہا مگر پریم کچھ نہ بولا۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا مگر آنکھوں سے خوف ٹپک رہا تھا۔ میک اپ کے سبب اس کے چہرے پر تاثرات نظر نہیں آ رہے تھے۔ بہرحال وہ خوفزدہ ہو چکا تھا۔

”چلو سیدھے ہو کر بیٹھو اور ڈرائیونگ کرو۔ میں تمہاری اس حرکت کو مذاق سمجھوں گی لیکن آئندہ مجھ پر شبہ کرنے کی جرأت کی تو ذرا بھی رعایت نہیں کروں گی“...... کرشمہ نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے ریوالور اپنی گود میں رکھ لیا۔ پریم کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ کرشمہ کا ردعمل اس کی توقع کے برعکس تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ کرشمہ کیا چاہتی ہے۔

”سوری کرشمہ۔ لیکن یہ ضروری تھا۔ چیف نے یہی ہدایت کی تھی کہ میں احتیاطاً تمہیں چیک کر لوں کہ تم کرشمہ ہی ہو لیکن ٹیکسی کے تعاقب میں آنے پر مجھے واقعی تم پر شبہ ہو گیا تھا۔ بہرحال پہلے ٹیکسی سے پیچھا چھڑانا ہو گا۔ اسے ڈاج دے کر ہی ہم گلشن کشمیر کا رخ کریں گے۔ لاؤ۔ ریوالور مجھے دے دو“...... کپور نے خجالت آمیز لہجے میں کہا۔

”لو۔ میرا پرس مجھے دے دو“...... کرشمہ نے آہستہ سے ہنستے ہوئے کہا اور ریوالور اس کی طرف بڑھا دیا۔ پریم نے پرس اٹھا کر کرشمہ کو تھمایا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور لے کر اپنی جیب میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

رکھ لیا۔ پھر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور بیک مرر سے عقب کا جائزہ لینے لگا۔ ٹیکسی ابھی تک اپنی جگہ رکی ہوئی تھی۔ اس نے کار آگے بڑھائی اور رفتار میں اضافہ کرنے لگا۔ ٹیکسی بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگی۔ چند لمحوں بعد اس نے کار ایک گلی میں داخل کی اور دوسری جانب واقع سڑک پر نکل آیا۔ اس طرح چند گلیوں میں گھومنے کے بعد وہ ایک سڑک پر پہنچا تو ٹیکسی سے نجات مل چکی تھی۔

قدموں کی آہٹیں سن کر کیپٹن بابر ہوش میں آ گیا۔ اس کے اندازے کے مطابق آنے والا وہی ہو سکتا تھا جس نے اسے اغوا کیا تھا اور اس کے ہوش میں آنے کے بعد اسے خاموشی سے صبح کا انتظار کرنے کی وارننگ دی گئی تھی۔ کیپٹن بابر کی گھڑی پر اس وقت صبح کے نو بجے تھے۔ وہ تین بجے ہوش میں آنے کے بعد اب تک مسلسل جاگتا رہا تھا لیکن اس دوران اس کے ذہن میں وہاں سے نکلنے یا دروازہ کھولنے کی کوئی ترکیب نہ آ سکی تھی۔ پریشانی کے ساتھ ساتھ اسے بھوک بھی ستا رہی تھی کیونکہ اس نے گزشتہ رات کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ اسے امید تھی کہ وہ آدمی اس کے لئے ناشتہ لا رہا ہو گا لیکن چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ایک آدمی خالی ہاتھ کھڑا اسے دکھائی دیا۔ اس کے چہرے پر چھوٹی چھوٹی داڑھی اور گھنی مونچھیں تھیں۔ عمر کے لحاظ سے وہ کیپٹن بابر سے چند سال بڑا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

معلوم ہوتا تھا اور اس کے ہاتھ میں ناشتے کی بجائے سائیلنسر لگا ریوالور تھا جس کی نال کیپٹن بابر کے سینے کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

''چلو۔ ہاتھ اٹھا کر باہر آ جاؤ''...... اس آدمی نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو اس کی آواز سن کر کیپٹن بابر کو محسوس ہوا کہ یہ وہ آدمی نہیں ہے جس کے ساتھ ہوش میں آنے کے بعد اس کی بات ہوئی تھی۔

''کہاں جانا ہے۔ تمہارا ساتھی کہاں ہے''...... کیپٹن بابر نے فرش سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

''کون۔ شنکر کا پوچھ رہے ہو''...... ریوالور بردار نے چونکتے ہوئے کہا۔

''جو مجھے اغوا کر کے یہاں لایا تھا۔ کیا رات کو تم یہاں نہیں تھے''...... کیپٹن بابر نے ہاتھ بلند کر کے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''میں گیٹ پر تھا۔ اب تمہیں شنکر نے ہی طلب کیا ہے''۔ ریوالور بردار نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو کیپٹن بابر باہر آ گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس میں پانچ چھ کمرے تھے اور ان کے دروازے بند دکھائی دے رہے تھے۔ اس آدمی نے ریوالور کی نال کیپٹن بابر کی کمر سے لگائی اور اسے دائیں طرف چلنے کا حکم دیا تو کیپٹن بابر خاموشی سے اس جانب چلنے لگا۔ ریوالور بردار اس کے پیچھے تھا۔

راہداری کے باہر برآمدہ تھا مگر اس آدمی نے برآمدے سے پہلے واقع کمرے میں کیپٹن بابر کو داخل ہونے کا حکم دیا جس کا دروازہ کھلا تھا۔ کیپٹن بابر اس کمرے میں داخل ہوا تو سامنے صوفے پر بیٹھا ایک ادھیڑ عمر شخص اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے آگے میز پر موبائل فون، سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر رکھا ہوا تھا۔

''بس۔ رک جاؤ''...... ریوالور بردار نے کیپٹن بابر کو حکم دیتے ہوئے کہا تو کیپٹن بابر میز سے چند فٹ کے فاصلے پر رک گیا۔

''کیپٹن بابر۔ رات اچھی گزری''...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی آواز سن کر کیپٹن بابر اسے پہچان گیا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے گزشتہ رات نرسری پارک سے اسے اغوا کیا تھا۔ ریوالور بردار نے اس کا نام شنکر بتایا تھا مگر اس کا چہرہ کسی قسم کے تاثرات سے عاری تھا۔ یقیناً وہ میک اپ میں تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

''ہاں۔ لیکن مجھے بھوک لگی ہے۔ کچھ کھانے کو مل جائے گا''...... کیپٹن بابر نے کہا۔

''بالکل ملے گا۔ لیکن پہلے مجھے اپنے ساتھیوں کے ایڈریس بتاؤ۔ صفدر کہاں رہتا ہے''...... شنکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ مگر تم کیوں ایڈریس معلوم کرنا چاہتے ہو''۔ کیپٹن بابر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''تاکہ تمہاری تنہائی دور کرنے کے لئے انہیں بھی یہاں لایا جائے اور کھانا کھلایا جائے۔ ایڈریس بتاؤ''...... شنکر نے اسے

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں بتا سکتا''...... کیپٹن بابر نے لاپروائی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں بتانا پڑے گا ورنہ میں دوسرا طریقہ بھی جانتا ہوں''۔ شنکر نے صوفے سے اٹھ کر غراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم دوسرا طریقہ آزما کر دیکھ لو۔ شاید کامیاب ہو ہی جاؤ''...... کیپٹن بابر نے مسکراتے ہوئے کہا تو شنکر اس کے قریب آ گیا۔

''موہن۔ اس کے ہاتھ باندھ دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کتنی قوت برداشت کا مالک ہے''...... شنکر نے جبڑے بھینچ کر ریوالور بردار سے کہا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے کوٹ کی داہنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ریوالور نکال کر کیپٹن بابر پر تان لیا۔ کیپٹن بابر کے عقب میں کھڑے موہن نے اپنا ریوالور جیب میں ڈالا اور اپنی ٹائی کھولنے لگا۔ شنکر کی نگاہیں کیپٹن بابر پر مرکوز تھیں۔

موہن نے کیپٹن بابر کو ہاتھ پیچھے کرنے کا حکم دیا تو کیپٹن بابر اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے یکدم بائیں پاؤں پر اچھلا اور داہنے پاؤں کی ٹھوکر سامنے کھڑے شنکر کے ریوالور والے ہاتھ پر مار دی۔ شنکر کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ کر دور جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا کیپٹن بابر کی لات اس کے پیٹ میں لگی اور وہ درد کی شدت سے ڈکراتا ہوا عقب میں رکھی میز سے جا ٹکرایا۔

موہن نے جلدی سے ٹائی پھینکی اور جیب سے ریوالور نکال لیا لیکن اسے فائر کرنے کا موقع نہ ملا۔ اسی لمحے کیپٹن بابر نے پھرتی سے پلٹ کر اس کے سینے پر فلائنگ کک مار دی جس کے نتیجے میں اس کے ہاتھ سے بھی ریوالور نکل گیا اور وہ کراہتا ہوا پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا۔ مگر وہ فوراً ہی سنبھل گیا اور اس نے پھرتی سے کیپٹن بابر پر چھلانگ لگا دی۔ کیپٹن بابر یکدم دائیں جانب ہٹ گیا اور موہن اپنے ہی زور میں شنکر سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں فرش پر گر گئے۔

کیپٹن بابر نے کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر آگے بڑھ کر موہن کی کمر میں ٹھوکر ماری اور اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکل گئی اور وہ فرش پر لڑھک گیا۔ مگر اسی لمحے شنکر اچھل کر کھڑا ہوا اور کیپٹن بابر سے لپٹ گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ کیپٹن بابر کی گردن پر جمائے اور کیپٹن بابر کے چہرے پر ٹکر مار دی۔ کیپٹن بابر نے تیزی سے سر کو جھٹکا دیا جس کے نتیجے میں شنکر کی ناک اس کے سر سے ٹکرائی اور کیپٹن بابر نے جھٹکے سے دوبارہ چہرہ اوپر اٹھا دیا۔ اس مرتبہ اس کا سر شنکر کی ٹھوڑی سے ٹکرایا اور وہ کراہتا ہوا اس کی گردن چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا مگر کیپٹن بابر نے اسے سنبھلنے کا موقع نہ دیا اور تیزی سے شنکر کا بازو دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لے کر گھوم گیا۔ اس کے ساتھ شنکر بھی گھوم گیا اور کیپٹن بابر کے عقب میں آ گیا۔

اسی لمحے موہن نے اٹھ کر اپنے ریوالور کی طرف چھلانگ لگائی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

اور ریوالور اٹھا لیا۔ کیپٹن بابر نے تیزی سے اپنا ایک بازو شنکر کی گردن کے گرد لپیٹتے ہوئے اس کی کمر اپنے سینے سے لگا لی۔ شنکر کی داہنی کلائی اس کے دوسرے ہاتھ میں تھی اور گردن اس کے بازو کی گرفت میں جکڑی ہوئی تھی۔

''چھوڑ دو اسے ورنہ میں فائر کھول دوں گا''...... موہن نے ریوالور کا رخ کیپٹن بابر کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ ریوالور پھینک دو ورنہ میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔ اگر تم فائر کرو گے تو یہی مرے گا''...... کیپٹن بابر نے غراتے ہوئے کہا تو اسی لمحے شنکر نے یکدم دوسرے بازو کی کہنی کیپٹن بابر کے پیٹ میں مار دی۔ کیپٹن بابر کے حلق سے بے ساختہ کراہ نکلی اور اس کی گرفت سے شنکر کی کلائی چھوٹ گئی۔ شنکر نے تیزی سے اس کے بازو کے حلقے سے اپنی گردن بھی آزاد کرائی اور اپنے ریوالور کی طرف چھلانگ لگا دی۔

''خبردار۔ اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا۔ ہاتھ اٹھا لو''...... موہن نے غراتے ہوئے کہا تو کیپٹن بابر نے اس کی طرف دیکھا اور ہاتھ بلند کر لئے۔ شنکر نے ریوالور اٹھایا اور پلٹ کر خونخوار نگاہوں سے کیپٹن بابر کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کا نچلا ہونٹ پھٹ گیا تھا اور اس سے خون رس رہا تھا۔

''کیا میں اسے گولی مار دوں''...... موہن نے کیپٹن بابر کی طرف دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں شنکر سے پوچھا۔

''نہیں۔ میں اسے تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ اس سے اس کے ساتھیوں کے ایڈریس معلوم کرنے کے لئے اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروں گا''...... شنکر نے کیپٹن بابر کو گھورتے ہوئے کہا اور اسی لمحے باہر سے کسی گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی۔

''دیکھو کون آیا ہے''...... شنکر نے چونکتے ہوئے کہا تو موہن جلدی سے پلٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ شنکر، کیپٹن بابر کو گھورنے لگا۔ تقریباً ایک منٹ بعد قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں جو قریب آتی چلی گئیں۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

گیٹ کھلنے پر پریم نے کار اندر داخل کی اور برآمدے کے سامنے روک دی۔ گیٹ کھولنے والا ریوالور بردار گیٹ بند کر کے واپس آ رہا تھا۔ پریم اور کرشمہ کار سے اترے تو ریوالور بردار قریب پہنچ گیا۔ اس کا حلیہ بگڑا ہوا تھا۔

''اوہ۔ کیا ہوا موہن۔ تم نے ریوالور کیوں نکالا ہوا ہے''۔ پریم نے حیرت سے پوچھا۔

''ایکسٹو کے ماتحت نے ہنگامہ کر دیا تھا۔ بڑی مشکل سے اس پر قابو پایا ہے۔ اب وہ شنکر کے ریوالور کی زد میں ہے۔ مگر تم کہاں سے آ رہے ہو''...... موہن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اندر چلو۔ بتاتا ہوں۔ آؤ کرشمہ''...... پریم نے پہلے موہن اور پھر کرشمہ سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ تینوں برآمدے سے گزر کر ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ کمرے میں کیپٹن بابر ہاتھ اٹھائے

کھڑا تھا اور شنکر نے اس پر ریوالور تان رکھا تھا۔

''کیا ہوا شنکر''...... پریم نے شنکر کے قریب آ کر پوچھا۔

''چیف نے حکم دیا تھا کہ اس سے اس کے ساتھیوں کا ایڈریس معلوم کیا جائے مگر اس نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ اگر تم ہارن نہ بجاتے تو میں اسے شوٹ کر چکا ہوتا''...... شنکر نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ اب اسے میں خود شوٹ کروں گا۔ لیکن''۔ پریم نے اپنا ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیا''...... شنکر نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

''پہلے کرشمہ کو شوٹ کرنا ہے''...... پریم نے ڈرامائی انداز میں ریوالور کا رخ کرشمہ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ کیا کر رہے ہو پریم''...... شنکر نے بوکھلا کر کہا تو موہن اور کیپٹن بابر بھی چونکے بغیر نہ رہ سکے۔

''شنکر۔ یہ کرشمہ نہیں ہے''...... پریم نے کرشمہ سے نگاہیں ہٹائے بغیر کہا۔

''کیا۔ تو۔ تو پھر یہ کون ہے''...... موہن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی معلوم کرنے کے لئے میں نے اسے یہاں لانے کا رسک لیا ہے اور اس کا موقع خود اس نے دیا ہے''...... پریم نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''پریم۔ تم میری نرمی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو۔ مگر یاد رکھو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

اس بار میں تمہیں معاف نہیں کروں گی''...... کرشمہ نے غراتے ہوئے کہا۔

''شنکر۔ موبائل فون پر چیف کو کال کرو۔ میں اس کی غلط فہمی دور ہونے کے بعد اسے چھوڑوں گی نہیں۔ اس نے دوسری مرتبہ مجھ پر ریوالور نکالا ہے۔ یہ سمجھتا کیا ہے خود کو''...... کرشمہ نے شنکر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''پریم۔ تم جانتے ہو مس کرشمہ چیف کے لئے کتنی اہم ہے''...... شنکر نے پریم کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کرشمہ نہیں ہے بے وقوف''...... پریم نے غراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کون ہے۔ بتاؤ تو سہی''...... شنکر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اس کا میک اپ صاف ہونے کے بعد تم دیکھ لینا کہ کرشمہ کے روپ میں یہ کون ہے''...... پریم نے ناگوار لہجے میں کہا تو شنکر نے غور سے کرشمہ کے چہرے کا جائزہ لیا۔

''موہن۔ ذرا تولیہ بھگو کر لاؤ اور اس کا چہرہ صاف کرو''۔ شنکر نے موہن سے مخاطب ہو کر کہا تو موہن نے اثبات میں سر ہلایا اور پلٹ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ شنکر اور پریم کی توجہ اب کرشمہ کی طرف ہی تھی جبکہ کیپٹن بابر بے چین سا دکھائی دے رہا تھا کیونکہ پریم کا بیان درست تھا۔ اسے بھی کرشمہ کے چہرے پر میک اپ کی تہہ نظر آ رہی تھی۔

''میں کہتی ہوں ریوالور پھینک دو پریم ورنہ میں چیف سے بات

کئے بغیر ہی تمہیں شوٹ کر دوں گی''...... کرشمہ نے کندھے سے اپنا پرس اتار کر غراتے ہوئے کہا۔

''خبردار۔ کوئی حرکت نہ کرنا۔ پرس فرش پر رکھ کر ہاتھ بلند کر لو ورنہ میں فائر کر دوں گا''...... پریم نے غراتے ہوئے کہا۔

''بکو مت۔ میں ریوالور نہیں نکال رہی۔ ایک تحفہ دکھا رہی ہوں تمہیں''...... کرشمہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''انہیں پہچانو نانسنس۔ یہ تمہارے ریوالور کی گولیاں ہیں جو تمہیں ریوالور واپس دینے سے پہلے میں نے نکال لی تھیں''۔ کرشمہ نے پرس کھولا اور اس میں ریوالور کی چند گولیاں نکال کر ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ''...... پریم نے یکدم بوکھلا کر کہا۔ اسے فوراً ہی اپنے ہاتھ میں موجود ریوالور کے ہلکے ہونے کا احساس ہوا اور اس نے تیزی سے ریوالور کا چیمبر نکال کر چیک کیا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ شنکر اس کی بوکھلاہٹ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

''اب تم دونوں ہاتھ بلند کر لو''...... کرشمہ نے غراتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے بیک وقت کرشمہ کی طرف دیکھا۔ مگر اب کرشمہ کے دوسرے ہاتھ میں ایک ریوالور دکھائی دے رہا تھا۔ ریوالور دیکھ کر ان دونوں کی آنکھوں سے خوف جھلکنے لگا۔

''یہ لو شنکر۔ یہ تحفہ تم سنبھالو''...... کرشمہ نے ہتھیلی پر رکھی ہوئی ریوالور کی گولیاں شنکر کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔ گولیاں شنکر کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

سینے سے ٹکرا کر فرش پر گریں تو اس نے بے اختیار نیچے دیکھا اور ٹھیک اسی لمحے کیپٹن بابر حرکت میں آ گیا۔ اس نے تیزی سے شنکر کے ہاتھ پر جھپٹا مارا اور اس کا ریوالور چھین کر اس پر تان لیا۔ شنکر گھبرا کر کیپٹن بابر کی طرف دیکھنے لگا۔

''کرشمہ یہ تمہاری وجہ سے ہوا ہے''...... پریم نے کرشمہ کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ جب میں کرشمہ ہی نہیں ہوں تو میرا نام کیوں لے رہے ہو''...... کرشمہ نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں ہاتھ بلند کر لو''...... کیپٹن بابر نے یکدم پیچھے ہٹتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اسی لمحے موہن تولیہ لئے اندر داخل ہوا مگر بدلی ہوئی سچوئیشن دیکھ کر اس نے تیزی سے اپنا ریوالور نکالنے کی کوشش کی لیکن کیپٹن بابر نے جلدی سے اس پر فائر کھول دیا۔ بے آواز گولی اس کے کندھے میں لگی اور اس نے کراہتے ہوئے دوسرا ہاتھ خون اگلتے زخم پر رکھ لیا۔

''اب مجھے بھی یقین ہو گیا ہے کہ تم کرشمہ نہیں کوئی اور ہو''۔ شنکر نے کرشمہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

''شاید۔ مگر اب تم دونوں ہاتھ بلند کر لو ورنہ میں رحم نہیں کھاؤں گی۔ ہری اپ''...... کرشمہ نے خونخوار نگاہوں سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے ہاتھ اٹھا دیئے جبکہ کیپٹن بابر نے موہن کو کور کیا ہوا تھا۔

''اوہ۔ کیا۔ کیا تم جولیا ہو''...... دفعتاً شنکر نے چونکتے ہوئے کرشمہ سے پوچھا۔

''تمہارا اندازہ درست ہے۔ تم بھی ہاتھ بلند کر کے ان دونوں کے پاس آ جاؤ''...... کرشمہ نے موہن کی طرف دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ موہن کے کندھے سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ ایک ہاتھ بلند کئے آگے بڑھا اور شنکر کے قریب آ گیا۔

''کیپٹن بابر۔ ان کے علاوہ اور کوئی بھی ہے اس عمارت میں''۔ کرشمہ نے کیپٹن بابر سے مخاطب ہو کر پوچھا جو اصل میں جولیا ہی تھی۔

''نہیں مس جولیا''...... کیپٹن بابر نے ان تینوں سے نگاہیں ہٹائے بغیر جواب دیا۔

''آل رائٹ۔ انہیں بے ہوش کر دو اور پھر صفدر کو اندر بلا لو۔ وہ ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں عمارت کے باہر موجود ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے ان تینوں پر نگاہیں جما دیں جو بے بسی سے جولیا کے ریوالور کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کیپٹن بابر کو جولیا کی اس طرح آمد پر حیرت تھی جبکہ پریم بھی ٹیکسی ڈرائیور کی باہر موجودگی پر حیران نظر آ رہا تھا جسے اس طرف آتے ہوئے اس نے ڈاج دے کر اپنا پیچھا چھڑایا تھا۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کمرے کے وسط میں پہنچ کر چوہان رکا اور پلٹ کر دونوں ریوالور برداروں کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ دونوں چند قدم پیچھے رک گئے تھے۔

''مسٹر چوہان۔ تم نے سنا ہو گا کہ چیف سے میں نے تمہاری زبان کھلوانے کا وعدہ کیا ہے۔ اب بہتر یہی ہے کہ تم اپنے ساتھیوں کے ایڈریس بتا دو ورنہ میں تمہاری کھال ادھیڑ دوں گا''۔ ایک ریوالور بردار نے چوہان کو گھورتے ہوئے کہا۔

''منوہر۔ یہ ایکسٹو کا ماتحت ہے۔ تشدد کے بغیر کچھ نہیں بتائے گا۔ تم کام شروع کرو''...... دوسرے آدمی نے ریوالور بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوکے۔ تم ہوشیار رہنا''...... منوہر نے اپنا ریوالور اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو اس نے منوہر کے ہاتھ سے ریوالور لے

اور منوہر، چوہان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

''اس سے باری باری اس کے ساتھیوں کے ایڈریس معلوم کرو''...... دوسرے ریوالور بردار نے منوہر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بولو۔ صفدر کہاں رہتا ہے''...... منوہر نے چوہان کو گھورتے ہوئے کہا۔

''میری جیب میں''...... چوہان نے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو اس کے جواب پر منوہر نے غضبناک ہو کر چوہان پر حملہ کر دیا۔ چوہان بھی یہی چاہتا تھا۔ منوہر نے اس کے چہرے پر زور سے گھونسا مارا تھا لیکن چوہان نے یکدم سر جھکایا اور اس کا گھونسا ہوا میں پڑا۔ وار خالی جانے پر وہ چوہان سے آ ٹکرایا اور چوہان نے یکدم دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر اسے کمر سے جکڑ لیا۔ وہ اب تک ہاتھوں کو مسلسل حرکت دیتا رہا تھا جس کے سبب ہاتھوں کی بندش ڈھیلی پڑ گئی تھی۔

دوسرے ہی لمحے اس نے منوہر کو اٹھا کر فرش سے بلند کیا اور ریوالور بردار پر اچھال دیا۔ منوہر اپنے ساتھی سے جا ٹکرایا۔ وہ آدمی لڑکھڑایا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ ان دونوں کے سنبھلنے سے پہلے ہی چوہان جست لگا کر ان کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس نے منوہر کے پیٹ میں گھونسا مارتے ہوئے دوسرے آدمی کے پہلو میں لات مار دی جس کے نتیجے میں وہ دونوں کراہتے ہوئے فرش پر آ گرے۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

چوہان نے پھرتی سے بائیں طرف ہٹ کر منوہر کی پسلیوں میں ٹھوکر ماری اور اسی لمحے دوسرے آدمی نے اپنے ریوالور کی طرف چھلانگ لگا دی لیکن چوہان نے اسے ریوالور اٹھانے کی مہلت نہ دی۔ اس نے فوراً ہی پلٹ کر اس آدمی کی کمر میں فلائنگ کک ماری اور وہ آدمی دروازے کے قریب جا گرا۔ چوہان نے تیزی سے بڑھ کر ریوالور اٹھایا اور ان دونوں کی طرف پلٹا ہی تھا کہ منوہر کے ساتھی نے دروازے سے باہر چھلانگ لگا دی۔

چوہان نے پھرتی سے ریوالور سیدھا کر کے اس پر فائر کھول دیا۔ سائیلنسر لگے ریوالور کی گولی نے اس آدمی کا بازو زخمی کر دیا۔ اسی لمحے منوہر نے چوہان کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ لی۔ چوہان لڑکھڑایا اور سنبھلنے کی کوشش میں ناکام ہو کر پہلو کے بل فرش پر آ گرا۔ منوہر تیزی سے اٹھا اور چوہان کی طرف لپکا ہی تھا کہ چوہان نے سیدھے ہوتے ہوئے اس پر فائر کر دیا۔ گولی منوہر کے سینے میں لگی اور وہ چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر گر گیا۔

چوہان تیزی سے کھڑا ہو کر دروازے کی طرف لپکا لیکن باہر آتے ہی اسے راہداری خالی دکھائی دی۔ منوہر کا ساتھی غائب ہو چکا تھا۔ چوہان نے ایک لمحے کے لئے رکتے ہوئے کچھ سوچا اور پھر برآمدے کی طرف لپکا۔ اسی لمحے کسی گاڑی کے انجن کی آواز ابھری تو چوہان دوڑتا ہوا برآمدے میں پہنچا مگر اسے دیر ہو چکی تھی۔ باہر کوئی نہ تھا۔ گیٹ کھلا ہوا تھا اور وہ گاڑی غائب تھی جس کے

اسٹارٹ ہونے کی اس نے آواز سنی تھی۔ اسے منوہر کے ساتھی کے نکل جانے کا افسوس ہوا۔ اس نے گیٹ سے باہر آ کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر گیٹ کی سائیڈ میں نصب نیم پلیٹ پر نظر ڈالتے ہی اسے پتہ چل گیا کہ وہ کس علاقے میں ہے۔ وہ تیزی سے دوبارہ اندر آیا اور گیٹ بند کر کے برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

اندر آ کر وہ کمروں کی تلاشی لینے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے پوری عمارت کی تلاشی لے لی مگر وہاں کوئی اور آدمی موجود نہ تھا۔ تلاشی سے فارغ ہو کر چوہان اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں اس کی اسکارپین سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ اس کمرے میں داخل ہوا مگر اندر کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس عمارت میں صرف منوہر اور اس کا ساتھی رہ گئے تھے جبکہ اسکارپین اور کویتا اس کے سامنے منوہر کو بتا کر چلے گئے تھے کہ وہ ایک گھنٹہ بعد واپس آ ئیں گے۔ کمرے میں میز پر ٹیلی فون موجود تھا۔ ٹیلی فون دیکھ کر چوہان کو ایکسٹو کو رپورٹ کرنے کا خیال آ گیا۔ وہ آگے بڑھا اور فون کا رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے نمبر ملانے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

سائنس دان ارشد صدیقی کے قتل پر اس کے بنگلے میں تعزیت کے لئے آنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ بڑے بڑے سرکاری افسر، اعلیٰ حکام اور ممتاز شخصیات وہاں جمع تھیں۔ ملک کے کئی نامو سائنس دان بھی آئے ہوئے تھے۔ ان میں ایٹمی توانائی کمیشن چیئرمین ڈاکٹر پروفیسر قمر مبارک بھی شامل تھے۔ جنازہ قبرستان کی طرف روانہ ہو جانے کے بعد ڈاکٹر قمر مبارک نے مرحوم کی اہلیہ ا بچوں سے تعزیت کی اور اپنی بیگم کے ساتھ اپنی کار میں بیٹھ واپسی کے لئے روانہ ہونے ہی والے تھے کہ ایک ادھیڑ عمر شخص ا بیگم کے ساتھ ان کی گاڑی کے قریب آ گیا۔ وضع قطع سے وہ ا فوجی افسر معلوم ہوتا تھا۔

''ہیلو ڈاکٹر صاحب۔ کیا آپ واپس گھر جا رہے ہیں''۔ اد عمر نے ڈاکٹر قمر مبارک کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا

ہوئے مسکرا کر کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے آپ کو پہچانا نہیں''...... ڈاکٹر قمر نے ادھیڑ عمر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ سوری۔ میں بھول گیا تھا۔ مجھے پہلے تعارف کرانا چاہئے تھا۔ میں آرمی سے ریٹائرڈ کرنل جمال ہوں۔ آپ کے گھر کے عقب میں میرا بنگلہ ہے۔ مرحوم ارشد صدیقی میرے دیرینہ دوست تھے''...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ میری بیگم ہیں شاہدہ''...... اپنا تعارف کرانے کے بعد اس نے قریب کھڑی اپنی بیگم کی طرف اشارہ کیا۔ ادھیڑ عمر شاہدہ بیگم نے ڈاکٹر قمر کو سلام کیا۔ ڈاکٹر قمر کی بیگم، شاہدہ بیگم کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی۔

''آپ لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی کرنل۔ اجازت''۔ ڈاکٹر قمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ضرور۔ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو میری بیگم کو اپنے ساتھ لیتے جایئے۔ میں کچھ دیر یہاں ٹھہرنا چاہتا ہوں''...... کرنل جمال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''زحمت کیسی۔ آپ تو ہمارے پڑوسی ہیں''...... ڈاکٹر قمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ''...... کرنل جمال نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی بیگم کی طرف دیکھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"بیٹھو شاہدہ"...... کرنل جمال نے اپنی بیگم سے مخاطب ہو کر کہا تو بیگم شاہدہ عقبی سیٹ پر بیٹھنے کے لئے آگے بڑھیں اور بیگم قمر نے س کے لئے دروازہ کھول دیا۔ بیگم شاہدہ نے مسکراتے ہوئے سر کے اشارے سے اسے سلام کیا اور اس کے برابر بیٹھ گئی۔

"فکر مت کرنا بیگم۔ میں تھوڑی دیر میں آ جاؤں گا۔ چاہو تو راستے میں کوئی ٹیکسی لے لینا۔ میں ڈاکٹر صاحب کو کوئی زحمت نہیں دینا چاہتا"...... کرنل جمال نے اپنی بیگم سے کہا۔

"زحمت کیسی کرنل۔ میں پہلے انہیں ان کے بنگلے پر ڈراپ کروں گا۔ فکر مت کریں"...... ڈاکٹر قمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دراصل انہوں نے راستے میں ایک گیراج سے اپنی گاڑی لینا ہے۔ وہاں یہ ٹیکسی سے چلی جائیں گی۔ لیکن راستے میں کوئی ٹیکسی نہ ملی تو پھر یہ گھر ہی جائیں گی اور گاڑی لینے کے لئے وہاں سے کسی ملازم کو بھیج دیں گی"...... کرنل جمال نے کہا تو ڈاکٹر قمر نے کار آگے بڑھا دی۔ کلفٹن پہنچ کر اس نے کار خیابان راحت کی طرف موڑ دی۔ اس سڑک پر چند قدم آگے ایک خالی ٹیکسی کھڑی تھی۔

"پلیز مجھے یہاں ڈراپ کر دیجئے۔ میں ٹیکسی میں گیراج جاؤں گی اپنی گاڑی لینے"...... شاہدہ بیگم نے تیزی سے کہا۔

"اوہ۔ مگر اب تو ہم گھر کے قریب پہنچ چکے ہیں"...... ڈاکٹر قمر نے چونکتے ہوئے کہا اور ٹھیک اسی لمحے ٹیکسی کی آڑ سے ایک نقاب

پوش نکل کر سامنے آیا اور گاڑی روکنے کا اشارہ کرنے لگا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ ڈاکٹر قمر سمجھ گئے کہ وہ نقاب پوش کوئی کارلفٹر یا ڈاکو ہے۔

"گاڑی مت روکنا قمر"...... ڈاکٹر قمر کی بیگم نے چلاتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر قمر نے گاڑی نہ روکی۔

"گاڑی روکو ورنہ میں تمہاری بیگم کو شوٹ کر دوں گی"...... شاہدہ بیگم نے غراتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سن کر ڈاکٹر قمر نے بے اختیار بریک پیڈل پر پاؤں رکھتے ہوئے آئینے میں پیچھے دیکھا تو وہ حیرت سے اچھل پڑا۔ شاہدہ بیگم کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا جس کی نال اس کی بیگم کی کنپٹی کو چھو رہی تھی۔ ڈاکٹر قمر نے بوکھلا کر بریک لگائی اور کار سڑک کے وسط میں رک گئی۔ بیگم قمر خوف سے اپنی جگہ ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔

"میں۔ میں سمجھا نہیں مسز جمال"...... ڈاکٹر قمر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے خوفزدہ لہجے میں کہا جبکہ راستے میں کھڑا نقاب پوش تیزی سے قریب آیا اور اس نے ڈاکٹر قمر پر ریوالور تان لیا۔ ڈاکٹر قمر نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"باہر آ جاؤ ڈاکٹر قمر ورنہ گولی مار کر ہمیشہ کے لئے قمر کو غروب کر دوں گا۔ ہری اپ"...... نقاب پوش نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم کون ہو۔ کیا مقصد ہے تمہارا"...... ڈاکٹر قمر نے جرأت کر کے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

''اغوا اور اگر تم نے مزاحمت کی تو قتل کر دیئے جاؤ گے''۔ نقاب پوش نے ایک ہاتھ سے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے اپنے سائیلنسر لگے ریوالور کی نال ڈاکٹر قمر کی کنپٹی پر رکھ دی۔ ڈاکٹر قمر کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا۔ اس نے دوبارہ کوئی بات نہ کی اور خاموشی سے کار سے نکل آیا۔

''ٹیکسی کی طرف چلو''...... نقاب پوش نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اسے بے ہوش کر کے آ جاؤ''...... نقاب پوش نے شاہدہ سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ ڈاکٹر قمر نقاب پوش کے حکم پر ٹیکسی کی طرف بڑھا۔ وہ ٹیکسی کے قریب پہنچا ہی تھا کہ عقب سے نقاب پوش نے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا۔ ڈاکٹر قمر کے حلق سے تیز کراہ نکلی اور وہ لڑکھڑا کر سڑک پر گرتا چلا گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر قمر کا اغوا پولیس اور خفیہ ایجنسیوں کے لئے چیلنج بن کر رہ گیا تھا۔ ملک کے عظیم سائنس دان ارشد صدیقی کے قتل کے بعد میزائل ٹیکنالوجی میں شہرت رکھنے والے ڈاکٹر قمر مبارک کا اغوا معمولی واقعہ نہ تھا۔ گوڑی اور عقاب میزائلوں کے حوالے سے وہ قوم کے ہیرو کا درجہ اختیار کر چکے تھے اس لئے ان کے اغوا نے حکمرانوں کی نیندیں حرام کر دی تھیں اور ان کی تلاش میں تمام خفیہ ایجنسیاں حرکت میں آ چکی تھیں۔ ملک کے تمام قابل ذکر سائنس دانوں کی حفاظت کے لئے حکومت نے فوری طور پر کمانڈوز متعین کر دیئے تھے۔ خفیہ محکموں کے اہلکار گھریلو ملازموں کے بھیس میں ان کے گھروں میں داخل کر دیئے گئے۔ یہی نہیں بلکہ ان کی رہائش گاہوں کے باہر اور ان کی طرف جانے والے راستوں کی کڑی نگرانی کا بھی انتظام کر دیا گیا تھا۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

عمران کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ دانش منزل پہنچتے ہی اسے بلیک زیرو نے ڈاکٹر قمر کے اغوا کی خبر دی تھی۔ اس کی ہدایت پر بلیک زیرو اور جوزف نے لاک اپ میں پریم اور اس کے ساتھیوں پر تشدد کی انتہاء کر دی تھی لیکن وہ اپنے چیف اسکارپین کا ایڈریس نہ بتا سکے۔ جولیا کی رپورٹ سے اسے کچھ معلومات حاصل ہوئی تھیں لیکن اصل مسئلہ اس غیر ملکی گروہ کے سربراہ کی گرفتاری کا تھا۔ کرشمہ، شنکر، پریم اور موہن سے اسکارپین اور کویتا کے ٹھکانوں کا ایڈریس معلوم نہ ہونے پر اس کی پریشانی بڑھ گئی تھی۔

اسے یقین تھا کہ یہ افراد واقعی اپنے چیف کے ٹھکانے سے بے خبر تھے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ اسکارپین انتہائی ہوشیار اور پیش بین شخص تھا اور اس کے ذہن میں بھی یہ امکان موجود رہا تھا کہ مشن کے دوران کسی ساتھی کی گرفتاری اس کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے اس لئے اس نے اپنے ماتحتوں کو اپنے ٹھکانے سے بے خبر رکھا تھا۔

چوہان کی رپورٹ کے مطابق اس کے سامنے اسکارپین نے فون پر ہدایات جاری کرتے ہوئے ایک ماتحت کو عمران کے فلیٹ اور دوسرے کو ڈھمپ ہاؤس کی نگرانی پر مامور کر دیا تھا۔ مگر جب چوہان اور کیپٹن بابر اس کی ہدایت پر ان دونوں کو گرفتار کرنے گئے تو وہ دونوں غائب ہو چکے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ

چوہان کے ہاتھوں بچ کر فرار ہونے والے منوہر کے ساتھی کی رپورٹ پر اسکارپین ہوشیار ہوگیا تھا اور اس نے فوری طور پر اس کے فلیٹ اور ڈھمپ ہاؤس کی نگرانی کرنے والوں کو واپس بلا لیا تھا۔

چوہان کی رپورٹ بلیک زیرو نے سنی تھی اور اس نے تنویر کو اس عمارت کی نگرانی کرنے کا حکم دیا تھا جس میں چوہان کی اسکارپین سے ملاقات ہوئی تھی اور اسکارپین کویتا کے ساتھ جاتے وقت اپنے ماتحتوں سے کہہ گیا تھا کہ وہ ایک گھنٹہ بعد واپس آئے گا لیکن اسکارپین نے دوبارہ ادھر کا رخ نہیں کیا تھا۔ عمران کے کہنے پر بلیک زیرو نے دو گھنٹے بعد تنویر کو کال کر کے واپس آنے کا حکم دیا تھا۔

سرسلطان کا دو مرتبہ فون آ چکا ہے۔ آپ ان سے بات کر لیں''...... بلیک زیرو نے چائے پینے کے دوران عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں کیا بات کروں۔ تم نے بتایا نہیں انہیں کہ ہم کام کر رہے ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بتایا تھا۔ لیکن جب تک آپ بات نہیں کریں گے ان کی تسلی نہیں ہوگی''...... بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ملاؤ نمبر''...... عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے فون کا رسیور اٹھایا اور سرسلطان کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

آفس کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ہیلو۔ سلطان سپیکنگ"...... رابطہ ملنے پر سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ وعلیکم السلام۔ عمران بیٹے تم کہاں تھے"...... سرسلطان کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"ہنا لولو کی ساتویں چوٹی کے پہلے فلور کے گراؤنڈ پر کرکٹ کھیل رہا تھا"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"مذاق چھوڑو۔ میں بہت پریشان ہوں"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور میں آپ پر حیران ہوں کہ روؤں یا پیٹو جگر کو"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... سرسلطان نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ کہ طاہر نے آپ کو بتایا تھا کہ میں اس سلسلے میں مصروف ہوں۔ پھر آپ کیوں فکر کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بیٹے کیا کروں۔ ڈاکٹر قمر کا اغوا معمولی بات نہیں ہے۔ انہوں نے ملک کو میزائل بنا کر دیا اور"...... سرسلطان نے کہا۔

"کیا میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ میزائل بنا کر دیں۔ مجھے تو انہوں نے آج تک ایک چیونگم کا پیکٹ نہیں دیا۔ میزائل بنایا ہے تو ملک کے لئے، وطن کی خدمت کی ہے کوئی مجھ پر احسان نہیں کیا۔

وطن کی خدمت کرنا ہر شہری کا فرض ہے چاہے وہ کوئی اعلیٰ آفیسر ہو یا سڑک پر جھاڑو دینے والا سوئپر۔ ہم بھی وطن کی خدمت کر رہے ہیں۔ سائنس دان ایئرکنڈیشنڈ لیبارٹریوں میں بیٹھ کر کام کرتے ہیں اور ہم لوگ جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی گولیوں کے سامنے سینہ سپر ہوتے ہیں۔ وطن کی خدمت کے لئے ہم دن رات مصروف رہتے ہیں۔ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، ماں باپ تک کو چھوڑ رکھا ہے۔ میرے ساتھی بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں لیکن کبھی شادی کے بارے میں بھول کر بھی نہیں سوچا۔ سب نے وطن کی خاطر جینے مرنے کا عہد کر رکھا ہے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے۔ تم جذباتی ہو گئے ہو"...... سرسلطان نے نرم لہجے میں کہا۔

"نہیں تو۔ جذباتی ہوتا تو اس وقت دو درجن بچوں کا باپ بن چکا ہوتا"...... عمران نے یکدم پینترا بدل کر معصوم سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو اس کی اداکاری پر بے اختیار مسکرا اٹھا۔

"تو تم شادی کر لو۔ کیا رکاوٹ ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"شادی کر لی تو ڈاکٹر قمر کو طلوع کون کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"اب تم پٹڑی سے اتر گئے ہو اس لئے میں فون بند کر رہا ہوں"...... سرسلطان نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"بہتر۔ بے شک آپ فون بند کر دیں لیکن یہ سن لیں کہ میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

اور میرے ساتھی مصروف عمل ہیں اور خدا نے چاہا تو میں مجرموں کو جلد ہی گرفتار کر لوں گا۔ ان کے کچھ آدمی ہمارے لاک اپ میں پہنچ چکے ہیں۔ ڈاکٹر قمر بلاشبہ ہمارے ملک کا عظیم سرمایہ ہیں اور میں یہ سرمایہ ضائع نہیں ہونے دوں گا۔ ان کی جان کو کوئی خطرہ نہیں کیونکہ مجرموں کا مقصد اگر انہیں قتل کرنا ہوتا تو وہ انہیں اغوا نہ کرتے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ لیکن صدر مملکت اور پرائم منسٹر صاحب بار بار پوچھ رہے ہیں کہ ایکسٹو اس سلسلے میں کیا کر رہا ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''انہیں تسلی دینا آپ کا کام ہے۔ میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ بہت جلد ڈاکٹر قمر کو بازیاب اور مجرموں کو گرفتار کر لیا جائے گا لیکن اگر ان کی پھر بھی تسلی نہیں ہوتی تو انہیں صاف جواب دے دیں کہ ایکسٹو ریوڑیاں بیچ رہا ہے۔ وہ خود ہی ڈاکٹر قمر کو تلاش کر لیں۔ اللہ حافظ اور شب بخیر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شب بخیر۔ مگر اب تو دوپہر ہو رہی ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''شب بخیر کا مطلب ہے کہ آنے والی رات خیر سے گزرے گی اور صبح کا سورج خوشخبری کے ساتھ طلوع ہو گا۔ انشاء اللہ کل مجرم لاک اپ میں ہوں گے اور ڈاکٹر قمر اپنے گھر میں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

''آپ نے سخت لہجے میں بات کی ہے سر سلطان کے ساتھ''۔ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجبوری ہے۔ اس کے بغیر ان کی تسلی نہیں ہو سکتی تھی۔ اچھا۔ اب ذرا میں فلیٹ کا چکر لگا آؤں''...... عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو چند ہدایات دیں اور اٹھ کر آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

سلیمان کو ہوش آیا تو وہ دونوں غائب تھے۔ اس نے اٹھ کر کلاک پر نظر ڈالی تو چار بج رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ کئی گھنٹے بے ہوش رہا تھا۔ اس نے باہر آ کر بیرونی دروازہ بند کیا اور پھر واپس کمرے میں آیا اور فون پر دانش منزل کے نمبر ملانے لگا۔ وہ عمران کو ان دونوں کے بارے میں بتانا چاہتا تھا جو اس سے عمران کے بارے میں پوچھنے آئے تھے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... سلیمان نے کہا۔

"اوہ۔ سلیمان میں طاہر بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"طاہر صاحب۔ عمران صاحب ہیں"...... سلیمان نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ تو دوپہر کے بعد گھر چلے گئے تھے۔ کیا گھر نہیں پہنچے"...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں۔ میں تو بے ہوش تھا۔ اب ہوش آیا ہے"۔ سلیمان نے کہا۔

"اوہ۔ کیسے بے ہوش ہوئے تھے"...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا تو جواب میں سلیمان نے مختصراً تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ عمران آئے گا تو بتا دوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو سلیمان نے رسیور رکھا اور پھر اچانک اسے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے عمران جولیا کے پاس ہو۔ اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ہیلو۔ جولیا سپیکنگ"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان بول رہا ہوں مس جولیا۔ صاحب ہیں آپ کے پاس"...... سلیمان نے پوچھا۔

"ہاں۔ خیریت تو ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں تو خیریت ہے۔ مگر کیا صاحب کو گھر کا بھی ہوش نہیں ہے۔ اگر آپ کا فلیٹ انہیں اتنا ہی اچھا لگتا ہے تو وہ آپ سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔ کم از کم میرے جان تو چھوٹ جائے گی آپ کے یہاں آنے سے"...... سلیمان نے کہا۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"بکو مت۔ لو اسی سے بات کرو"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"سلیمان۔ جولیا کا موڈ خراب ہو گیا ہے۔ کیا کہا ہے تم نے اس سے"...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"شادی کا مشورہ دیا تھا کیونکہ اب آپ کو مونگ کی دال اچھی نہیں لگتی اور آپ ادھر ادھر منہ مارنے لگے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا بک رہے ہو باورچی کی اولاد"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔ میں کیوں آپ کے پیچھے مار کھاتا رہوں اور آپ باہر عیش کرتے رہیں۔ آخر میں بھی انسان ہوں۔ میرے سینے میں بھی دل ہے۔ گھر کو آپ گھر نہیں سمجھتے اور دوسروں کے پاس راتیں گزارتے ہیں۔ کل سے آپ نے شکل تک دکھانا گوارا نہیں کی۔ اتنی لاپروائی اور بے وفائی کون برداشت کرتا ہے اس زمانے میں"...... سلیمان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"بہت بول رہے ہو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہ بولوں۔ کیا میرا حق نہیں ہے بولنے کا۔ ابھی تو میں نے آپ کی جدائی میں کوئی نغمہ، کوئی گیت نہیں گایا کہ کہیں کوئی پڑوسی نہ سن لے ورنہ میں کہہ سکتا ہوں کہ مجھے چھوڑ کر اکیلا گھر سے بھاگ جانے والے"...... سلیمان نے باقاعدہ گنگناتے ہوئے کہا۔

"ارے چپ گھامڑ کہیں کے۔ اتنی دیر سے بکواس کئے جا رہے ہو۔ خواہ مخواہ فون کا بل بڑھاؤ گے تو تمہاری تنخواہ سے کاٹوں گا"...... دوسری طرف سے عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اب تنخواہ کٹے یا سر پھٹے میری زبان کھلی ہے کھلی ہی رہے گی۔ ارے آپ کی بے اعتنائی سے ہی یہ دن دیکھنا پڑا ہے مجھے۔ آپ کو فون کے بل کی فکر ہے۔ میرے سر کی نہیں جس میں دکھتا ہوا زخم آپ کی بے وفائی کا ماتم کر رہا ہے۔ آپ سے تو اتنی امید بھی نہیں رہی کہ آپ جولیا کو چھوڑ کر میرے زخم پر مرہم پٹی باندھنے آ جائیں گے"...... سلیمان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا تمہارے سر کو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ریوالور کی ضرب نے گومڑ بنا دیا ہے۔ مگر آپ کو اس سے کیا۔ آپ تو آرام کر رہے ہیں وہاں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکو مت۔ کس نے ضرب لگائی ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے جو آپ کا پوچھنے آئے تھے۔ میں نے دانش منزل فون کیا تو آپ وہاں نہیں تھے۔ کیا آپ میری بے ہوشی کے دوران یہاں آئے تھے"...... سلیمان نے کہا۔

"نہیں۔ مگر تم مجھے تفصیل سے بتاؤ۔ کیا واقعہ پیش آیا تھا"۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

عمران نے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سلیمان نے اسے راجیش اور کپور کے بارے میں بتایا جو اس سے عمران کے بارے میں معلوم کرنے آئے تھے۔

''اچھا۔ میں آ رہا ہوں۔ تم محتاط رہنا۔ میری آواز سنے بغیر دروازہ مت کھولنا''...... عمران نے کہا۔

''بہتر۔ اب جو بھی آیا دروازہ کھولتے ہی میں اس پر حملہ کر دوں گا''...... سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا مگر دوسری طرف سے عمران نے جواب دیئے بغیر ہی رابطہ منقطع کر دیا۔

شام چھ بجے عمران اپنے فلیٹ پر پہنچا تو اس نے سلیمان کی خیریت معلوم کی اور پھر غسل کر کے لباس تبدیل کر لیا۔ اتنے میں سلیمان نے اس کے لئے چائے بنا لی۔ چائے پینے کے دوران اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ پرائیویٹ فون کی بیل تھی۔ عمران اٹھ کر دوسرے کمرے میں آیا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کال کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ فی الحال کسی ممبر نے اسے رپورٹ نہیں دی۔

''ہاں۔ مجھے بھی کسی نے کال نہیں کیا۔ بہرحال انتظار کرو''۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ چائے ختم کرنے سے پہلے ہی عام فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

''ہیلو۔ عمران پی ایچ ڈی والا بول رہا ہوں''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''اسکارپین بول رہا ہوں عمران''...... دوسری طرف سے خلاف توقع ایک بھاری آواز سنائی دی تو عمران کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

''کون اسکارپین۔ میں سمجھا نہیں''...... عمران نے ہنستے ہوئے۔

''اسکارپین کا مطلب بچھو ہوتا ہے۔ لیکن میں وہ اسکارپین ہوں جس کا کاٹا پانی نہیں مانگتا اور تم یقیناً میرے نام سے واقف ہو۔ میں جب چاہوں تمہیں فنا کر سکتا ہوں لیکن سردست تمہارے ذریعے تمہارے چیف ایکسٹو کو وارننگ دینا چاہتا ہوں۔ اسے پیغام دے دو کہ اگر وہ ڈاکٹر قمر مبارک کی زندگی چاہتا ہے تو دو گھنٹے کے اندر اندر میرے ماتحتوں کو آزاد کر دے ورنہ ٹھیک نو بجے شہر کے کسی حصے سے ڈاکٹر قمر کی لاش مل جائے گی۔ اس کے بعد کیا ہو گا اس کا اندازہ وہ خود لگا سکتا ہے اور میں اس کے تمام ماتحتوں کے ایڈریس بھی جانتا ہوں''...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا پیغام پہنچ جائے گا ماسٹر اجیت کمار۔ مگر ایک بات میری بھی سن لو۔ ایکسٹو تمہاری دھمکی سے مرعوب ہو گا یا نہیں لیکن میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کہ ڈاکٹر قمر مبارک ہماری قوم کی شناخت ہیں۔ اگر تم نے انہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو یاد رکھو میں تمہارے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اور تمہاری قوم صدیوں تک اس طرح میرے نام سے خوف کھاتی رہے گی

جیسے اب تک انگریز مائیں اپنے بچوں کو ٹیپو سلطان کے نام سے ڈراتی ہیں۔ سمجھے''...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ تم نے اب تک میرا صرف نام سنا ہے۔ مجھے دیکھا نہیں۔ دیکھو گے تو میری دہشت سے ہی تم پر ایسا ہولناک لرزہ طاری ہو جائے گا کہ تم گسٹاپو کے مظالم کو حقیر سمجھنے لگو گے۔ مگر شاید تمہیں دیکھنا نصیب نہ ہو کیونکہ آج کی رات تمہاری اور تمہارے چیف ایکسٹو کی زندگی کی آخری رات ثابت ہو گی''...... اسکارپین نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''کیوں''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ میں اپنے ملک سے تم دونوں کی موت کے بلیک وارنٹ لے کر آیا ہوں''...... اسکارپین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ تو تمہیں اس وقت پتہ چلے گا کہ بلیک وارنٹ کس کے ہیں جب تم میرے سامنے آؤ گے''...... عمران نے زہریلے لہجے میں کہا مگر اسی وقت دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔ عمران نے ریسور کریڈل پر رکھا اور ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کویتا واش روم سے نکلی تو صوفے پر بیٹھے اسکارپین کی نگاہیں اس پر جم کر رہ گئیں۔ کویتا نے اس کی نگاہوں کی چھبن محسوس کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور مسکراتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے میز پر رکھے لائٹر ٹرانسمیٹر سے سگنل کی مخصوص آواز سنائی دی تو اسکارپین نے ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

''ہیلو چیف۔ راجیش کالنگ۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی اس کے ماتحت کی آواز سنائی دی۔

''یس راجیش۔ اسکارپین رسیونگ۔ کوڈ پلیز۔ اوور''۔ اسکارپین نے سخت لہجے میں کہا۔

''ڈبل ایس۔ اوور''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''رائٹ۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... اسکارپین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق معلومات حاصل کر لی ہیں چیف۔ رات بارہ بجے ایک مسافر کوچ جہلم کے لئے روانہ ہوتی ہے۔ وہ نان سٹاپ ہے اور راستے میں صرف ایک جگہ رکتی ہے۔ جہلم شہر سے باہر بس اسٹینڈ پر پندرہ منٹ سٹاپ کرنے کے بعد وہ راستے میں کہیں سٹاپ نہیں کرتی۔ اوور''...... راجیش نے کہا۔

''ہونہہ۔ مگر ہم اس ہدف تک کیسے پہنچیں گے۔ اوور''۔ اسکارپین نے پرسوچ لہجے میں کہا۔

''پیدل۔ جہلم سے ٹلہ روگیاں چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ جہلم کینٹ کے قریب سے ایک پختہ سڑک ٹلہ روگیاں کی طرف جاتی ہے۔ راستے میں چند گاؤں پڑتے ہیں مگر ان تک صرف ان کے اوقات میں منی بس اور ویگن جاتی ہے۔ رات کو وہ سڑک سنسان رہتی ہے اس لئے ہمیں پیدل ہی ادھر جانا ہو گا۔ اوور''۔ راجیش نے کہا جبکہ کویتا بال سنوارنے کے بعد اسکارپین کے سامنے صوفے پر آ بیٹھی اور خاموشی سے ان کی باتیں سننے لگی۔

''ٹھیک ہے۔ آج رات تو ہمیں ڈھمپ ہاؤس سے اپنے ساتھیوں کو آزاد کرانا ہے اس لئے مشن پر کل شام روانہ ہوں گے۔ اوور''...... اسکارپین نے کویتا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''رائٹ سر۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں سفر کے لئے اسٹیشن

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ویگن یا وین کا انتظام کر سکتا ہوں۔ یہاں میرے ایک دوست کا شوروم ہے۔ اوور"...... راجیش نے کہا۔

"نہیں۔ فی الحال اس کا فیصلہ کل ہوگا۔ کپور سے کہو کہ وہ گا والے ٹھکانے کا رخ نہ کرے۔ آج رات وہ اپنے پروفیسر دو کے فلیٹ پر گزارے لیکن احتیاط کے ساتھ۔ اگر ڈھمپ ہاؤس اٹیک کرنا پڑا تو میں کل بارہ بجے کال کروں گا۔ اس وقت پروفیسر ہوش میں نہیں ہونا چاہئے۔ کیا سمجھے۔ اوور"...... اسکارپین نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ کا مطلب ہے کہ آپ کی کال آنے سے پہلے اسے بے ہوش کر دیا جائے گا تاکہ پروفیسر بات چیت نہ کر سکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے راجیش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بالکل۔ تاکہ وہ کپور پر شبہ نہ کر سکے۔ اوور اینڈ آل" اسکارپین نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور کویتا طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"ہو سکتا ہے ایکسٹو ہمارے آدمیوں کو چھوڑ دے۔ ابھی صرف سات بجے ہیں"...... کویتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود میں ایکسٹو کے ہیڈکوارٹر کو اڑانے کا فیصلہ چکا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کرے گا۔ کرشمہ کے روپ میں اس کی ماتحت جولیا ہمیں پہلے ہی کافی نقصان پہنچا چکی ہے۔ ہو سکتا ہے اس بار وہ اپنے ماتحتوں

لشکر، پریم اور موہن کے میک اپ کر کے ہم تک پہنچنے کی کوشش کرے"...... اسکارپین نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں لباس تبدیل کر کے آتی ہوں۔ پھر کھانا کھانے جائیں گے اور واپس آ کر اپنے ماتحتوں کو ڈھمپ ہاؤس پر اٹیک کے لئے کال کروں گی"...... کویتا نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر واپس پلٹ کر ملحقہ کمرے کی طرف بڑھی جبکہ اسکارپین ایک سگریٹ سلگا کر کش لیتا ہوا کچھ سوچنے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کال بیل کا بٹن دبا کر وہ دروازہ کھولنے کا انتظار کرنے لگا۔

"کون ہے"...... چند لمحوں بعد اندر سے ایک آواز سنائی دی۔

"پروفیسر۔ میں نادر ہوں"...... اس نے پروفیسر کی آواز پہچا
ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور پروفیسر کی شکل دکھا
دی اور وہ اجنبی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"ہیلو پروفیسر بغلول۔ کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا"......
لمحوں بعد اس نے پوچھا۔

"اوہ۔ تم وہی تو نہیں ہو جو مجھے گزشتہ ماہ ریل گاڑی میں
روم کی صفائی کرتے ہوئے ملے تھے یا شاید بس اسٹاپ کے
حمام میں تم نے میری حجامت بنائی تھی"...... پروفیسر نے یاد کر
ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میری آپ سے گزشتہ روز ملاقات ہوئی تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ہوٹل میں۔ آپ نے نہاری کھائی تھی نا وہاں۔ میرے ساتھ جاوید بھی تھا اور آپ نے ہمیں یہاں آنے کی"...... اس نے مسکراتے ہوئے پروفیسر کو یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ خوب یاد دلایا۔ نہاری"...... پروفیسر نے یکدم اچھلتے ہوئے کہا اور دوسرے ہی لمحے وہ نادر سے لپٹ کر معانقہ کرنے لگا۔

"معاف کرنا پروفیسر۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یادداشت بہت کمزور ہے۔ آپ کی بیگم تو نہیں آئی ابھی"...... نادر نے اس سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ کیا اس کے ساتھ کوئی کام تھا تمہیں"...... پروفیسر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں آنے سے پیشتر سوچ رہا تھا کہ اگر آپ کی بیگم گھر پر ہوئی تو شاید آپ مجھے ملنا پسند نہ کریں"...... نادر نے کہا۔

"ارے نہیں بھائی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہاری خاطر تو میں بیگم کو بھی چھوڑ دیتا۔ یہ تمہارا اپنا ہی گھر ہے۔ جب تمہارا دل چاہے آ جایا کرو بلکہ اپنے بیوی بچوں اور بوڑھے والدین کو بھی یہاں لے آؤ۔ مجھے دوستوں سے مل کر اور ان کی خدمت کر کے آسمانی خوشی ہوتی ہے"...... پروفیسر بغلول نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آسمانی خوشی"...... نادر نے اندر آتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ روحانی اور جسمانی خوشی کا مرکب آسمانی خوشی کہلاتا ہے"...... پروفیسر نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا اور نادر فلیٹ کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے اس کے ساتھ ڈرائینگ روم میں داخل ہو گیا۔

"بیٹھو۔ اچھا ہوا تم وقت پر بلکہ درست وقت پر آ گئے"۔ پروفیسر نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"درست وقت سے آپ کا مطلب"...... نادر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"دراصل میں کھانا کھانے کے لئے باہر جانے ہی والا تھا۔ اب تم یہ بتاؤ کہ چائے کھاؤ گے یا کھانا پیؤ گے۔ اوہ نہیں۔ شاید میں الٹ بول گیا ہوں"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی زحمت مت کریں۔ ابھی کھانے کا وقت نہیں ہوا۔ یوں بھی میں چائے پی کر آ رہا ہوں"...... نادر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بڑے بے مروت ہو۔ اکیلے ہی پی آئے۔ میرے لئے بھی پارسل کرا لیتے"...... پروفیسر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری پروفیسر۔ میں نے سوچا تھا کہ آپ گھر پر ہی کھاتے پکاتے ہوں گے"...... نادر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بیگم کے روٹھ جانے کے بعد گھر کا پکا کھانے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ بہرحال اب تمہارے لئے چائے تو بنانا ہی پڑے گی۔ اسی بہانے میں بھی پی لوں گا۔ تم ذرا ٹی وی سے دل بہلاؤ۔ میں

نیچے سے دودھ پکڑ لاتا ہوں"...... پروفیسر نے افسردہ لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ٹی وی آن کر دیا۔

"ذرا ہوشیار رہنا"...... پروفیسر نے کہا۔

"اوہ۔ کس سے"...... نادر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کتوں سے نہیں۔ آج کل پڑوسن میری بیگم کی غیر موجودگی میں ناجائز فائدہ اٹھانے کے چکر میں ہے اور میں نے بھی اس کے لئے دل کے تمام دروازے کھول رکھے ہیں۔ اس کا فون آئے تو ریسور مت اٹھانا۔ میں بس دو منٹ میں آیا"...... پروفیسر نے جلدی سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ نادر چند لمحوں بعد اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ بیرونی دروازے تک آیا تو دروازہ بند تھا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ راہداری میں کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور بولٹ چڑھا کر واپس چل دیا۔ ڈرائینگ روم کے علاوہ دو کمرے تھے۔ ایک بیڈ روم تھا جبکہ دوسرا خالی تھا۔ مطمئن ہو کر وہ واپس ڈرائینگ روم میں آیا اور ٹی وی کی آواز بند کر کے صوفے پر آ بیٹھا۔ اس نے اپنی جیب سے موبائل فون نکالا اور نمبر ملانے لگا۔

"یس۔ اسکارپین"...... چند لمحوں بعد سلسلہ ملنے پر آواز سنائی دی۔

"کپور بول رہا ہوں چیف"...... نادر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ بتاؤ۔ اور اس وقت تم کہاں ہو"...... دوسری طرف سے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

اسکارپین نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"ڈبل ایس۔ میں راجیش کی ہدایت پر پروفیسر بغلول کے فلیٹ پہنچ گیا ہوں سر۔ یہاں وہ اکیلا رہتا ہے۔ اس وقت چائے بنانے کے لئے دودھ لینے نیچے گیا ہوا ہے"...... کپور نے کہا جو کہ نادر کے روپ میں تھا۔

"ٹھیک ہے۔ راجیش نے تمہیں بتا ہی دیا ہو گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔ پروفیسر کو بے ہوش کرنے کے بعد اپنے چہرے پر اس کا میک اپ کر لینا۔ میں گیارہ بجے کے بعد کسی وقت تمہیں کال کروں گا۔ ویٹس آل"...... اسکارپین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو کپور نے بھی موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھا اور پھر ٹی وی کی آواز اونچی کر کے کمرے سے باہر نکل آیا۔ باہر آ کر اس نے بیرونی دروازے کا بولٹ گرایا اور واپس ڈرائینگ روم میں آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ تین چار منٹ بعد پروفیسر واپس آ گیا لیکن وہ خالی ہاتھ تھا۔

"سوری مسٹر نادر۔ دودھ نہیں ملا۔ آج بھینسوں کی ہڑتال تھی"۔ پروفیسر نے دوسرے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ مجھے چائے کی کوئی طلب نہیں ہے۔ آپ نے خوانخواہ زحمت کی"...... نادر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زحمت کیسی۔ تم پہلی مرتبہ میرے غریب خانے پر آئے ہو اور میں تمہیں چائے بھی نہ پلاؤں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں پڑوس میں

چائے بھجوانے کے لئے بول آیا ہوں۔ ابھی پانچ منٹ میں آ جائے گی"...... پروفیسر نے کہا تو نادر نے سوچا کہ چائے آنے کے بعد وہ اپنا کام کرے گا اور پھر وہ پروفیسر سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا۔ تقریباً دس منٹ بعد بیرونی دروازہ کھلنے اور پھر قدموں کی آہٹیں سنائی دینے لگیں تو نادر نے چونک کر پروفیسر کی طرف دیکھا۔

"چائے لا رہا ہے میرا پڑوسی"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ آہٹیں قریب آ رہی تھیں اور پھر ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا اور اسے دیکھ کر نادر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس آدمی کے ہاتھ میں چائے کی ٹرے کی بجائے ریوالور نظر آ رہا تھا جس کا رخ نادر کے سینے کی طرف تھا۔ نادر نے بوکھلا کر پروفیسر کی طرف دیکھا اور اس کے ہاتھ میں بھی ریوالور دیکھ کر حیرت و خوف سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کیپٹن بابر ڈھمپ ہاؤس سے چند قدم آگے ایک گلی کی نکڑ پر کھڑا ڈھمپ ہاؤس کے گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس وقت رات کے نو بجے تھے۔ چند لمحوں بعد ڈھمپ ہاؤس کا گیٹ کھلا تو وہ تیز سے قریبی درخت کی آڑ میں ہو گیا۔ گیٹ سے پریم اور شنکر باہر آئے اور پھر گیٹ بند ہو گیا۔ وہ دونوں فٹ پاتھ پر آ کر ادھر ادھر دیکھنے کے بعد کیپٹن بابر کی مخالف سمت میں چل دیئے۔ تب کیپٹن بابر درخت کی آڑ سے نکلا اور گلی میں گھس گیا۔ گلی میں ایک ٹیکسی کھڑی تھی۔ یہ ٹیکسی ڈھمپ ہاؤس کی ملکیت تھی۔

کیپٹن بابر ٹیکسی میں بیٹھا اور انجن سٹارٹ کر کے گلی کے دوسرے سرے کی طرف چل دیا۔ ادھر بھی ایک سڑک تھی۔ وہ سڑک پر پہنچا اور دائیں طرف چل دیا۔ پھر اس نے بائیں ہاتھ کی تیسری گلی میں ٹیکسی موڑی اور اس سے گزر کر واپس اسی سڑک پر

نکل آیا جس پر ڈھمپ ہاؤس تھا۔ ادھر سے پریم اور شنکر پیدل ہی چلے آ رہے تھے۔ مگر ابھی وہ کچھ فاصلے پر تھے۔ کیپٹن بابر نے ٹیکسی اسی سمت موڑی جس طرف وہ جا رہے تھے۔

''ٹیکسی''...... ان دونوں میں سے ایک نے زور سے کہا تو کیپٹن بابر نے فوراً ٹیکسی روک دی اور پھر بیک مرر میں ان کی طرف دیکھا اور ٹیکسی بیک کر کے ان کے قریب لے آیا۔

''کہاں جانا ہے صاحب''...... کیپٹن بابر نے ٹیکسی روک کر پوچھا۔

''راستے میں بتا دیں گے''...... پریم نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر دونوں دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تو کیپٹن بابر نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ مین روڈ کے قریب پہنچ کر اس نے دوبارہ ان سے منزل کا پوچھا۔

''لائٹ ہاؤس''...... پریم نے کہا تو کیپٹن بابر نے دائیں طرف ٹیکسی موڑ دی۔ وہ دونوں خاموش بیٹھے تھے مگر بار بار عقب کا جائزہ لے رہے تھے۔

''ٹیکسی کسی پبلک فون بوتھ کے پاس روکو''...... دس منٹ بعد لائٹ ہاؤس پہنچ کر پریم نے کہا تو کیپٹن بابر نے کچھ دور آ کر ایک پبلک فون بوتھ کے پاس ٹیکسی روکی اور پریم اتر کر فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا جبکہ شنکر ٹیکسی میں بیٹھا رہا۔

''طارق روڈ چلو''...... پریم کال کر کے واپس آیا تو اس نے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ٹیکسی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور پھر وہ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تو کیپٹن بابر نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

''بات ہو گئی''...... شنکر نے آہستہ سے پریم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ چیف نے راجیش کے فلیٹ کا ایڈریس بتایا ہے۔ باقی ہدایات وہاں پہنچنے کے بعد ملیں گی''...... پریم نے کہا۔ طارق روڈ پر انہوں نے مسجد کے قریب کی گلی کے سامنے ٹیکسی رکوائی اور نیچے اتر گئے۔ پریم نے کرایہ ادا کیا تو کیپٹن بابر نے ٹیکسی آگے بڑھا دی اور پھر بیک مرر سے پیچھے دیکھنے لگا۔ وہ دونوں سڑک کراس کر رہے تھے۔ پھر وہ سڑک کی دوسری طرف واقع ایک عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ کیپٹن بابر نے ٹیکسی روکی اور لائٹس آف کر دیں۔ پھر جونہی وہ اس عمارت مین داخل ہوئے تو کیپٹن بابر ٹرن لے کر واپس چل دیا۔ عمارت کے قریب پہنچ کر اس نے ٹیکسی روکی اور انجن بند کر کے تیزی سے نیچے اتر آیا اور پھر جلدی سے وہ آگے بڑھا اور عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔

عمران نے صفدر کی رپورٹ سن کر اطمینان کا سانس لیا اور پھر اسے ضروری ہدایات دے کر واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اسے کیپٹن بابر کی رپورٹ کا انتظار تھا۔ اسکارپین کے دو آدمی آزاد کرنے کا مطلب یہ نہ تھا کہ وہ اس کی دھمکی سے ڈر گیا تھا بلکہ یہ فیصلہ اس نے چوہے کو بل سے باہر نکالنے کے لئے کیا تھا۔ اسکارپین تک پہنچنے کا اس کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہ تھا کہ اس کا مطالبہ مان لیا جائے۔ دفعتاً اس کے موبائل فون کی گھنٹی بجی تو اس نے چونکتے ہوئے میز سے فون اٹھا کر آن کر دیا۔ حسب توقع دوسری طرف سے کیپٹن بابر کال کر رہا تھا۔

''ہاں کیپٹن بابر۔ کیا ہوا''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

''چیف۔ اس وقت وہ دونوں اس عمارت کی تیسری منزل پر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

فلیٹ نمبر اکیس میں ہیں۔ راجیش نامی شخص بھی اندر موجود ہے"۔ کیپٹن بابر نے پریم اور شنکر کے بارے میں رپورٹ دینے کے بعد کہا۔

"انہوں نے راجیش سے بات چیت کی ہو گی"...... عمران نے پوچھا۔

"شاید۔ لیکن میں سن نہیں سکا"...... کیپٹن بابر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ان کی نگرانی کرتے رہو۔ اگر وہ کہیں جائیں تو ان کا تعاقب کرنا"...... عمران نے کہا۔ بات مکمل کر کے اس نے فون آف کیا اور سوچنے لگا کہ راجیش پر ہاتھ ڈالنا بے کار ہے۔ پریم، شنکر اور کرشمہ کی طرح یقیناً وہ بھی اسکارپین کے ایڈریس سے انجان ہو گا۔ اب اسے چوہان کی کال کا انتظار تھا۔ چند منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ سمجھ گیا کہ چوہان کی کال ہو گی۔

"ہیلو۔ عمران سپیکنگ"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"اسکارپین بول رہا ہوں۔ تمہارے چیف ایکسٹو نے میرے دو آدمی آزاد کر دیئے ہیں لیکن ابھی کرشمہ اور موہن باقی ہیں۔ ایکسٹو سے کہو کہ ایک گھنٹے کے اندر اندر ان دونوں کو بھی چھوڑ دے ورنہ میں ڈھمپ ہاؤس کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ اسے کہہ دینا کہ میں اس کال کے بعد دوبارہ وارننگ دیئے بغیر ایکشن میں آ جاؤں گا اور اسے پچھتانے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ گیارہ بجے تک

مجھے ان دونوں کی آزادی کی خبر مل جانی چاہئے۔ ڈیٹس آل"۔
دوسری طرف سے خلاف توقع اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو عمران نے کسی خیال کے تحت فون انکوائری سے اپنے فون پر آنے والی کال کا نمبر پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ اس کے نمبر پر پبلک فون بوتھ نمبر پچپن سے کال کی گئی ہے اور یہ فون کسان ہوٹل کے قریب مال روڈ پر واقع ہے۔ تفصیل سننے کے بعد عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"سالے مان"...... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا لیکن سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ارے۔ سالے مان"...... عمران نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا صاحب۔ کون ہے سالا جو مان نہیں رہا"۔ سلیمان نے دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

"کیوں۔ تم نے اس کا اچار ڈالنا ہے"...... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں بھی اسے سالا بنا کر منوا لوں گا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکو مت۔ چائے پلاؤ مجھے"...... عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"بہتر صاحب۔ چچ سے پئیں گے یا بھاگ کر دکان سے فیڈر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

لے آؤں''...... سلیمان نے پوچھا۔

''کیا بک رہے ہو۔ کیا میں بچہ ہوں''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''باتیں تو بچوں والی کرتے ہیں''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کون سی بات کی ہے میں نے بچوں والی''...... عمران نے کہا۔

''چائے پلانے کا حکم دیا تھا حالانکہ میں صرف چائے بناتا ہوں۔ پیتے آپ خود ہیں''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اچھا۔ اگر میں کہوں دودھ پلاؤ تو پھر تم مجھے دودھ پلاؤ گے یا دودھ بناؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''نہ پلاؤں گا نہ بناؤں گا کیونکہ دودھ صرف ماں ہی پلا سکتی ہے۔ اگر آپ نے بچپن میں نہیں پیا تو یہ آپ کی بدقسمتی ہے اور اگر پی لیا ہے تو اس پر قناعت کریں''...... سلیمان نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ اب زیادہ بک بک مت کرو اور چائے لاؤ۔ مجھے جانا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مگر میں تو آپ کے لئے کھانا بنا رہا تھا''...... سلیمان نے چونکتے ہوئے کہا۔

''کیا بنایا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ کی پسندیدہ ڈش''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مونگ کی دال''...... عمران نے یکدم سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ دال کے ساتھ کدو کا قورمہ اور شلجم کی بریانی بھی ہے''...... سلیمان نے گھبرا کر جلدی سے کہا۔

''یہ ڈشیں تم خود کھا لینا۔ مجھے صرف چائے چاہئے''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونکتے ہوئے میز پر رکھا موبائل فون اٹھا لیا۔ سکرین پر چوہان کے نمبر فلیش کر رہے تھے۔

''ایکسٹو''...... عمران نے موبائل فون آن کر کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ اسے صرف راجیش کا ایڈریس معلوم ہے۔ میں نے مار مار کر اس کا حلیہ بگاڑ دیا ہے لیکن وہ اسکارپین کا ایڈریس نہیں بتا سکا''...... دوسری طرف سے چوہان نے کہا۔

''اچھا۔ تم اپنا حلیہ تبدیل کر کے عمران کے فلیٹ پر پہنچو اور چیک کرو کہ کوئی اس کی نگرانی تو نہیں کر رہا۔ رپورٹ عمران کو دینا وہ اس وقت اپنے فلیٹ میں ہے۔ ڈیٹس آل''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے موبائل فون آف کیا اور اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا بیٹھا۔ دس منٹ بعد جب وہ میک اپ سے فارغ ہوا تو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

اس کی شکل تبدیل ہو چکی تھی۔ وہ واپس پلٹا تو چائے میز پر موجود تھی جو اس دوران سلیمان وہاں رکھ گیا تھا۔ عمران نے چائے کا کپ اٹھایا اور صوفے پر بیٹھ کر چائے پیتے ہوئے آئندہ کے اقدام کے بارے میں سوچنے لگا۔

ڈرائینگ روم میں وہ تینوں افراد بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ راجیش قریبی ہوٹل سے خود ہی کھانا پارسل کرا کے لایا تھا۔ اس دوران پریم اور شنکر نے بڑی احتیاط سے اپنے زخمی جسموں کو دھو کر وہ سوٹ پہن لئے تھے جو راجیش نے الماری سے نکال کر انہیں دیتے ہوئے ہدایت کی تھی کہ وہ زخموں کو دھو کر کپڑے تبدیل کر لیں۔ راجیش نے دیکھا تھا کہ ان کے چہروں سمیت جسم کے کئی حصے متورم تھے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ ایکسٹو کے ماتحتوں نے ان پر انتہائی تشدد کیا تھا۔

”چیف اب دوبارہ ایکسٹو سے کرشمہ اور موہن کی رہائی کا مطالبہ کرے گا۔ تمہارے خیال میں کیا ایکسٹو ان دونوں کو بھی آزاد کر دے گا“...... کھانے کے بعد چائے پینے کے دوران راجیش نے پریم اور شنکر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"میرا خیال ہے کہ چیف آج رات ہی ڈھمپ ہاؤس پر حملہ کر کے ایکسٹو کو ختم کر دے گا"...... شنکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو چیف کی کال آنے پر ہی پتہ چلے گا۔ ہو سکتا ہے وہ بقیہ سائنس دانوں کو شکار کرنے کا فیصلہ کر چکا ہو کیونکہ یہاں سے جہلم کی طرف تو آئندہ شب ہی جانے کا پروگرام ہے"...... پریم نے کہا۔

"اب تم دونوں میک اپ کر کے اپنی شکلیں تبدیل کر لو۔ نجانے کس وقت چیف کی کال آ جائے۔ میں ذرا کپور کی خیریت معلوم کر لوں"...... راجیش نے چائے کا آخری گھونٹ لے کر پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے لائٹر ٹرانسمیٹر نکالا اور فریکونسی سیٹ کرنے لگا۔

"ہیلو کپور۔ راجیش کالنگ۔ اوور"...... راجیش نے کپور کو کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کپور رسیونگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کپور کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کوڈ پلیز۔ اوور"...... راجیش نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ڈبل ایس۔ ناؤ چیف نے کال تو نہیں کیا۔ اوور"...... کپور نے کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مگر تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے۔ اوور"...... راجیش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھنڈی بریانی۔ پروفیسر بغلول نے کھانے کی پیشکش کی تھی مگر چیف کی ہدایت کے مطابق اسے جلدی بے ہوش کرنا پڑا۔ میں چیف کی دوسری کال کے انتظار میں کھانا کھانے باہر بھی نہ جا سکتا تھا اس لئے پروفیسر کے کچن کا رخ کیا تو فریج میں صرف بریانی رکھی تھی۔ مجبوراً اسی سے پیٹ بھرنا پڑا۔ اوور"...... کپور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ بریانی گرم بھی تو کی جا سکتی تھی۔ بہرحال پریم اور شنکر کو ایکسٹو نے آزاد کر دیا ہے اور وہ دونوں اس وقت میرے پاس ہی بیٹھے ہیں۔ اوور"...... راجیش نے کہا۔

"اوکے۔ تو کیا کہا ہے چیف نے۔ اوور"...... کپور نے پوچھا۔

"تمہاری طرح ہم بھی اب چیف کی ہدایات کے منتظر ہیں۔ اوور"...... راجیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر چیف کا پروگرام کیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کپور نے پوچھا۔

"یہ تو اس کی کال آنے پر ہی معلوم ہو گا۔ بہرحال تم ہوشیار رہنا۔ ہو سکتا ہے چیف تمہیں براہ راست مشن کے سلسلے میں ہدایات دے۔ اوور"...... راجیش نے کہا۔

"اوکے۔ میں تیار ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... کپور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو راجیش نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر اس نے الماری سے میک اپ باکس نکال کر میز پر رکھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"تم لوگ میک اپ کر لو۔ میں ذرا باہر کا جائزہ لے آؤں"۔ راجیش نے پریم اور شنکر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد پریم اور شنکر میک اپ کرنے لگے۔ چند لمحوں بعد راجیش واپس آ گیا۔ میک اپ سے فارغ ہو کر وہ تینوں چیف کی کال کا انتظار کرنے لگے۔

حلیہ تبدیل کرنے کے بعد وہ ساٹھ ستر برس کا بوڑھا دکھائی دے رہا تھا۔ کویتا کمرے میں داخل ہوئی تو اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔

"اجیت۔ اس میک اپ میں تو تم بابے لگ رہے ہو۔ صرف چشمے کی کمی رہ گئی ہے"...... کویتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ وہ بھی لگا لوں گا۔ کیا تم تیار ہو"...... اجیت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ صرف لباس تبدیل کرنا ہے"...... کویتا نے الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کپور کو کال کرتا ہوں"...... اجیت نے اپنی رسٹ واچ پر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے لائٹر نما ٹرانسمیٹر نکالا اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"ہیلو کپور۔ اسکارپین کالنگ۔ اوور"...... اجیت نے کپور کو کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ کپور رسیونگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کپور کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کوڈ۔ اوور"...... اسکارپین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ڈبل ایس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کپور نے کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے۔ اوور"...... اسکارپین نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کی کال کے انتظار میں کھانا کھانے باہر نہیں جا سکتا تھا چیف اس لئے پروفیسر بغلول کے فریج میں کچھ ٹھنڈی بریانی رکھی تھی۔ بس وہی کھانے سے گلا خراب ہو گیا ہے۔ بہرحال چائے پینے سے ٹھیک ہو جائے گا۔ اوور"...... کپور نے کہا۔

"ہونہہ۔ ایسا کرو تم اپنی گاڑی میں جہلم کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ شہر سے باہر تیسرے سنگ میل کے پاس پہنچ کر میرا انتظار کرو۔ میں کویتا کے ساتھ وہاں پہنچوں گا۔ اوور"...... اسکارپین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بہت بہتر چیف۔ مگر راجیش نے تو بتایا تھا کہ ڈھمپ ہاؤس پر حملہ۔ اوور"...... کپور نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے اصل ٹارگٹ کو نشانہ بنایا

جائے۔ وہاں سے واپسی پر میں ایکسٹو کو ختم کروں گا۔ امید ہے تم جلدی وہاں پہنچ جاؤ گے۔ اوور"...... اسکارپین نے کہا۔

"رائٹ سر۔ کیا آپ لوگ روانہ ہو رہے ہیں۔ اوور"...... کپور نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ ہم پانچ منٹ بعد روانہ ہو جائیں گے۔ مگر ہم میک اپ میں ہوں گے۔ پہچان کے لئے ہیڈ لائٹس آن آف کروں گا اور تم ہماری گاڑی کے پیچھے چل دینا۔ اوور اینڈ آل"...... اسکارپین نے ہدایات دینے کے بعد ٹرانسمیٹر آف کیا اور کویتا کی طرف دیکھنے لگا۔ اس دوران وہ لباس تبدیل کر چکی تھی۔

"کیا بات ہے۔ کیا راجیش کو کال نہیں کرو گے"...... کویتا نے اسکارپین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ارے ہاں۔ تمہارے حسن نے تو میری عقل ہی خبط کر کے رکھ دی ہے۔ سارا پروگرام بھول گیا ہوں"...... اسکارپین نے یکدم چونکتے ہوئے کہا۔

"میں تو خود حیران ہو رہی ہوں تمہاری ہدایات سن کر کہ تم کپور کو ڈائریکٹ کیوں روانہ کر رہے ہو"...... کویتا نے ہنستے ہوئے کہا مگر اسکارپین نے کوئی جواب نہ دیا اور فوراً ٹرانسمیٹر آن کیا اور کپور کو کال کرنے لگا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"سنو کپور۔ میں نے پروگرام میں کچھ تبدیلی کر دی ہے۔ ایسا کرو تم اب سیدھے راجیش کے فلیٹ چلے جاؤ۔ وہاں تم نے ان پر

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

نظر رکھنی ہے اور چیک کرنا ہے کہ ان کی نگرانی تو نہیں کی جا رہی۔ اگر وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں تو تم ان کا پیچھا کرو گے اور کسی بھی خطرے کی صورت میں انہیں سگنل دے کر ہوشیار کرو گے۔ اوور''...... اسکارپین نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''رائٹ سر۔ کیا انہوں نے کہیں جانا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کپور نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ مشن پر روانگی سے پہلے اطمینان کر لینا چاہتا ہوں کہ ان کی وجہ سے مشن میں ناکامی تو نہیں ہو گی۔ اور ہاں۔ تمہیں وہاں کوئی مشتبہ آدمی ملے تو تم اس پر بھی نظر رکھو گے۔ اوور''۔ اسکارپین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''بہت بہتر چیف۔ اور کوئی حکم۔ اوور''...... کپور نے پوچھا۔

''کوئی نہیں۔ لیکن اپنی حفاظت سے بھی غافل نہ رہنا۔ اوور اینڈ آل''...... اسکارپین نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے کویتا کی طرف دیکھنے لگا۔

''اب تم ٹھیک ہو''...... کویتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ گزرے ہوئے وقت کا نشہ ابھی تک دماغ پر چھایا ہوا ہے''...... اسکارپین نے مخمور انداز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے میز سے موبائل فون اٹھا لیا۔ اس نے نمبر پریس کئے اور انتظار کرنے لگا۔

''ہیلو۔ راجیش سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے

آواز سنائی دی۔

''اسکارپین۔ کوڈ پلیز''...... اسکارپین نے سخت لہجے میں کہا۔

''ڈبل ایس''...... راجیش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ سنو راجیش۔ ٹھیک پندرہ منٹ بعد تم پریم اور شنکر کے ساتھ یہاں آ جاؤ''...... اسکارپین نے ایک ایڈریس بتاتے ہوئے کہا۔

''رائٹ سر۔ کیا کپور کو بھی ساتھ لانا ہے''...... دوسری طرف سے راجیش نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے اسے ہدایات دے دی ہیں۔ وہ تمہارا پیچھا کرتا ہوا یہاں آئے گا۔ مگر تم لوگ اپنی حفاظت سے غافل مت رہنا کیونکہ اب مجھے صرف تم چاروں سے کام چلانا ہے۔ ڈیٹس آل''...... اسکارپین نے کہا اور پھر اس نے موبائل فون آف کر دیا۔

''میری سمجھ میں نہیں آیا کہ تم انہیں یہاں کیوں طلب کر رہے ہو۔ جب جانا ہی ہے تو تم انہیں شہر سے باہر پہنچنے کی ہدایت کرتے''...... کویتا نے اسکارپین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کویتا۔ ایکسٹو کوئی معمولی آدمی نہیں ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ پریم اور شنکر میں سے ایک آدمی اس کا ماتحت ہو گا یا پھر ان کی نگرانی کی جا رہی ہو گی۔ میں مشن پر روانہ ہونے سے پہلے یہ یقین کر لینا چاہتا ہوں کہ ایکسٹو ان کی نقل و حرکت سے بے خبر ہے یا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

نہیں ورنہ اگر اسے ہمارے اصل مشن کا علم ہو گیا تو وہ ہمیں کبھی کامیاب نہ ہونے دے گا۔ تم گیٹ پر موجود گارڈ کو راجیش کی آمد کی اطلاع دے دو۔ ان کے یہاں پہنچنے کے چند منٹ بعد ہم روانہ ہو جائیں گے۔ میں صرف پریم اور شنکر کو چیک کرنا چاہتا ہوں''...... اسکارپین نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں گارڈ سے کہہ آتی ہوں۔ میرا خیال ہے ان کے آنے تک ہم ایک ایک پیگ پی سکتے ہیں''...... کویتا نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر گئی اور اسکارپین کچھ سوچنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ شراب کی بوتل اور گلاس اٹھائے کمرے میں واپس آئی اور اسکارپین کے سامنے بیٹھ کر گلاسوں میں شراب ڈالنے لگی۔ اسکارپین نے ایک گلاس اٹھایا اور سپ کرنے لگا۔ کویتا نے اپنا گلاس اٹھایا اور چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگی۔ ایک پیگ ختم کرنے کے بعد اسکارپین نے اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی اور موبائل فون اٹھا کر نمبر ملانے لگا۔

''اب کسے کال کر رہے ہو۔ وہ لوگ تو وہاں سے نکل چکے ہوں گے''...... کویتا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی صورت حال معلوم کرنا ضروری ہے۔ میں اس وقت کسی قسم کا رسک لینے کو تیار نہیں ہوں''...... اسکارپین نے کہا۔

''ہیلو۔ راجیش سپیکنگ''...... رابطہ ہونے پر راجیش کی آواز سنائی دی۔

''اسکارپین۔ کوڈ پلیز''...... اسکارپین نے سخت لہجے میں کہا۔

''ڈبل ایس''...... دوسری طرف سے راجیش نے کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ کیا پوزیشن ہے راجیش''...... اسکارپین نے مطمئن ہو کر پوچھا۔

''ہم آ رہے ہیں چیف۔ چھ سات منٹ میں پہنچ جائیں گے''۔ راجیش نے جواب دیا۔

''کپور کہاں ہے''...... اسکارپین نے پوچھا۔

''اس کی گاڑی ہمارے پیچھے آ رہی ہے چیف''...... راجیش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آل رائٹ۔ گیٹ پر پہنچ کر تین بار ہارن بجانا۔ اوکے''۔ اسکارپین نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور موبائل فون آف کر کے اس نے کویتا کی طرف دیکھا۔

''ایک پیگ اور بنا دو۔ وہ چھ سات منٹ تک پہنچیں گے''۔ اسکارپین نے کہا تو کویتا نے صرف اس کے گلاس میں شراب ڈالی اور اسکارپین گلاس اٹھا کر ہلکے ہلکے سپ لینے لگا۔ چھ سات منٹ بعد باہر کسی گاڑی کے ہارن کی تین بار ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیں تو اسکارپین تیزی سے کویتا کو ہدایات دینے لگا۔ اس کی بات سن کر کویتا اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

تقریباً ایک منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو پریم، راجیش اور شنکر کمرے میں داخل ہوئے مگر صوفے پر بیٹھے اسکارپین کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئے کیونکہ وہ اس وقت بوڑھا دکھائی دے رہا تھا۔

''راجیش۔ میں اسکارپین ہوں۔ کپور کہاں ہے''...... اسکارپین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ تو باہر ہی رک گیا تھا۔ کیا اسے بلاؤں''...... راجیش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ رہنے دو۔ ہم نے پانچ منٹ بعد روانہ ہونا ہے۔ مجھے صرف پریم اور شنکر کو چیک کرنا ہے''...... اسکارپین نے کہا اور پھر وہ پریم اور شنکر کی طرف دیکھ کر غور سے ان کا جائزہ لیتا ہوا ان سے سوالات کرنے لگا۔ یہ سوالات ان کے محکمہ سے متعلق تھے۔ مثلاً محکمے میں ان کی بھرتی کی تاریخ، آخری مشن کی نوعیت اور ان کے

سروس کارڈز کے نمبر۔ پریم اور شنکر کے جوابات سے وہ مطمئن ہو گیا۔

''اب غور سے میری بات سنو۔ اس وقت ساڑھے گیارہ بجے ہیں۔ ہم بارہ بجے والی نان اسٹاپ کوچ سے جہلم روانہ ہوں گے۔ کویتا اور میں کوچ کے ساتھ ساتھ کار میں سفر کریں گے''۔ اسکارپین نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''رائٹ سر۔ تو کیا ڈھمپ ہاؤس پر حملہ''...... پریم نے سر ہلاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ میری دھمکی کے سبب اس وقت ایکسٹو اور اس کے ماتحت ڈھمپ ہاؤس کی حفاظت میں مصروف ہوں گے اور ہم ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر جہلم پہنچ جائیں گے۔ ہمارا ٹارگٹ وہاں ٹلہ روگیاں میں وہ ایٹمک ریسرچ سنٹر اور میزائل اسٹیشن ہے جہاں سے پاکیشیائیوں نے بڑے فخر سے اپنا میزائل داغا تھا۔ ہم نے اس اسٹیشن کو تباہ کر کے پاکیشیا کا غرور خاک میں ملانا ہے۔ اس کے بعد ہمارا ٹارگٹ ایکسٹو ہو گا''...... اسکارپین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے ٹارگٹ کو کبھی نہ پہنچ سکو گے مسٹر اسکارپین''...... دفعتاً دروازے کی طرف سے ایک غراہٹ بلند ہوئی تو ان سب نے چونکتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا اور بے ساختہ اچھل پڑے۔ دروازے میں ایک نقاب پوش کھڑا انہیں گھور رہا تھا۔ اس کے ہاتھ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا اور اس کا رخ انہی کی طرف تھا۔

"اوہ۔ تم کون ہو"...... اسکارپین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہی جسے تم قتل کرنے کا پلان لے کر آئے ہو مسٹر اجیت کمار۔ خبر دار۔ تم میں سے کوئی حرکت نہ کرے ورنہ مارا جائے گا۔ اس وقت یہ پوری عمارت پولیس کے گھیرے میں ہے"...... نقاب پوش ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ مگر تم یہاں کیسے پہنچ گئے"...... اسکارپین نے یکدم صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا میرے لئے یہاں پہنچنا ناممکن تھا۔ ایکسٹو اپنے ملک کے دشمنوں کی طرف سے کبھی غافل نہیں رہتا مسٹر اسکارپین۔ تم ہمارے میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے مگر میرے جیتے جی تم کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے"۔ ایکسٹو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"بکومت۔ مجھے یقین تھا کہ تم میرے آدمیوں کے ذریعے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرو گے۔ مگر اب تم یہاں سے زندہ واپس نہ جا سکو گے"...... اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے راجیش نے ایکسٹو کو اسکارپین کی طرف متوجہ پا کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور تیزی سے ریوالور نکال لیا۔ لیکن ایکسٹو غافل نہیں تھا۔ اس کے بے آواز ریوالور نے شعلہ اگلا اور راجیش کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ گولی اس کے شانے میں لگی تھی۔ اس کے حلق سے چیخ نکلی

اور اس نے اپنے شانے کے زخم پر ہاتھ رکھ لیا۔

"ہاتھ بلند کر لو۔ اب کسی نے کوئی حرکت کی تو اس کے سینے میں سوراخ ہو جائے گا"...... ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔ شنکر اور اس کے ساتھی پریم نے خوفزدہ ہو کر ہاتھ بلند کر لئے۔ البتہ اسکارپین لاپروائی سے کھڑا رہا۔

"تم بھی ہاتھ بلند کر لو مسٹر اسکارپین۔ اگر تمہیں باہر سے کسی مدد کی امید ہے تو مایوس ہو جاؤ کیونکہ تمہارے گارڈ کی باہر لاش پڑی ہے"...... ایکسٹو نے نقاب سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"مگر میں ابھی زندہ ہوں۔ ریوالور پھینک کر ہاتھ بلند کر لو مسٹر ایکسٹو"...... اچانک ایکسٹو کے عقب سے ایک نسوانی آواز بلند ہوئی اور ساتھ ہی ایک ریوالور کی نال اس کی کمر میں چبھنے لگی۔ ایکسٹو نے کن انکھیوں سے اپنے عقب میں دیکھا تو وہ ایک نوجوان لڑکی تھی۔ وہ کویتا تھی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں ابھی تک اپنے کسی مشن میں ناکام نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ میرے محکمہ نے میری شاندار کارکردگی کے سبب اس مشن کے لئے میرا انتخاب کیا۔ میری قسمت میں لکھا ہے کہ تم میرے ہاتھوں قتل ہو گے اور میں تمہارا قاتل کہلانے میں فخر محسوس کروں گا"...... اسکارپین نے اپنی جیب سے ریوالور نکال کر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"مجھے قتل کرنے کے لئے ایکریمیا، شوگران، باچان، گریٹ لینڈ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

اور روسیاہ کے علاوہ اسرائیل نے بھی بارہا کوششیں کی ہیں اور اپنی ایجنسیوں کے سب سے خطرناک ایجنٹوں کو یہاں بھیجتے رہے ہیں لیکن وہ سب میرے قاتل بننے کی حسرت دل میں ہی لئے میرے ہاتھوں مقتول بن کر دوسری دنیا کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ تمہارا انجام بھی ان سے مختلف نہ ہو گا مسٹر اجیت کمار۔ مجھے پہلے ہی شبہ تھا کہ ڈھمپ ہاؤس کو تباہ کرنے کی بار بار دھمکی دے کر اصل میں تم مجھے ڈھمپ ہاؤس کے بچاؤ میں مصروف رکھنا چاہتے ہو تاکہ تم پورے اطمینان کے ساتھ ایٹمی ریسرچ سنٹر اور میزائل اسٹیشن تک پہنچ سکو۔ اسی لئے میں نے تمہارے دو آدمی آزاد کر دیئے تاکہ تم یہی سمجھو کہ میں تمہاری دھمکی سے خوفزدہ ہو گیا ہوں لیکن میں عام آدمی نہیں ہوں۔ میرے لگائے ہوئے زخموں کو تمہاری قوم ابھی تک چاٹ رہی ہے“...... ایکسٹو نے ہاتھ سے ریوالور گراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”اور اب جو زخم میں تمہارے وطن کے سینے پر لگاؤں گا انہیں تمہاری قوم کی آئندہ نسلیں بھی چاٹتی رہیں گی۔ تمہارا ایک عظیم سائنس دان قتل ہو چکا ہے۔ دوسرا سائنس دان جس پر تمہاری قوم کو ناز ہے میری گرفت میں ہے۔ تمہارا ملک پروفیسر ارشد صدیقی اور ڈاکٹر قمر کی کمی آئندہ صدی میں بھی پوری نہ کر سکے گا“۔ اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا اور پھر شنکر اور پریم کی طرف دیکھنے لگا۔

”باہر دیکھو۔ جو بھی نظر آئے اسے ختم کر دو“...... اسکارپین نے

شنکر اور پریم سے مخاطب ہو کر کہا۔

”باہر کوئی نہیں ہے چیف“...... اچانک ایک ریوالور بردار نے کمرے میں داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ کیا تم کپور ہو“...... اسکارپین نے آنے والے کی طرف دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ یہ پروفیسر بغلول کے میک اپ میں ہے“۔ پریم نے جلدی سے کہا۔

”یس سر۔ میں کپور ہوں۔ کپور تھلہ نہیں“...... کپور نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ریوالور نے شعلہ اگلا اور اسکارپین کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا اور اس نے کراہتے ہوئے اپنا زخمی ہاتھ تھام لیا۔ اس سے پہلے کہ اسکارپین کے ساتھی کپور کی اس حرکت کا مطلب سمجھتے، سامنے والے روشندان سے ایک شعلہ کوتا کی طرف لپکا اور اس کی پیشانی میں سوراخ ہو گیا اور وہ چیخے بغیر ہی فرش پر گر گئی۔ کپور نے فوراً ہی راجیش، پریم اور شنکر پر ریوالور تان لیا۔ اسکارپین نے پلٹ کر روشندان کی طرف دیکھا تو وہاں ایکسٹو کا ماتحت کیپٹن بابر ریوالور لئے موجود تھا۔

”نیچے آ جاؤ کیپٹن“...... ایکسٹو نے فرش سے اپنا ریوالور اٹھایا اور اسکارپین کی طرف کرتے ہوئے کیپٹن بابر سے مخاطب ہو کر کہا تو روشندان سے کیپٹن بابر غائب ہو گیا۔ راجیش، پریم اور شنکر کی آنکھوں سے خوف جھانک رہا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

''تم تو کہہ رہے تھے کہ پروفیسر بغلول کے میک اپ میں کپ
ہے''...... اسکارپین نے پریم کو گھورتے ہوئے کہا۔
''یس سر۔ یس سر۔ مجھے راجیش نے یہی بتایا تھا کہ آپ نے
کپور کو ہدایت کی تھی کہ وہ پروفیسر کو بے ہوش کر کے خود کو اس کا
ہم شکل بنا لے''...... پریم نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔
''لیکن یہ کپور نہیں بلکہ اصل پروفیسر بغلول معلوم ہوتا ہے''۔
اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔
''نہیں اسکارپین۔ پروفیسر بغلول تو ایک فرضی نام ہے۔ درحقیقت
وہ میرا ماتحت صفدر ہے۔ تم سے غلطی ہوئی کہ اسے احمق سمجھ کر کپو
کو اس کے فلیٹ پر بھیج دیا جہاں میں نے اپنے ایک ماتحت کو بھیا
اور وہ کپور کی آواز میں تمہاری ہدایات وصول کرتا رہا''...... ایکسٹو
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
''اوہ۔ تو کیا یہ صفدر ہے''...... اسکارپین نے چونک کر کپور کو
گھورتے ہوئے کہا۔
''نہیں۔ یہ علی عمران ہے جس کے ذریعے تم نے دو مرتبہ مجھے
دھمکی دی تھی۔ صفدر، کپور کی آواز کی کامیاب نقل نہیں کر سکتا تھا۔
یہ خوبی اس احمق میں زیادہ ہے''...... ایکسٹو نے ہنستے ہوئے کہا۔
''چیف۔ کیا میں واقعی احمق ہوں''...... عمران نے ایکسٹو کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کپور کے میک اپ میں تھا اور پھر اسی
لمحے صفدر اور کیپٹن بابر کمرے میں داخل ہوئے۔ صفدر اب پروفیسر

بغلول کے میک اپ میں نہیں تھا۔ وہ سب ان کی طرف متوجہ ہو
گئے۔ اسکارپین نے آخری کوشش کی اور یکدم ایکسٹو پر چھلانگ لگا
دی مگر عمران نے فوراً ہی لپک کر اسے راستے میں سنبھالا اور اس
کے منہ پر زوردار گھونسا مار دیا۔ اسکارپین کراہتا ہوا فرش پر جا گرا۔
عمران نے گھوم کر اس کے سر میں بھرپور ٹھوکر ماری اور وہ کراہتا ہوا
سیدھا ہو گیا۔
''اب تم نے حرکت کی تو جہنم میں پہنچا دوں گا مسٹر اجیت کمار۔
بولو۔ ڈاکٹر قمر مبارک کہاں ہے''...... ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔
''تت۔ تہ۔ تہ خانے میں''...... اسکارپین نے کراہتے ہوئے
کہا۔
''تہہ خانہ کہاں ہے۔ راستہ بتاؤ''...... عمران نے اس کے پہلو
میں ایک اور ٹھوکر مارتے ہوئے کہا اور اسکارپین کراہتا ہوا الٹ گیا
اور پھر اس نے منہ کے بل لیٹے لیٹے ہاتھ اٹھا کر کمرے کی عقبی
دیوار کی طرف اشارہ کیا تو سب نے بیک وقت دیوار کی طرف
دیکھا جہاں ایک سوئچ بورڈ نصب تھا۔ اس پر موجود بٹنوں میں سے
ایک بٹن سرخ رنگ کا تھا مگر ٹھیک اسی لمحے کمرے میں ہلکا سا
دھماکہ ہوا اور پھر یکدم وہاں تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

تنویر، خاور، نعمانی اور چوہان عمارت کے کمپاؤنڈ کے مختلف حصوں میں ریوالور لئے چوکنا کھڑے تھے جبکہ صدیقی برآمدے میں کھڑا تھا۔ وہ ایکسٹو کی ہدایت پر یہاں پہنچا تھا۔ ایکسٹو نے اسے ہدایت کی تھی کہ عمارت سے کوئی بھاگ کر جانے نہ پائے مگر اچانک ہی اندر سے ہلکے سے دھماکے کی آواز بلند ہوئی اور پھر دوڑتے قدموں کی آہٹیں سنائی دیں تو صدیقی تیزی سے راہداری کی طرف لپکا۔ اسی لمحے راہداری میں عمران دوڑتا ہوا نکلا اور صدیقی سے ٹکرا گیا۔ صدیقی کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا۔

''اوہ۔ کیا ہوا''...... صدیقی نے بوکھلا کر پوچھا۔

''اسکارپین نکل گیا۔ باہر دیکھو۔ عقب میں جاؤ''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا برآمدے سے نکل کر عمارت کے گیٹ کی طرف لپکا۔ اس کے تمام ماتحت بھی اس کے

پیچھے دوڑتے ہوئے عمارت کے گیٹ سے باہر آ گئے لیکن باہر گلی میں کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔

''عقبی کمپاؤنڈ میں جا کر چیک کرو''...... عمران نے پلٹ کر غراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی واپس دوڑ پڑے۔

''تم میں سے کوئی باہر نکلا تو مارا جائے گا''...... اسی لمحے راہداری سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔ ایکسٹو کے روپ میں بلیک زیرو تھا۔ دھماکہ ہوتے ہی کمرے میں تاریکی کے ساتھ گہرا دھواں پھیل گیا تھا۔ عمران اور بلیک زیرو نے اسکارپین کو پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ اپنی جگہ پر نہیں تھا۔ اس نے ان کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کوئی چیز کمرے میں جلنے والی ٹیوب لائٹ کی طرف پھینکی تھی جس کے پھٹنے سے ٹیوب لائٹ بھی ٹوٹ گئی تھی۔ پھر عمران کے باہر جاتے ہی بلیک زیرو نے دروازے پر پوزیشن سنبھال لی تھی اور جونہی شنکر دوڑتا ہوا دروازے میں آیا اس نے شنکر پر فائر کر دیا اور وہ دروازے میں گر گیا جبکہ کیپٹن بابر پہلے ہی پریم کی گردن دبوچ کر اس کی کمر سے ریوالور لگا چکا تھا۔

راہداری میں روشنی تھی مگر کمرے میں دھواں ختم ہونے میں دو منٹ لگ گئے۔ اندر راجیش بدستور اپنا زخمی بازو تھامے کھڑا تھا جبکہ پریم، کیپٹن بابر کے ریوالور کی زد میں تھا اور شنکر کی لاش پڑی تھی۔

چند لمحوں بعد عمران واپس آیا تو بلیک زیرو نے اس کی طرف دیکھا۔

''نکل گیا خبیث''...... عمران نے کہا اور پھر وہ کمرے میں داخل

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ہوا اور اس نے راجیش کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا اور وہ کراہتا ہوا فرش پر گر گیا۔

''اسے بھی بے ہوش کر دو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کیپٹن بابر سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن بابر نے شنکر کے سر پر ریوالور کے دستہ کی ضرب لگائی اور وہ بھی کراہتا ہوا فرش پر گرا اور بے ہوش ہو گیا جبکہ عمران کمرے کی عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوئچ بورڈ کا سرخ بٹن دبایا تو دیوار کا کچھ حصہ ایک جانب سرک گیا۔ اب وہاں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ اس میں نیچے جانے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ نیچے تہہ خانے میں روشنی تھی۔ عمران ہاتھ میں ریوالور لئے سیڑھیاں اترنے لگا۔

''صفدر اور دوسرے ساتھیوں کا پتہ کرو''...... بلیک زیرو نے کیپٹن بابر سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن بابر دروازے کی طرف بڑھا اور باہر نکل گیا۔ بلیک زیرو سوچ رہا تھا کہ اسکارپین بچ کر نکل گیا ہے تو اب وہ یقیناً انتقامی طور پر ڈھمپ ہاؤس پر حملہ کرے گا کیونکہ اپنے ماتحتوں کو آزاد کرائے بغیر وہ اپنے اصل مشن پر روانہ نہیں ہو سکے گا۔

''چیف۔ انہوں نے عمارت اور عمارت کے کمپاؤنڈ کی تلاشی لی ہے لیکن اسکارپین کہیں نظر نہیں آیا''...... چند لمحوں بعد کیپٹن بابر نے واپس آ کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ نعمانی کو گیٹ پر چھوڑ کر دوسرے ساتھیوں کو اندر

بلاؤ اور عمارت کی تلاشی لو''...... بلیک زیرو نے کہا تو کیپٹن بابر ایک بار پھر باہر نکل گیا۔ اسی لمحے عمران ڈاکٹر قمر کے ساتھ تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ ڈاکٹر قمر بظاہر ٹھیک تھے لیکن ان کے چہرے سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔ انہوں نے بلیک زیرو کی طرف دیکھا تو عمران نے بلیک زیرو کو مخصوص اشارہ کر دیا۔

''چیف۔ تہہ خانے میں ڈاکٹر صاحب ایک کمرے میں بند تھے''۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ ہمارے چیف ایکسٹو ہیں''...... عمران نے ڈاکٹر قمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہیلو ڈاکٹر۔ آپ ٹھیک ہیں نا''...... بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر قمر سے ہاتھ ملایا۔

''ہاں مسٹر ایکسٹو۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ''۔ ڈاکٹر قمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب۔ شکریہ کی کوئی بات نہیں۔ ہم نے اپنا فرض ادا کیا ہے''...... بلیک زیرو نے جلدی سے کہا۔

''یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے مجھے اغوا کیا تھا''...... ڈاکٹر قمر نے پوچھا۔

''وہی جنہوں نے پروفیسر ارشد صدیقی کو قتل کیا تھا۔ کیا آپ کے ہوش میں آنے کے بعد کسی نے آپ سے کوئی بات چیت کی تھی یا نہیں''...... عمران نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

”نہیں۔ مجھے تھوڑی دیر پہلے ہی ہوش آیا تھا۔ دروازہ بند تھا اور میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ میں نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر میں ناکام رہا۔ دروازے پر کئی مرتبہ دستک دی لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا“...... ڈاکٹر قمر نے کہا۔

”چیف۔ آپ نے پولیس کو بلایا ہے یا میں فون کروں“۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ تم فون کرو۔ تمام ممبران کمروں کی تلاشی لے رہے ہیں“۔ بلیک زیرو نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے موبائل فون نکالا اور سوپر فیاض کے نمبر ملانے لگا۔

”ہیلو۔ سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض بول رہا ہوں“...... رابطہ ملنے پر سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر قمر مبارک کے اغوا سے تمہیں کوئی دلچسپی ہے یا نہیں“۔ عمران نے آواز بدل کر پوچھا۔

”اوہ۔ تم کون ہو“...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میں پروفیسر بغلول ہوں اور اس وقت ڈاکٹر قمر کے پاس بیٹھا سپر سانک ریوالور کا فارمولا گھوٹ رہا ہوں“...... عمران نے ڈاکٹر قمر کی طرف دیکھتے ہوئے مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ عمران نے تہہ خانے میں اسے صرف یہ بتایا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کا ممبر ہے اور انہیں آزاد کرنے کے لئے یہاں ریڈ کیا گیا ہے۔

”کیا۔ کیا تم نے ڈاکٹر قمر کو اغوا کیا ہے“...... سوپر فیاض نے مضطربانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ کر لو جو کرنا ہے۔ ارے۔ میں تو تمہیں بھی اغوا کر سکتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”بکومت۔ ڈاکٹر قمر کو آزاد کر دو“...... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

”بہتر۔ ایک کروڑ روپیہ نقد اور دس پندرہ گدھے لے کر آ جاؤ اور ڈاکٹر کو لے جاؤ“...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ایک کروڑ روپیہ۔ کیا تم نے پیسوں کے لئے انہیں اغوا کیا ہے“...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا کروں۔ آج کل پھر پھکڑ ہوں۔ کوئی ادھار بھی نہیں دیتا۔ اسی لئے“...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ عمران۔ میں نے تمہیں پہچان لیا ہے“...... سوپر فیاض نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

”یقیناً۔ جس نے عمران کو پہچانا اس کی عاقبت سنور گئی۔ بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ڈاکٹر قمر کو مجرموں کی گرفت سے چھڑا لیا ہے اور مجرموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ تم اپنا حصہ ڈالنے کے لئے آ کر انہیں لے جاؤ۔ جلدی پہنچو“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایڈریس بتا کر موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھا اور بلیک زیرو کو واپسی کا اشارہ کیا تو بلیک زیرو پلٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

عمران نے دانش منزل میں ہی رات گزاری تھی۔ اسکارپین کے ماتحتوں پریم، موہن اور راجیش کو پولیس کے آنے سے پہلے ہی اس نے اپنے ساتھیوں کے ذریعے وہاں سے روانہ کر دیا تھا۔ لاشیں اور ڈاکٹر قمر کو سوپر فیاض کے حوالے کر کے وہ یہاں آیا تھا اور لاک اپ میں راجیش پر تشدد کر کے معلومات حاصل کرتا رہا تھا۔ راجیش، اسکارپین کے کسی دوسرے ٹھکانے سے واقف نہیں تھا۔ البتہ اس نے یہ امکان ظاہر کیا تھا کہ کوبتا کے اس عمارت کے علاوہ بھی کئی ٹھکانے ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ پہلے سے یہاں مقیم تھی۔ راجیش اس کے بھی کسی ٹھکانے سے واقف نہیں تھا۔

راجیش نے یہ بھی بتایا تھا کہ اسکارپین اب اکیلا ہے اس لئے وہ میزائل اسٹیشن کو تباہ نہیں کرے گا اور نہ ہی ڈھمپ ہاؤس پر حملہ کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی نفری تھی لیکن عمران کو خدشہ تھا

کہ اسکارپین کافرستان سے مزید آدمی طلب کر کے اپنا مشن پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ اس کی ہدایت پر صبح دس بجے بلیک زیرو نے تمام ممبران کو الرٹ کر دیا اور فون پر انہیں ہدایات دیں کہ وہ مشکوک افراد کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اسکارپین اپنی شکست کا ہم سے فوراً ہی انتقام لینے کی کوشش کرے۔ ڈھمپ ہاؤس یا میرے فلیٹ کو وہ اکیلا ہی نشانہ بنا سکتا ہے اس کے لئے اسے نفری کی ضرورت نہیں ہے"...... ناشتہ کرنے کے بعد عمران کو ایک خیال آیا تو اس نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ اگر اس نے کافرستان سے اپنے مزید ساتھیوں کو بلا بھی لیا تو تب بھی وہ سب سے پہلے یہی کوشش کرے گا تاکہ بعد میں اطمینان سے اپنے اصل مشن پر کام کر سکے"...... بلیک زیرو نے عمران کے خدشہ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایک ممبر کو ڈھمپ ہاؤس اور ایک کو میرے فلیٹ کی نگرانی پر مامور کر دو۔ میں ذرا سر سلطان سے بات کر لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور سر سلطان کے آفس کے نمبر پریس کرنے لگا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ گڈ مارننگ"...... رابطہ ہونے پر عمران نے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

''اوہ۔ ساڑھے گیارہ بج رہے ہیں اور تم گڈ مارننگ کہہ رہے ہو۔ کیا ابھی جاگے ہو''...... دوسری طرف سے سرسلطان نے کہا۔

''نہیں جناب۔ جاگتے وہ ہیں جو سوتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا تم سوئے نہیں رات کو''...... سرسلطان نے پوچھا۔

''جو سوتے ہیں وہ کھوتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ وہ کمہار کے کھوتے ہیں یا دھوبی کے۔ میں رات بھر مجرموں سے پوچھ گچھ کرتا رہا ہوں''...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ سوپر فیاض نے بتایا تھا کہ سیکرٹ سروس نے مجرموں کو گرفتار کر لیا ہے''...... سرسلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ لیکن ان کا سرغنہ بچ کر نکل گیا تھا۔ جب تک اسے گرفتار نہیں کر لوں گا معاملہ ختم نہیں ہو گا کیونکہ اس کے مشن کا اصل مقصد ہمارے ایٹمک ریسرچ سنٹر اور میزائل اسٹیشن کو نشانہ بنانا ہے اور اگر ہم رات اس پر ریڈ نہ کرتے تو وہ میزائل اسٹیشن کی طرف روانہ ہو چکا ہوتا''...... عمران نے کہا۔

''شکر ہے تمہاری کوششوں سے اس کا مشن ناکام ہو گیا''...... سرسلطان نے کہا۔

''نہیں۔ خطرہ اب بھی باقی ہے اس لئے کہ وہ مزید ساتھیوں کو کافرستان سے بلوا کر اپنا مشن مکمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ آپ حکومت کو خبردار کر دیں کہ وہ میزائل اسٹیشن کو جانے

والے تمام راستوں کو سیل کر دے اور اس کے علاوہ جہلم روڈ پر پٹرولنگ کا انتظام کرے۔ ہم بھی اس کی تلاش میں ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''صدر مملکت اور وزیر دفاع نے ڈاکٹر قمر کی بازیابی پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور ایکسٹو کے لئے شکریہ کے پیغام دیئے ہیں کہ اس کی بروقت کوششوں سے ہمارا ملک اپنے عظیم سائنس دان کے ضیاع سے بچ گیا''...... سرسلطان نے کہا۔

''میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے اور آئندہ بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں رہوں گا۔ اب اجازت۔ ابھی مجھے اسکارپین کے سلسلے میں اقدامات کرنے ہیں۔ خدا حافظ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ ممبران کو کیس کی تفصیلات نہیں بتائیں گے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''تم بھی بس صفر ہی ہو۔ کیس ابھی ختم کہاں ہوا ہے کہ تفصیلات بتا سکوں۔ ابھی تو یہی معلوم نہیں ہے کہ اسکارپین کہاں ہے اور آئندہ وہ کیا کرے گا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر ارشد صدیقی کو اس نے کیوں قتل کیا اور ڈاکٹر قمر مبارک کو اغوا کیوں کیا جبکہ وہ انہیں بھی قتل کر سکتا تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اس نے سر جھکا لیا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ کوبتا یہاں کب سے کام کر رہی تھی اور اس نے

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کافرستان کے لئے یہاں کون کون سے کارنامے انجام دیئے ہیں"۔
عمران نے بلیک زیرو سے پوچھا۔

"آپ غالباً اپنے فلیٹ جا رہے تھے"...... بلیک زیرو نے جان چھڑانے کے لئے کہا۔

"یہ بھی غلط ہے۔ میں تو جولیا کے فلیٹ جاؤں گا"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"بہتر۔ میں آپ کے فلیٹ کی نگرانی کے لئے خاور کو کال کر رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تم کال کرو۔ میں نکلتا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور آپریشن روم سے نکل گیا جبکہ بلیک زیرو مسکراتے ہوئے خاور کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ارے۔ ذرا چھری تلے دم تو لے۔ پیچھے پولیس لگی ہوئی ہے کیا یا جہاز اڑنے والا ہے تمہارا"...... تیسری بیل کے بعد وہ چوتھی مرتبہ بٹن دبانے ہی لگی تھی کہ اندر سے سلیمان کی دھاڑ سنائی دی اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا تو سلیمان کی شکل دکھائی دی مگر جولیا کو دیکھ کر سلیمان کے چہرے پر گھبراہٹ نمودار ہو گئی۔

"اوہ۔مس جولیا آپ۔ آیئے۔ آیئے"......سلیمان نے جولیا کو غصیلی نگاہوں سے دیکھ کر بوکھلا کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"عمران ہے"...... جولیا نے اندر آتے ہوئے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں بھی ہے تو آ جائے گا۔ آپ تشریف کو تو اندر لے چلیں"...... سلیمان نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"سلیمان۔ میرے ساتھ بدتمیزی نہیں چلے گی۔ سمجھے"...... جولیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

نے آگے بڑھ کر غراتے ہوئے کہا۔

”معلوم ہے مجھے۔ آپ کے ساتھ صرف صاحب ہی چل سکتے ہیں۔ میرے جیسے غریب باورچی کی کیا اوقات جسے صبح سے نہ ناشتہ نصیب ہوا ہے نہ چائے کی پیالی“...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تم نے ناشتہ نہیں کیا ابھی تک“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”قسم لے لیں“...... سلیمان نے اس کے پیچھے ڈرائننگ روم میں قدم رکھتے ہوئے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

”مگر کیوں“...... جولیا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ہمدردانہ لہجہ میں کہا۔

”گھر میں کچھ ہو تو ناشتہ کروں۔ نہ چینی، نہ پتی، نہ دودھ اور نہ انڈے ڈبل روٹی“...... سلیمان نے بے چارگی سے کہا۔

”عمران کہاں ہے“...... جولیان نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”آہ۔ یہی تو دکھ ہے کہ وہ بھی نہیں ہیں۔ دو دن سے ان کی راتیں باہر گزر رہی ہیں“...... سلیمان نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیا مطلب۔ کہاں گزار رہا ہے وہ راتیں“...... جولیا نے یکدم چونکتے ہوئے پوچھا۔

”اللہ جانے۔ مجھے تو گھاس بھی نہیں ڈالتے۔ مل گئی ہو گی کوئی قیمے کے پراٹھے کھلانے والی۔ میرا پکا ہوا تو انہیں زہر لگتا ہے“...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تم فکر مت کرو۔ چائے بناؤ“...... جولیا نے پرس کھولتے ہوئے کہا۔

”لو۔ اپنے لئے کسی ہوٹل سے ناشتہ اور چائے کے لئے دودھ پتی لے آؤ“...... جولیا نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”جی بہتر۔ لیکن اب بارہ بج چکے ہیں۔ لنچ بھی کرنا ہے“۔ سلیمان نے نوٹ لیتے ہوئے کہا تو جولیا نے ایک اور نوٹ نکال کر اسے دیا۔ اسی لمحے کال بیل بجی تو سلیمان کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

”دیکھو کون ہے“...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہو گا کوئی۔ باہر جاؤں گا تو دیکھ لوں گا“...... سلیمان نے نوٹ جیب میں رکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا اور اسی لمحے دوبارہ کال بیل بجی مگر سلیمان نے ہاتھ سے یوں کان جھاڑا جیسے مکھی اڑائی ہو۔ جولیا کو اس پر غصہ آ گیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دیکھتی ہوں“...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں۔ آپ بیٹھیں۔ میں خود ہی دیکھتا ہوں اس نانجار کو“...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"بہت بری بات ہے بیل سن کر جواب نہ دینا۔ مجھے بھی تین بار بیل بجانی پڑی تھی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجبوری ہے۔ کل کا واقعہ آپ کو صاحب نے بتایا ہو گا کہ کیسے دو آدمی اندر گھس آئے تھے اور مجھے سر پر ضرب لگا کر بے ہوش کر گئے تھے۔ صاحب نے مجھے محتاط رہنے کی ہدایت کی ہے"۔ سلیمان نے کہا اور پھر تیسری مرتبہ بیل بجی تو بجتی ہی چلی گئی۔ سلیمان بوکھلا کر پلٹا اور کمرے سے باہر آتے ہوئے غرایا۔

"ارے ٹھہرو تو سہی۔ کیوں بٹن خراب کر رہا ہے۔ میرے ہاتھ میں پستول ہے۔ گولی مار دوں گا"...... سلیمان نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ شاید بٹن میں خرابی ہے۔ خودبخود دب گیا ہے۔ ابھی الیکٹریشن کو فون کر کے بلاتا ہوں"...... سلیمان نے قریب پہنچ کر دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکدم رک گیا۔

"اوہ بجلی والوں کی پیداوار۔ دروازہ کھول ورنہ توڑ ڈالوں گا"...... اسی لمحے بیل بند ہوئی اور باہر سے غراہٹ سنائی دی۔

"ارے۔ یہ تو صاحب ہیں"...... سلیمان نے چیختے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھولتے ہی وہ سائیڈ میں ہو گیا۔ عمران اندر آیا اور سیدھا کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کہاں گیا ہے وہ باورچی کی اولاد۔ آج میں اس کی ٹانگیں توڑ ڈالوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کمرے میں داخل ہو کر کہا

مگر سامنے صوفے پر بیٹھی جولیا کو دیکھ کر اس کے چہرے سے غصے کے تاثرات غائب ہو گئے۔ جولیا اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

"ارے جولیا۔ میری خوش قسمتی ہے کہ صبح صبح تمہارا حسین چہرہ دکھائی دیا ہے"...... عمران نے شوخ لہجے میں کہا۔

"کیا اس کا چہرہ حسین نہیں تھا جس کے پاس رات گزار کر آ رہے ہو"...... جولیا نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

"کک۔ کیا مطلب"...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

"مجھے سب معلوم ہے۔ انجان بننے کی کوشش مت کرو"۔ جولیا نے غصے سے کہا۔

"اوہ۔ لگتا ہے اس سلیمان کے بچے نے چغلی کھائی ہے"۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سلیمان۔ ارے او سلیمان"...... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی آیا صاحب"...... سلیمان کی کچن سے آواز سنائی دی۔

"کیا بھاڑ جھونک رہے ہو وہاں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں صاحب۔ آپ کی مہمان کے لئے چائے بنا رہا ہوں اور آپ کے لئے شربت دیدار"...... سلیمان نے اونچی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ شربت میں پی رہا ہوں۔ میرے لئے بھی چائے لیتے آنا"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"اچھا صاحب۔ مگر سارا شربت ختم نہ کر دینا۔ میرے لئے بھی کچھ بچا لینا"...... سلیمان نے کہا۔

"بتاؤ۔ کس کے پاس رات گزاری ہے"...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ اب تمہاری باری ہے"...... عمران نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"بکو مت۔ جو پوچھ رہی اس بات کا جواب دو"...... جولیا نے جھینپ کر کہا۔

"نقاب پوش حسینہ دیکھی ہے تم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کیا یہ کسی فلم کا نام ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ بہت بڑی فلم ہے وہ۔ رات بھر اپنے ساتھ مجھے بھی جگائے رکھا"...... عمران نے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ مگر وہ ہے کون۔ کہاں رہتی ہے"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"دانش منزل میں"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ چیف۔ کیا تم چیف کے پاس تھے"...... جولیا نے یکدم چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ رات اسکارپین کے فرار ہونے کے بعد تمہارے چیف

نے مجھے گرفتار کر لیا اور حکم دیا کہ اسکارپین کے ساتھیوں سے پوچھ گچھ کروں۔ کیا تمہیں کسی ساتھی نے نہیں بتایا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ صبح صفدر نے فون پر بتایا تھا"...... جولیا نے کہا اور اسی لئے سلیمان چائے کی ٹرے اٹھائے اندر آ گیا۔

"لیجئے صاحب۔ چائے حاضر ہے۔ میں ذرا لنچ لینے جا رہا ہوں ہوٹل سے"...... سلیمان نے ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آج کل ہوٹل سے کھا رہے ہو"...... عمران نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا کی مہربانی ہے ورنہ آپ نے کبھی بھول کر بھی نہیں پوچھا کہ کتنے عرصہ سے فاقے کر رہے ہو"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"ارے۔ جولیا کے سامنے میری بدگوئی کر رہا ہے۔ ناہنجار۔ وہ تو یہی سمجھے گی کہ شادی کے بعد اسے بھی فاقے کرنا پڑیں گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں صاحب۔ کم از کم میں انہیں فاقہ نہیں کرنے دوں گا۔ بے شک آپ شادی کر کے آزما لیں۔ میں ان کے لئے بھیک مانگ کر لایا کروں گا۔ قسم قسم کے کھانے"...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

"بکو مت۔ جاؤ تم لنچ لینے"...... جولیا نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

''جی بہتر۔ آپ خود ان سے دو دو ہاتھ کر سکتی ہیں تو کیجئے۔ میں جا رہا ہوں''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

''چائے پی لو جولیا۔ نجانے کب تمہارے چوہے کا حکم آ جائے اور مجھے بھاگنا پڑے''...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔ جولیا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اچانک عمران کے واچ ٹرانسمیٹر پر مخصوص سگنل کی آواز سنائی دینے لگی۔

ہوٹل میں داخل ہو کر اس نے کمپاؤنڈ میں کار روکی اور انجن بند کر کے نیچے اترا اور پھر وہ ہال کی طرف بڑھنے لگا۔ دروازے پر کھڑے باوردی گارڈ نے دروازہ کھولا اور وہ ہال میں داخل ہو گیا۔

ہال میں زیادہ رش نہیں تھا۔ وہ سیدھا کاؤنٹر پر جا پہنچا۔

''فرمائیے سر''...... کاؤنٹر مین نے شائستہ لہجے میں پوچھا۔

''مجھے منیجر سے ملنا ہے۔ اس کا کمرہ کہاں ہے''...... آنے والے نے کہا۔

''اس وقت وہ آرام کر رہے ہیں۔ آپ صبح ہی ان سے مل سکیں گے''...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

''میں اسی وقت ملنا چاہتا ہوں۔ تم صرف اس کا کمرہ بتا دو۔ میرا تعلق ایف بی آئی سے ہے اور ایک پرانے کیس کے سلسلے میں ان سے چند باتیں کرنی ہیں۔ اور ہاں۔ ہماری ملاقات کا کسی سے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

بھی ذکر مت کرنا ورنہ پھنس جاؤ گے“...... آنے والے نے سخت لہجے میں کہا تو اس کی دھمکی سن کر ادھیڑ عمر کاؤنٹر مین خوفزدہ ہو گیا۔

”فرسٹ فلور پر سیڑھیوں کے بائیں جانب پہلا کمرہ“...... ادھیڑ عمر کاؤنٹر مین نے آہستہ سے کہا۔

”او کے۔ لیکن میری وارننگ یاد رکھنا“...... آنے والے نے اپنی گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا جبکہ کاؤنٹر مین خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا لیکن وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ فرسٹ فلور پر پہنچ کر اس نے راہداری کا جائزہ لیا۔ وہاں کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔ تمام کمروں کے دروازے بند نظر آ رہے تھے۔ وہ بائیں جانب کے پہلے کمرے کی طرف دبے پاؤں بڑھا اور دروازے پر پہنچ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور جھک کر کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ کمرے میں بیڈ پر ایک چالیس پینتالیس سالہ شخص ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ موجود تھا۔

گھنی مونچھوں والے نے سیدھے ہو کر ایک لمحہ کے لئے سوچا اور دوسرے ہی لمحے اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے منی کیمرہ نکالا اور اس کے لینز والا حصہ کی ہول کے سوراخ پر رکھ کر چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کیمرہ جیب میں ڈالا اور دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

”کون ہے“...... اندر سے اس مرد کی آواز سنائی دی جو یقیناً

منیجر ہی تھا۔

”پولیس۔ دروازہ کھولو“...... گھنی مونچھوں والے نے آہستہ سے مگر تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ تقریباً نصف منٹ بعد دروازہ کھلا اور منیجر کی خوفزدہ شکل دکھائی دی۔ اب وہ مکمل لباس میں تھا لیکن شرٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ پولیس کی بجائے اس اکیلے آدمی کو دیکھ کر وہ چونکا ہی تھا کہ ریوالور دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔

”پیچھے ہٹو“...... ریوالور بردار نے فوراً ہی ریوالور کی نال اس کے سینے سے لگاتے ہوئے آہستہ سے کہا تو منیجر خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹا اور ریوالور بردار نے اندر آ کر ایک ہاتھ سے دروازہ بند کر دیا۔

”ہاتھ بلند کر لو منیجر“...... ریوالور بردار نے بیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ بیڈ خالی تھا اور لڑکی وہاں سے غائب تھی۔

”تم۔ تم کون ہو“...... منیجر نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے خوفزدہ سی آواز میں پوچھا۔

”انسپکٹر راشد۔ ایف بی آئی کو تمہارے متعلق کچھ شکایات ملی ہیں۔ مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارے علاوہ اور کون ہے یہاں“۔ ریوالور بردار نے سخت لہجے میں کہا۔

”کس قسم کی شکایات۔ یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے“...... منیجر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یہی کہ تم لڑکیوں کو بلیک میل کر کے ان کے ساتھ عیاشی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کرتے ہو''...... انسپکٹر راشد نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ غلط ہے۔ آپ پولیس سے معلوم کر سکتے ہیں بلکہ سوپر فیاض بھی میرے بارے میں جانتا ہے''...... منیجر نے کہا۔

''اسے دفع کرو۔ وہ تو خود عیاش آدمی ہے۔ سنا ہے آج بھی کوئی لڑکی آئی تھی یہاں''...... انسپکٹر راشد نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں کاؤنٹر مین سے پوچھتا ہوں۔ میرے علم میں تو نہیں ہے''...... منیجر نے کہا۔

''اچھا۔ تو میرے دستک دینے سے پہلے تمہارے ساتھ بیڈ پر کون تھی''...... انسپکٹر راشد نے طنزیہ لہجے میں کہا تو منیجر کے چہرے پر زردی سی پھیل گئی۔

''کک۔ کک۔ کب''...... منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو انسپکٹر راشد نے جیب سے کیمرہ نکال لیا۔

''اس منی کیمرے میں لڑکی کے ساتھ تمہاری کئی تصویریں بنائی ہیں میں نے۔ دیکھنا چاہتے ہو تو اس سے آنکھ لگا کر دیکھ سکتے ہو ورنہ لڑکی کو واش روم سے باہر نکالو''...... انسپکٹر راشد نے غراتے ہوئے کہا تو یہ سن کر منیجر کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔

''باہر آ جاؤ نازلی''...... ایک لمحہ بعد منیجر نے واش روم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو واش روم کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی باہر آ گئی۔ اب اس کے جسم پر مکمل لباس تھا مگر اس کا چہرہ خوف سے زرد ہو رہا تھا۔ وہ منیجر کے پاس آ کر رک گئی۔

''منیجر۔ کیا خیال ہے۔ ان تصویروں کی وجہ سے تمہیں جیل اور بدنامی سے کوئی بچا سکے گا''...... انسپکٹر راشد نے کہا تو منیجر نے سر جھکاتے ہوئے انکار میں سر ہلا دیا۔

''لیکن میں تمہیں بچا سکتا ہوں''...... انسپکٹر راشد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مگر کیسے''...... منیجر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''کیونکہ تمہارے جرم کا ثبوت میرے پاس ہے۔ اگر تم چاہو تو مجھ سے تعاون کر کے اپنے ہوٹل اور اپنے آپ کو ڈوبنے سے بچا سکتے ہو''...... انسپکٹر راشد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ وہ کیسے''...... منیجر نے کہا۔ اب اس کا خوف کچھ کم ہو گیا تھا۔

''ابھی بتاتا ہوں''...... انسپکٹر راشد نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ منیجر اور نازلی کے عقب میں آ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کا ریوالور والا ہاتھ بلند ہوا اور ریوالور کا دستہ نازلی کے سر پر پڑا اور وہ تیز کراہ نکالتی ہوئی لڑکھڑائی اور اگلے ہی لمحے وہ فرش پر گر کر بے ہوش ہوتی چلی گئی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

جولیا، عمران کے فلیٹ سے اتر کر نیچے آئی اور خاور کو دیکھ کر مسکرا دی جو سیڑھیوں کے پاس کھڑا اخبار پھیلائے پڑھ رہا تھا۔ عمران نے جولیا کو بتایا تھا کہ خاور کو ایکسٹو نے اس کے فلیٹ کی نگرانی پر مامور کیا ہے اور وہ اس سے ملے بغیر باہر جائے۔ چنانچہ جولیا سیدھی گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ باہر آ کر وہ اپنی کار میں بیٹھی اور انجن سٹارٹ کر کے اپنے فلیٹ کی طرف چل دی۔ اس کی موجودگی میں عمران کے واچ ٹرانسمیٹر پر آنے والی کال ایکسٹو کی تھی جس نے عمران کو خاور کے وہاں پہنچ جانے کی اطلاع دی تھی۔

جونہی جولیا کی کار وہاں سے روانہ ہوئی سڑک کی دوسری جانب فٹ پاتھ کے ساتھ کھڑی سبز رنگ کی بیوک حرکت میں آئی اور اس کے پیچھے دوڑنے لگی۔ اس میں صرف ایک آدمی تھا۔ اس نے جیب سے موبائل فون نکالا اور پھر نمبر پریس کر کے انتظار کرنے لگا۔

"یس۔ اسکارپین"...... چند لمحوں بعد موبائل فون سے ایک آواز سنائی دی۔

"کلیان بول رہا ہوں چیف"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجہ میں کہا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے کلیان"...... دوسری طرف سے اسکارپین نے پوچھا۔

"جولیا، عمران کے فلیٹ سے چل پڑی ہے چیف اور میں اس کا تعاقب کر رہا ہوں"...... کلیان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ احتیاط سے اس کا پیچھا کرو۔ تعاقب کے اختتام پر رپورٹ دینا۔ اپنی حفاظت اور تعاقب سے بھی غافل نہ رہنا۔ دیٹس آل"...... اسکارپین نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو کلیان نے بھی فون آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔

جولیا کی کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی چند منٹ بعد ایک بلڈنگ کے پاس رکی تو کلیان نے چند قدم پیچھے ہی کار روک لی۔ جولیا کار سے نیچے اتری اور گاڑی لاک کرنے لگی تو کلیان نے انجن بند کیا اور کار سے اتر کر آگے بڑھنے لگا۔ جولیا عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ کلیان گیٹ سے چند قدم پیچھے تھا۔ جولیا عمارت میں داخل ہو کر سیڑھیوں کی طرف بڑھی اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کلیان بھی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا اور جونہی جولیا سیڑھیوں کے موڑ پر غائب ہوئی کلیان بھی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ فرسٹ فلور پر پہنچ کر وہ رکا۔ راہداری میں کوئی نہ تھا اور دوسرے فلور کی سیڑھیوں سے جولیا کے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ سمجھ گیا کہ جولیا کا فلیٹ اسی فلور پر ہے۔ اس نے اندازہ لگایا کہ چند لمحوں میں وہ سیڑھیوں کے قریب ترین فلیٹ میں ہی داخل ہوئی ہو گی۔ چنانچہ وہ دبے پاؤں بائیں جانب کے پہلے فلیٹ کی طرف بڑھا۔ اس فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔

کلیان نے احتیاط سے دائیں بائیں دیکھا اور پھر اس نے جھک کر کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ اندر اسے جولیا کی ایک جھلک دکھائی دی جو ایک کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ کلیان مطمئن ہو کر پیچھے ہٹا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ نیچے آ کر وہ عمارت سے باہر آیا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ قریب پہنچ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور دروازہ بند کر کے جیب سے موبائل فون نکال لیا۔ اس نے نمبر ملائے اور انتظار کرنے لگا لیکن اس کی محتاط نگاہیں آس پاس کا جائزہ لے رہی تھیں۔

”یس۔ اسکارپین“...... چند لمحوں بعد موبائل فون سے اسکارپین کی آواز سنائی دی۔

”کلیان بول رہا ہوں چیف“...... کلیان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”رپورٹ“...... دوسری طرف سے اسکارپین نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو کلیان نے اسے جولیا کے بارے میں رپورٹ دے دی۔

”تمہارا تو کسی نے تعاقب نہیں کیا“...... کلیان کے خاموش ہونے پر اسکارپین نے پوچھا۔

”نو سر۔ میں سارا راستہ چیک کرتا رہا ہوں“...... کلیان نے جواب دیا۔

”آل رائٹ۔ فی الحال تم اس کی باہر رہ کر نگرانی کرتے رہو۔ اگر جولیا وہاں سے دوبارہ کہیں جائے تو اس کا تعاقب کرو۔ میں جلد ہی تمہیں نئی ہدایات دینے کے لئے کال کروں گا۔ اگر کوئی اس سے ملنے آئے تو اس کی واپسی پر اس کا تعاقب کرنا“...... اسکارپین نے کہا۔

”چیف۔ باہر رہ کر مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ کوئی اس کے فلیٹ میں داخل ہوا ہے“...... کلیان نے پوچھا۔

”باہر کا مطلب یہ نہیں کہ تم عمارت سے باہر رہو۔ سیڑھیوں کے قریب رہو اور فرسٹ فلور پر آنے جانے والوں کو چیک کرتے رہو۔ ڈیٹس آل“...... اسکارپین نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا تو کلیان نے بھی موبائل فون آف کیا اور جیب میں رکھتے ہوئے کار سے نیچے اتر آیا۔ دروازہ بند کر کے وہ دوبارہ اس عمارت کی طرف چل دیا جس میں جولیا کا فلیٹ تھا۔ اندر آ کر وہ سیڑھیوں کے قریب رکا اور کوٹ کی جیب سے ایک

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

فولڈ کیا ہوا میگزین نکال کر کھول لیا۔ یہ بیس پچیس صفحات کا رسالہ تھا۔ کلیان رسالہ چہرے کے سامنے کر کے بظاہر پڑھنے لگا لیکن اس کی نگاہیں عمارت کے گیٹ پر مرکوز تھیں۔

''تقریباً پندرہ منٹ بعد اس کی جیب میں پڑے ہوئے موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ بائیں جانب ایک دروازے پر واش روم لکھا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے اس جانب بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا تھا جس کا مطلب تھا کہ اندر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ واش روم میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر کے واش روم کا نل کھول دیا اور پھر جیب سے موبائل فون نکال کر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ کلیان سپیکنگ''...... کلیان نے موبائل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا لیکن کوئی آواز سنائی نہ دی۔ اس نے چونک کر موبائل فون کی سکرین پر نظر ڈالی تو اس پر مس کال کے الفاظ درج تھے۔ اس نے چیک کیا تو اسکارپین کے نمبر دکھائی دیئے۔ تب وہ اسکارپین کو کال کرنے لگا۔

یس۔ اسکارپین''...... چند لمحوں بعد اسکارپین کی آواز سنائی دی۔

''کلیان بول رہا ہوں سر''...... کلیان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کہاں تھے۔ کال کیوں رسیو نہیں کی تم نے''...... دوسری طرف سے اسکارپین نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''سوری چیف۔ اس وقت میں سیڑھیوں کے پاس تھا اور کال

سننے کے لئے وہ جگہ محفوظ نہیں تھی۔ چنانچہ مجھے واش روم آنا پڑا۔ اتنی دیر میں''...... کلیان نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کیا پوزیشن ہے''...... اسکارپین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''وہ ابھی تک فلیٹ میں ہی ہے۔ نیچے نہیں آئی''...... کلیان نے کہا۔

''کوئی اس سے ملنے تو نہیں آیا''...... اسکارپین نے پوچھا۔

''نو سر۔ ابھی تو کوئی اوپر نہیں گیا۔ البتہ لفٹ کے ذریعے دو تین افراد اوپر گئے اور نیچے آئے تھے لیکن لفٹ سیکنڈ اور تھرڈ فلور تک ہی آتی جاتی رہی''...... کلیان نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب میری ہدایات غور سے سنو''...... اسکارپین نے کہا تو کلیان ہمہ تن گوش ہو گیا۔

''میں سمجھ گیا ہوں چیف''...... اسکارپین کی ہدایات سننے کے بعد کلیان نے کہا۔

''آل رائٹ۔ انتظار کرو۔ دیٹس آل''...... اسکارپین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو کلیان نے بھی فون آف کر کے جیب میں رکھا اور ہاتھ دھو کر باہر نکل آیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

صفدر اپنے فلیٹ سے باہر نکلا ہی تھا کہ اس کی نگاہ سیڑھیوں کے پاس کھڑے سفید چشمے والے پر پڑی جو سگریٹ سلگائے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دوسرے ہی لمحے سفید چشمے والے نے لائٹر بجھایا اور جیب میں رکھتے ہوئے پلٹ کر سیڑھیاں اترنے لگا۔ اتنی دیر میں اس کا حلیہ صفدر کے ذہن پر نقش ہو چکا تھا۔ چشمے والے نے ڈارک بلیو کلر کا سوٹ پہنچا ہوا تھا۔ شکل سے مقامی لگتا تھا اور عمر پینتالیس سال سے زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ چہرے پر چھوٹی سی فرنچ کٹ داڑھی تھی۔

صفدر کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ ادھیڑ عمر شخص اس کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس نے جلدی سے دروازہ لاک کیا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے آیا تو وہ آدمی عمارت کے گیٹ سے باہر نکل رہا تھا۔ صفدر کے ذہن میں

فوری طور پر خیال آیا کہ وہ آدمی اسکارپین کا کوئی ساتھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کا تعاقب کر کے اس کا ٹھکانہ معلوم کرنا زیادہ مناسب رہے گا کہ اس کے ذریعے اسکارپین تک پہنچا جا سکتا ہے۔ یہی سوچتا ہوا وہ عمارت کے گیٹ سے باہر آ گیا۔ ادھیڑ عمر سفید چشمے والا بائیں ہاتھ سے چند قدم آگے کھڑی نیلے رنگ کی کیڈلاک کا دروازہ کھول رہا تھا۔

صفدر کی کار دائیں جانب کھڑی تھی۔ وہ جلدی سے اپنی کار کی طرف بڑھا۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے نیلے رنگ کی کیڈلاک کی طرف دیکھا تو وہ سڑک پر سیدھی جا رہی تھی۔ صفدر تیزی سے اپنی کار میں بیٹھا اور انجن سٹارٹ کر کے اس کے پیچھے چل دیا۔ اتنی دیر میں دو گاڑیاں کیڈلاک کے عقب میں آ چکی تھیں۔

صفدر نے ایک گاڑی کو اوور ٹیک کیا۔ اب کیڈلاک اور اس کی کار کے درمیان صرف ایک گاڑی تھی۔ کیڈلاک کی رفتار زیادہ تیز نہ تھی جس کا مطلب تھا کہ اسے اپنے تعاقب کی خبر نہ تھی۔ شاید وہ صفدر کو عمارت سے باہر آتے نہیں دیکھ سکا تھا ورنہ اپنی رفتار بڑھا دیتا۔ اگلے چوراہے سے نیلے رنگ کی کیڈلاک بائیں جانب کی سڑک پر مڑ گئی۔ صفدر نے بھی اسی جانب کار موڑ دی جبکہ درمیان میں دوڑنے والی گاڑی سیدھی چلی گئی تھی۔ صفدر نے سوچا کہ ایکسٹو کو اطلاع دی جائے۔ ہو سکتا ہے بعد میں اسے کال کرنے کا موقع نہ ملے۔ چنانچہ نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور ایکسٹو کو کال کرنے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

لگا۔

''ہیلو چیف۔ صفدر کالنگ۔ اوور''...... صفدر نے ایکسٹو کو کال کرتے ہوئے کہا۔

''یس۔ ایکسٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد واچ ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''چیف۔ میں اس وقت ایک آدمی کا تعاقب کر رہا ہوں۔ چند منٹ پہلے وہ میرے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''کون ہے وہ۔ تمہیں اس پر کیسے شبہ ہوا۔ اوور''...... ایکسٹو نے پوچھا تو جواب میں صفدر نے تفصیل بتا دی۔

''ٹھیک ہے۔ تم بے حد احتیاط سے اس کا تعاقب کر کے اس کا ٹھکانہ معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ یقیناً وہ اسکارپین کا کوئی آدمی ہو گا کیونکہ کپور نے اسکارپین کو پروفیسر بغلول کا ایڈریس بتایا ہو گا جبکہ وہ گزشتہ رات تمہارے فلیٹ میں وہ تمہاری جگہ لینے گیا تھا اور میں نے اسکارپین کے سامنے انکشاف کیا تھا کہ کپور کے روپ میں عمران ہے جبکہ پروفیسر بغلول اصل میں صفدر تھا۔ اسی لئے اس نے یہ آدمی تمہاری نگرانی پر بھیجا ہو گا یا محض یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اب تم کس شکل میں ہو۔ اوور''...... ایکسٹو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ یہی بات ہو گی۔ مگر میں اس وقت بھی میک اپ

میں ہوں اور لنچ کرنے کے لئے فلیٹ سے نکلا تھا۔ اوور''...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم تعاقب کے اختتام پر رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل''...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو صفدر نے بھی واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ نیلے رنگ کی کیڈلاک چوراہے سے دائیں جانب مڑ رہی تھی۔ صفدر نے احتیاطاً درمیانی فاصلہ بڑھا دیا تھا تا کہ کیڈلاک والے کو اپنے تعاقب کا شبہ نہ ہو سکے۔

نیلے رنگ کی کیڈلاک مختلف سڑکوں پر دوڑتی رہی اور پھر شہر سے باہر جانے والی سڑک پر مڑ گئی۔ اس سڑک پر نو تعمیر آبادیاں تھیں۔ پہلی آبادی بہار کالونی تھی۔ کیڈلاک کالونی کی دوسری گلی میں مڑ گئی۔ صفدر کی کار اس سے تقریباً چالیس قدم پیچھے تھی۔ گلی کے قریب پہنچ کر اس نے بھی کار گلی میں موڑ دی۔ کیڈلاک گلی کے تقریباً اختتام پر پہنچ چکی تھی مگر جونہی صفدر گلی میں داخل ہوا کیڈلاک کار گلی کے سرے پر رک گئی۔ یہ دیکھ کر صفدر نے بھی بریک لگا دی اور پھر اسی لمحے اس کے عقب سے سرخ رنگ کی ٹیوٹا گلی میں داخل ہوئی اور بیک مرر میں اسے دیکھ کر صفدر کے جسم میں سنسنی سی دوڑتی چلی گئی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

عمران نے پرائیوٹ فون کی گھنٹی سنی تو وہ اٹھ کر دوسرے کمرے میں آیا اور رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

''ہاں کالے صفر۔ سناؤ۔ کیا کوئی خوشخبری ہے''...... عمران نے شوخ لہجے میں کہا۔

''یہی سمجھ لیجئے''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ ویری گڈ۔ مبارک ہو۔ کیا بارات آ چکی ہے''۔ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ابھی تو صفدر دلہن کا گھر دیکھنے جا رہا ہے۔ وہ اسکارپین

کے ایک آدمی کا تعاقب کر رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ اسکارپین کا آدمی اسے کہاں سے مل گیا''...... عمران نے یکدم سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ابھی چند منٹ پہلے صفدر نے مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی ہے۔ میں نے اسے تعاقب جاری رکھنے اور اس آدمی کا ٹھکانہ معلوم کرنے کی ہدایت کر دی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔

''اس کا مطلب ہے کہ اسکارپین نے مزید آدمی طلب کر لئے ہیں''...... بلیک زیرو کی بات سن کر عمران نے پرسوچ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ اسکارپین نے کافرستان سے نفری طلب کر لی ہے''...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اتنی جلدی وہاں سے آدمیوں کا یہاں پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ کویتا کے یہاں کئی ماتحت ہوں گے۔ اسکارپین کی رپورٹ پر اس کے ہیڈکوارٹر نے انہیں اسکارپین کی ماتحتی میں کام کرنے کا حکم دیا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''میرے ذہن میں بھی یہی بات آئی تھی مگر آپ سے طلب کرنے والی بات سن کر مجھے حیرت ہوئی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بہرحال۔ اس مرتبہ اسکارپین کو بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ اسے ڈھمپ ہاؤس کے علاوہ صرف میرا اور صفدر کا ایڈریس معلوم ہے اس

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

لئے اس نے صفدر کے علاوہ میرا بندوبست بھی کیا ہو گا اور دوسرے ممبران کے ایڈریس معلوم کرنے کی بھی کوشش کرے گا''...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ کے فلیٹ کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ نیچے خاور موجود ہے۔ اس نے تو ابھی تک نہیں بتایا۔ اب خود باہر نکلوں گا تو دیکھوں گا۔ ہو سکتا ہے کوئی نگرانی کرنے والا موجود ہو اور خاور اسے چیک نہ کر سکا ہو۔ تم ایسا کرو کہ کیپٹن بابر کو صفدر کے پیچھے بھیج دو۔ ایسا نہ ہو کہ اسکارپین کا آدمی صفدر کو ڈاج دے کر نکل جائے۔ کیپٹن بابر، صفدر سے دور رہ کر اس کی نگرانی کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''بہتر۔ میں اسے ابھی کال کرتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اور ہاں۔ تھوڑی دیر پہلے جولیا یہاں سے اپنے فلیٹ گئی ہے۔ اس کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ جوزف کو اس کے فلیٹ بھیج دو۔ وہ جولیا کے پاس رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''مگر جولیا اسے شراب کہاں سے دے گی''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اسے کہو کہ اپنے کوٹے سے چند بوتلیں گاڑی میں رکھ کر لے جائے۔ جولیا کو بھی اس کی آمد کی اطلاع دے دو۔ اس کے علاوہ

جولیا کو ہدایت کر دو کہ وہ میک اپ کے بغیر فلیٹ سے باہر نہ جائے۔ ویٹس آل''...... عمران نے کہا اور پھر وہ رسیور رکھ کر کمرے سے نکل آیا۔ اسی لمحے کال بیل بجی تو وہ چونک پڑا۔

''سلیمان۔ دیکھنا کون لنچ کرنے آیا ہے''...... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ میرے پاس کسی بھوکے ننگے کو کھلانے کی گنجائش نہیں ہے''...... سلیمان نے کچن سے نکل کر غصیلے لہجے میں کہا اور اسی لمحے دوبارہ گھنٹی بج اٹھی۔

''ارے۔ دیکھو تو سہی۔ ہو سکتا ہے وہ صرف بھوکا ہو، ننگا نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''کمال کرتے ہیں آپ بھی۔ اگر وہ بھوکا نہ ہو اور صرف ننگا ہوا تو پھر''...... سلیمان نے سر جھٹک کر کہا۔

''ارے احمق۔ ننگا ہو تو اس کی طرف مت دیکھنا''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اتنے میں تیسری مرتبہ بیل بجائی گئی۔

''آ رہا ہوں بھئی۔ گھنٹی کیوں خراب کئے جا رہے ہو''۔ سلیمان نے دروازے کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''پہلے پوچھ لینا کون ہے''...... عمران نے ہانک لگائی۔

''ننگے ہو یا بھوکے ہو''...... سلیمان نے بیرونی دروازے کے قریب پہنچ کر پوچھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"دروازہ کھولتے ہو یا توڑ دوں"...... باہر سے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"باپ رے باپ۔ فیاض صاحب کی آواز معلوم ہوتی ہے"۔ سلیمان نے عمران کی طرف دیکھ کر بوکھلا کر کہا۔

"کھول دو دروازہ ورنہ وہ تمہیں ننگا کئے بغیر نہیں چھوڑے گا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سلیمان نے دروازہ کھولا اور تیزی سے دوڑ کر عمران کے پاس آ گیا۔ سوپر فیاض غضبناک انداز میں اندر آیا لیکن عمران کو دیکھ کر اس کے تیور نرم پڑ گئے اور پھر وہ سلیمان کو گھورتا ہوا آگے بڑھا۔

"اوہ۔ فیاض صاحب۔ بقول کنفیوشس، ان کے آنے سے جو آتی ہے گھر میں پولیس وہ سمجھتے ہیں گھر نہیں تھانہ ہے"...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنے چہیتے کو سمجھا لو ورنہ کسی دن بہت ماروں گا اسے"۔ سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو باورچی کے بچے۔ سوپر فیاض کے لئے چائے لاؤ ورنہ اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو گا"...... عمران نے سلیمان کی کمر پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ بیٹھو سوپر فیاض۔ بھابی کا کیا حال ہے"...... عمران نے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ٹھیک ہے"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران

کے سامنے بیٹھ گیا۔

"سناؤ۔ کتنے بچے ہو گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کیا بک رہے ہو۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہے"...... سوپر فیاض نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں دوسری بیویوں کے بچوں کی بات کر رہا ہوں کیونکہ تم میں تو بہت صلاحیت ہے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"مذاق مت کرو۔ میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں"...... سوپر فیاض نے سر جھٹک کر کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"کیوں۔ کیا ہوا"...... عمران نے سمجھنے کے باوجود انجان لہجے میں کہا۔

"تمہارے ڈیڈی نے ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ صبح سے تین مرتبہ پوچھ چکے ہیں کہ ڈاکٹر قمر کو اغوا کرنے والے کہاں ہیں اور میں نے انہیں پکڑنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ سیکرٹ سروس والوں نے صرف لاشیں حوالے کی ہیں تو زندہ گرفتار کئے جانے والوں کو میرے حوالے کیوں نہیں کیا"...... سوپر فیاض نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"اور کچھ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ڈیڈی اس کیس کی تفصیلات بھی پوچھ رہے ہیں کہ

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

مجرم کون ہیں اور ڈاکٹر قمر کو کیوں اغوا کیا گیا تھا۔ اب میں انہیں جواب دوں۔ گزشتہ رات تم ڈاکٹر قمر اور مجرموں کی لاشیں میرے حوالے کر کے چلتے بنے۔ تم نے بھی کچھ نہیں بتایا تھا''...... سوپر فیاض نے بے چارگی سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ اب میں تمہاری مشکل حل کر دوں تو کیا انعام دو گے'' عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''جو تم کہو گے''...... سوپر فیاض نے اس کی طرف پرامید نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کسی فائیو سٹار ہوٹل میں ڈنر کیسا رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''آل رائٹ۔ کل رات''...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کل تک کا ادھار نہیں چلے گا۔ آج رات''...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ میں بھی چلوں گا فائیو سٹار ہوٹل میں''...... سلیمان نے قریب آتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ہوٹل کے باہر گاڑی میں بیٹھے رہنا اور فائیو سٹار ہوٹل کو دیکھتے رہنا''...... عمران نے کہا۔

''نا جی نا۔ میں تو اندر جاؤں گا ڈنر کھانے''...... سلیمان نے جلدی سے کہا۔

''ہرگز نہیں۔ ڈنر صرف میں کھاؤں گا اور وہ بھی سوپر فیاض کے

ساتھ''...... عمران نے غصے سے کہا۔

''نہیں صاحب۔ آپ کے لئے میں مونگ کی دال پکا لوں گا''...... سلیمان نے ان کے آگے چائے رکھتے ہوئے کہا۔

''فی الحال تم جاؤ۔ ہم ضروری باتیں کر رہے ہیں''...... سوپر فیاض نے غصے سے سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ سلیمان نے منہ بنایا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ سوپر فیاض نے چائے کی پیالی اٹھائی اور عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''سوپر فیاض۔ تم نے ڈیڈی کو بتانا ہے کہ اس کیس کو سیکرٹ سروس ڈیل کر رہی ہے اور ان کا چیف رات کو بھاگ گیا تھا اور اس کے چند ساتھی ایکسٹو کی تحویل میں ہیں جن سے ان کے چیف کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ چیف کی گرفتاری کے بعد تمام مجرموں کو پولیس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ فی الحال تمہارے محکمہ کو اس میں سر کھپانے کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''مگر ڈاکٹر قمر کے اغوا کا مقصد''...... عمران کی بات سن کر سوپر فیاض نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ مجرموں کے چیف اسکارپین سے ہی معلوم ہو سکے گا۔ فی الحال انہوں نے ڈاکٹر قمر کو بھی نہیں بتایا تھا کہ انہیں کیوں اغوا کیا گیا اور پروفیسر ارشد صدیقی کو کس مقصد کے لئے قتل کیا گیا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا اسے بھی اسکارپین کے گروپ نے قتل کیا تھا''۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

سوپر فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور تم بھی ذہن میں رکھو کہ اسکارپین کافرستانی ایجنٹ ہے۔ فی الحال سیکرٹ سروس کو اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے کہ اسکارپین میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے اور ہمارے ایٹمی سائنس دانوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس لئے تم سائنس دانوں کی حفاظت کے لئے سپیشل انتظامات کرو۔ آئندہ کسی سائنس دان کے ساتھ کوئی واردات ہوئی تو اس کی ذمہ داری تم اور تمہارے ڈی جی صاحب پر ہو گی۔ ایکسٹو اور سیکرٹ سروس کی طرف سے مدد کی امید مت رکھنا''...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''کیا یہ تم کہہ رہے ہو''...... سوپر فیاض نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ میری اتنی اوقات کہاں کہ تمہیں یا ڈیڈی کو حکم دوں۔ میں تو ایکسٹو کی وارننگ تم تک پہنچا رہا ہوں۔ بہرحال اپنا وعدہ مت بھولنا''...... عمران نے یکدم رنگ بدلتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نو بجے اسٹار ہوٹل آ جانا۔ میں بھی پہنچ جاؤں گا''...... سوپر فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یہ نہ بھی آئے تو میں انہیں کھینچ کر لے آؤں گا سوپر فیاض صاحب''...... سلیمان نے کچن سے نکلتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھا تو سلیمان بے ڈھنگے انداز میں ہنسنے لگا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو جولیا چونک کر میز کی طرف دیکھنے لگی جس پر ٹیلی فون سیٹ رکھا ہوا تھا۔ دوسری بیل پر وہ اٹھی کر میز کی طرف بڑھی اور رسیور اٹھا لیا۔

''ہیلو۔ جولیا سپیکنگ''...... جولیا نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ حکم فرمائیں''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جوزف آ رہا ہے۔ وہ تمہارے پاس رہے گا''...... ایکسٹو نے کہا۔

''اوہ۔ مگر کیوں''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اسکارپین کی طرف سے خطرے کے پیش نظر جوزف کو تمہاری

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

حفاظت کے لئے بھیج رہا ہوں۔ تم محتاط رہو۔ باہر جانا ہو تو میک اپ کے بغیر مت جانا''...... ایکسٹو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''رائٹ سر۔ میں خیال رکھوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''او کے۔ ویٹس آل''...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھا اور ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔ اسے لنچ کے لئے باہر جانا تھا اور جوزف کے آنے سے پہلے وہ میک اپ سے فارغ ہو جانا چاہتی تھی۔ اس نے جلدی جلدی میک اپ کیا اور پھر میک اپ سے فارغ ہو کر وہ اٹھی ہی تھی کہ اچانک ایک آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے بیرونی دروازہ کھولا گیا ہو۔ کچھ دیر تک وہ ساکت کھڑی رہی اور مزید کسی آواز کی منتظر رہی لیکن دوبارہ کسی قدم کی آواز نہ آئی تو وہ خود ہی دروازے کی طرف بڑھی۔ ٹھیک اسی لمحے کمرے میں ایک ریوالور بردار گھس آیا۔ اسے دیکھ کر وہ بے ساختہ اچھل پڑی۔ ریوالور بردار نے اندر آتے ہی اس پر ریوالور تان لیا۔ اس آدمی کے چہرے پر فرنچ کٹ داڑھی اور آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا۔

''اوہ۔ کون ہو تم''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''خاموشی سے ہاتھ بلند کر لو ورنہ تم دیکھ رہی ہو کہ میرا ریوالور سائیلنسر ڈ ہے اور کوئی آواز پیدا کئے بغیر ہی تمہارے سینے میں سوراخ ہو جائے گا''...... ریوالور بردار نے غراتے ہوئے کہا تو جولیا

نے ہاتھ بلند کر لئے۔ اسی لمحے ایک اور آدمی کمرے میں داخل ہوا اور اس نے بھی جولیا پر ریوالور تان لیا۔

''کیا یہی جولیا ہے کلیان''...... ریوالور بردار نے جولیا کو غور سے دیکھ کر داڑھی والے سے پوچھا۔

''نہیں۔ شاید وہ دوسرے کمرے میں ہو''...... داڑھی والے نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جس کا نام کلیان تھا۔

''جولیا کہاں ہے اور تم کون ہو''...... ریوالور بردار نے جولیا سے سخت لہجے میں پوچھا۔

''پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور جولیا کا کیوں پوچھ رہے ہو''۔ جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''گوبند۔ تم دوسرے کمرے چیک کرو۔ اگر وہ ملے تو اسے یہاں لے آؤ''...... کلیان نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا جس کا نام گوبند تھا۔ گوبند کے چہرے پر گھنی مونچھیں تھیں لیکن جولیا نے پہچان لیا تھا کہ اس کی مونچھیں مصنوعی ہیں اور کلیان کی داڑھی بھی اصلی نہیں ہے۔ گوبند پلٹا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ جولیا سوچ رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔ جوزف ابھی تک نہیں پہنچا تھا جس کے بارے میں دس منٹ پہلے ایکسٹو نے اطلاع دی تھی۔ ایکسٹو کا خدشہ دس منٹ میں ہی حقیقت میں تبدیل ہو گیا تھا۔ یقیناً وہ دونوں اسکارپین کے ہی آدمی تھے اور اسے میک اپ کی وجہ سے نہیں پہچان سکے تھے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"تمہارا کیا نام ہے اور تمہارا جولیا سے کیا تعلق ہے"...... کلیان نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ میری دوست ہے اور پیشنٹ بھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پیشنٹ۔ کیا تم ڈاکٹر ہو"...... کلیان نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں ڈاکٹر شازیہ ہوں اور جنرل ہسپتال میں جاب کر رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم کب اوپر آئیں۔ میں نے کم از کم پندرہ منٹ کے دوران تمہیں اوپر آتے تو نہیں دیکھا"...... کلیان نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"میں ایک گھنٹہ پہلے آئی تھی۔ جولیا نے باہر جاتے وقت میرے لئے بیرونی دروازہ لاک نہیں کیا تھا اور فون پر مجھے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ تھوڑی دیر میں واپس آ جائے گی اس لئے میں انتظار کروں"...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران گوبند کمرے میں داخل ہوا۔ کلیان نے بے اختیار سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اس پر چھلانگ لگا دی۔ کلیان کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ جولیا نے اس کے عقب میں جا کر اس کی گردن دبوچ لی۔

"ہٹو۔ چھوڑ دو اسے ورنہ میں گولی مار دوں گا"...... گوبند نے

غراتے ہوئے کہا مگر جولیا نے یکدم ایک جھٹکے سے کلیان کو گوبند کی طرف دھکیل دیا۔ کلیان گوبند سے جا ٹکرایا اور جولیا نے پھرتی سے جھک کر کلیان کا ریوالور اٹھا لیا۔ گوبند کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اور وہ بھی لڑکھڑایا لیکن فوراً ہی سنبھل گیا۔

"تم دونوں ہاتھ بلند کر لو ورنہ میں فائر کھول دوں گی"...... جولیا نے ریوالور سے انہیں کور کرتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو وہ دونوں بوکھلا گئے اور ہاتھ بلند کر کے غصے سے جولیا کو گھورنے لگے۔ جولیا ان پر نگاہیں جمائے پیچھے ہٹ کر صوفے کے پاس آ گئی جس پر اس کا پرس اور موبائل فون رکھا تھا۔

"ریوالور پھینک دو ڈاکٹر ورنہ ماری جاؤ گی۔ ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ ہمیں صرف جولیا کی ضرورت ہے۔ ہم تمہیں کوئی نقصان پہنچائے بغیر واپس چلے جائیں گے"...... کلیان نے جولیا کو گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب تم جولیا کے آنے تک نہیں جا سکتے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ کہاں ہے"...... گوبند نے بے اختیار پوچھا۔

"میرے لئے لنچ لینے گئی ہے۔ میں اسے بلاتی ہوں"...... جولیا نے ہاتھ نیچے کر کے موبائل فون اٹھاتے ہوئے کہا مگر اس کی نگاہیں انہی پر مرکوز تھیں۔

"اوہ۔ کب گئی ہے"...... گوبند نے پوچھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"جب تم اوپر آ رہے ہو گے۔ وہ لفٹ کے ذریعے نیچے گئی تھی"...... جولیا نے جوزف کے نمبر پریس کرتے ہوئے کہا لیکن نمبر ملاتے وقت وہ محتاط رہی تھی اور پھر اس نے موبائل فون کان سے لگا لیا۔

"ہیلو۔ جوزف سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد موبائل فون سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو۔ اتنی دیر لگا دی تم نے آنے میں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ ٹریفک کا رش ہے روڈ پر۔ گرلز سکول میں چھٹی ہوئی ہے نا۔ بس پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

"جلدی آؤ۔ میری جان خطرے میں ہے۔ دو بدمعاش فلیٹ میں گھس آئے ہیں۔ ایک کے چہرے پر گھنی مونچھیں ہیں اور اس نے کریم کلر کا سوٹ پہن رکھا ہے جبکہ دوسرے کی فرنچ کٹ داڑھی ہے اور آنکھوں پر سفید چشمہ"...... جولیا نے کہا۔

اس سے پہلے کہ جولیا مزید کوئی لفظ کہتی اچانک دروازے کی طرف سے ایک سرخ انگارہ لپکا اور جولیا کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ بے آواز گولی اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کے سائیلنسر سے ٹکرائی تھی۔ جولیا کے دوسرے ہاتھ سے موبائل فون بھی گر گیا۔ اس نے بوکھلا کر دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں ایک گنجے سر والا

ریوالور بردار کھڑا تھا۔

"خبردار۔ ہاتھ بلند کر لو ورنہ دوسری گولی تمہاری کھوپڑی میں سوراخ کر دے گی"...... گنجے نے غراتے ہوئے کہا۔

"بکو مت گنجے آدمی۔ کیا تم بھی ان کے ساتھی ہو"...... جولیا نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے غصے سے کہا جبکہ گوبند اور کلیان اپنے اپنے ریوالور کی طرف لپکے۔ کلیان کا ریوالور جولیا سے دو فٹ کے فاصلے پر پڑا تھا۔

"ہاں۔ تمہیں قابو کرنے کے لئے مجھے آنا پڑا"...... گنجے نے اسے گھورتے ہوئے کہا جبکہ کلیان ریوالور کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"باہر آ جاؤ جولیا"...... جولیا نے واش روم کی طرف دیکھ کر کہا تو ایک لمحہ کے لئے گوبند اور گنجے کی نگاہیں بائیں جانب واقع واش روم کی طرف گئیں اور اسی لمحے جولیا نے جلدی سے کلیان پر چھلانگ لگا دی جو ریوالور اٹھا رہا تھا۔ کلیان لڑکھڑا کر فرش پر گرا اور جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور اٹھا کر گنجے پر فائر کر دیا اور پھر فوراً ہی کلیان کی کھوپڑی سے ریوالور لگا دیا۔ بے آواز گولی نے گنجے کی گردن میں سوراخ کر دیا اور وہ تڑپتا ہوا فرش پر آ گرا۔ گوبند نے بوکھلا کر اس کی طرف دیکھا۔

"ریوالور پھینک دو گوبند ورنہ کلیان بھی مارا جائے گا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ کلیان کو ریوالور کی زد میں دیکھ کر گوبند گھبرا گیا اور اس نے ریوالور پھینک دیا۔ اسی لمحے کلیان نے جولیا کو اس

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کی طرف متوجہ پا کر یکدم جولیا کی کلائی پر نیچے سے مکا مارا اور ریوالور اس کے سر سے بلند ہو کر گر گیا۔ کلیان نے پھرتی سے جولیا کے پہلو میں گھونسا مار دیا۔ یہ دیکھ کر گوبند نے تیزی سے جولیا کی طرف چھلانگ لگا دی لیکن اسی لمحے جولیا نے کلیان کی ٹانگ دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر جھٹکے سے کھینچی اور وہ کمر کے بل فرش پر آ گرا۔

گوبند بھی کلیان پر آ گرا۔ جولیا نے تیزی سے کھڑی ہو کر گوبند کے پہلو میں لات ماری اور وہ کراہتا ہوا کروٹ بدل گیا جبکہ کلیان اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جولیا کو گھونسا مارنے کی کوشش کی لیکن جولیا پیچھے ہٹ گئی اور دوسرے ہی لمحے اس نے گھومتے ہوئے کلیان کے سینے پر فلائنگ کک مار دی اور کلیان لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا مگر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے ریوالور کی طرف چھلانگ لگا دی۔

جولیا نے اس کی طرف دیکھا ہی تھا کہ گوبند نے جولیا کی ٹانگ پکڑ کر کھینچی تو جولیا نے ایک پاؤں پر اچھلتے ہوئے خود کو اس پر گرایا اور اس کا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر زور سے فرش پر دے مارا۔ گوبند نے کراہتے ہوئے اس کی ٹانگ چھوڑی اور اسے دونوں بازوؤں میں دبوچ کر کروٹ بدلی۔ اس طرح وہ جولیا کے اوپر آنا ہی چاہتا تھا کہ جولیا نے سر اٹھا کر گوبند کی ناک پر ٹکر ماری اور گوبند درد سے بلبلاتا ہوا جولیا کے اوپر سے بائیں جانب گرا اور اس نے اپنی ناک پکڑ لی جس سے خون بہہ رہا تھا۔

اسی لمحے کلیان ریوالور اٹھا کر جولیا کے قریب پہنچ گیا۔ جولیا تیزی سے کروٹ بدل کر اٹھی ہی تھی کہ کلیان نے ریوالور کا دستہ اس کے سر پر مار دیا اور جولیا کے حلق سے کراہ نکلی اور اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے جھلملانے لگے۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر کلیان نے دوبارہ ضرب لگائی اور جولیا کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

سرخ رنگ کی ٹیوٹا کار کی دونوں کھڑکیوں سے مشین گنوں کی نالیاں باہر نکلی ہوئی تھیں جن کا رخ صفدر کی کار کی طرف تھا۔ کار اس کے عقب میں آ رکی تھی۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سامنے دیکھا تو نیلے رنگ کی کیڈلاک ریورس گیئر میں واپس آ رہی تھی۔ صفدر نے پیچھے کا جائزہ لیا تو سرخ رنگ کی ٹیوٹا کار سے دو نقاب پوش مشین گن بردار اتر کر اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے بائیں جانب سے اور دوسرے نے دائیں جانب سے آ کر صفدر پر مشین گنیں تان لیں۔

''باہر نکل آؤ مسٹر صفدر ورنہ بھون دوں گا''...... بائیں جانب کھڑے نقاب پوش نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا جبکہ اس دوران نیلے رنگ کی کیڈلاک قریب آ کر رکی اور اس میں سے ایک ادھیڑ عمر چشمے والا شخص نیچے اتر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

''تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو''...... صفدر نے گن بردار سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''صرف اپنے حکم کی تعمیل۔ ہاتھ بلند کر کے باہر آ جاؤ۔ کوئی غلط حرکت کی تو ہمیں تمہاری لاش اٹھانا پڑے گی''...... گن بردار نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تو تم مجھے ساتھ لے جانا چاہتے ہو''...... صفدر نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم کہو تو تمہیں یہیں چھلنی کر کے ڈال دیتے ہیں''۔ دوسرے گن بردار نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اسے ہلاک مت کرنا ورنہ ساری بھاگ دوڑ بے کار جائے گی۔ اسے بے ہوش کر کے لے جانا ہے''...... ریوالور بردار شخص نے قریب آتے ہوئے تیزی سے کہا۔

''تو تم خود اسے سمجھاؤ کرشن۔ یہ کیوں تمہارا تعاقب کرتا رہا ہے۔ تمہاری بات نہ سمجھا تو پھر میری گن اسے سمجھائے گی''۔ دائیں جانب والے گن بردار نے کہا۔

''میں نے خود اسے اپنے تعاقب پر اکسایا تھا''...... ریوالور بردار نے مسکراتے ہوئے کہا جس کا نام کرشن تھا۔ اس کی بات سن کر صفدر چونکا اور سمجھ گیا کہ کرشن دانستہ اسے پیچھے لگائے یہاں پہنچا ہے۔ یقیناً اس کے ساتھی پہلے سے گلی کے باہر موجود اس کا انتظار کر رہے تھے اور یہ سارا چکر اسے اغوا کرنے کے لئے چلایا گیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

تھا۔

''مسٹر صفدر۔ دیر ہو رہی ہے۔ باہر آ جاؤ''...... کرشن نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ صفدر کے ذہن میں ہنگامہ کرنے کا پروگرام تھا لیکن کار سے باہر آتے ہی اسے اسکارپین کے ٹھکانے تک پہنچنے کا خیال آیا اور اس نے ان تینوں سے لڑنے کا پروگرام کینسل کر دیا ورنہ وہ چاہتا تو ان پر آسانی سے قابو پا سکتا تھا یا ایک دو کو بے کار کر کے ان کی گرفت سے نکل سکتا تھا۔

''چلو۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھ جاؤ''...... ایک گن بردار نے مشین گن کی نال اس کی کمر سے لگاتے ہوئے اپنی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صفدر ہاتھ بلند کئے سرخ کار کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے اس کے واچ ٹرانسمیٹر پر سگنل موصول ہوا جس کا اسے کلائی پر محسوس ہونے والی وائبریشن سے پتہ چلا لیکن وہ کال رسیو کرنے کی پوزیشن میں نہ تھا۔ وہ سرخ کار کے پچھلے دروازے کے پاس پہنچا اور جھک کر اس میں داخل ہونا ہی چاہتا تھا کہ عقب سے نقاب پوش نے گن کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ صفدر کراہتا ہوا دروازے میں گرا اور اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

ہوش میں آنے پر اسے پتہ چلا کہ شام ہو چکی ہے کیونکہ روشندان سے باہر غروب آفتاب کا ہلکا ہلکا اندھیرا پھیلا ہوا تھا جبکہ کمرے میں ایک بلب روشن تھا اور وہ فرش پر اس حالت میں پڑا تھا کہ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ کمرہ کسی قسم

کے فرنیچر سے محروم تھا اور فرش پر گرد کی تہہ ظاہر کر رہی تھی کہ کافی عرصہ سے وہاں صفائی نہیں کی گئی تھی۔ چھت کے ساتھ مکڑی کے جالے پھیلے ہوئے تھے اور کمرے کا اکلوتا دروازہ بند نظر آ رہا تھا۔

صفدر کو حیرت ہوئی کہ ان لوگوں نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کیوں نہیں کی اور اس کے اغوا کا کیا مقصد تھا۔ صرف قید میں رکھنا تھا یا پھر اس کی زندگی کی قیمت پر وہ لوگ اپنے ان ساتھیوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی قید سے آزاد کروانا چاہتے تھے۔ یہی سوچتے ہوئے اس نے بندھے ہوئے ہاتھوں کو حرکت دی تو اسے محسوس ہوا کہ اس کے ہاتھ نائیلون کی رسی سے باندھے گئے ہیں۔ صفدر مسکراتا ہوا پہلو کے بل لیٹا اور پھر تھوڑی سی کوشش کر کے کھڑا ہو گیا اور پھر دبے قدموں چلتا ہوا دروازے کے پاس آیا اور دروازے سے کان لگا کر سن گن لینے لگا۔

دور سے ہلکی ہلکی انسانی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لگتا تھا بیس پچیس قدم کے فاصلے پر دو آدمی کافرستانی زبان میں باتیں کر رہے تھے لیکن ان کے الفاظ واضح طور پر سنائی نہیں دے رہے تھے۔ صفدر پیچھے ہٹ گیا اور اپنے ناخنوں میں پوشیدہ تیز دھار بلیڈوں سے کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کاٹنے کی کوشش کرنے لگا۔ ابھی وہ پوری طرح کامیاب نہ ہوا تھا کہ اچانک باہر سے قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں۔

آہٹیں لحہ بہ لحہ قریب آتی جا رہی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کوئی اس کمرے کی طرف آ رہا تھا۔ صفدر نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر اسی پوزیشن میں فرش پر پہلو کے بل لیٹ گیا۔ اس کا منہ دروازے کی طرف تھا۔ آنے والے ایک سے زیادہ معلوم ہوتے تھے۔ ان کی آہٹیں دروازے پر آ کر رک گئیں۔ پھر دروازے کے قفل میں چابی گھمائی گئی اور دروازہ کھل گیا۔ صفدر نے فوراً ہی آنکھیں بند کر لی تھیں اور اب وہ آنکھوں کی جھری سے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سے دو نقاب پوش اندر آ رہے تھے۔ ایک کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور دوسرے کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔

''یہ تو ابھی بے ہوش ہے''...... گن بردار نے صفدر کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر وہ دونوں دروازے کے پاس رک گئے۔

''ہاں۔ بہرحال چار پانچ گھنٹے ہو چکے ہیں۔ ہوش میں آنے ہی والا ہوگا''...... ریوالور بردار نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''پٹیل۔ تم نے ضرب بہت زور سے لگائی تھی بے چارے کو۔ مجھے لگتا ہے ابھی یہ مزید دو تین گھنٹے بے ہوش رہے گا''...... گن بردار نے ہنس کر کہا۔

''نہیں ٹھاکر۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ زور سے ضرب لگاتا تو اس کی کھوپڑی ٹوٹ جاتی۔ بہرحال چیف کے آنے پر ضرورت پڑی تو اسے ہوش میں لائیں گے''...... پٹیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آؤ پھر چیف کے آنے سے پہلے پہلے ایک ایک پیگ پی

لیں۔ ہوسکتا ہے چیف کے حکم پر اس کی پٹائی کرنی پڑے''۔ ٹھاکر نے کہا اور پھر وہ دونوں پلٹ کر کمرے سے نکلے اور دروازہ بند کر دیا۔ صفدر سمجھ گیا کہ اسکارپین اس عمارت میں موجود نہیں ہے اور اس کے آنے پر وہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کریں گے۔

چنانچہ صفدر نے سوچا کہ ایکسٹو کو رپوٹ دینی چاہئے اس لئے اس نے دوبارہ بندھے ہوئے ہاتھوں کی بندشیں کاٹنے کی کوشش کی تو چند لمحوں میں ہی رسی کٹ گئی۔ ہاتھ آزاد کرنے کے بعد اس نے واچ ٹرانسمیٹر کو کلائی سے غائب نہ پا کر اطمینان کا سانس لیا اور پھر اپنی جیبوں کو جائزہ لیا تو حسب توقع ریوالور اور موبائل فون غائب تھا۔ شاید ان لوگوں کو واچ ٹرانسمیٹر کی اہمیت کا علم نہیں تھا ورنہ وہ رسٹ واچ بھی اتار لیتے۔ چند لمحوں بعد صفدر نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور اور ایکسٹو کو کال کرنے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

جولیا کی کال سنتے ہوئے یکدم اس کی کراہ سن کر جوزف پریشان ہو گیا۔

"ہیلو مس جولیا۔ کیا ہوا۔ ہیلو مس جولیا"...... جوزف نے بار بار جولیا کو پکارتے ہوئے کہا لیکن جولیا کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھا اور کار کی رفتار بڑھا دی۔ لیکن چوراہے کے قریب پہنچ کر اسے پھر رفتار کم کرنا پڑی کیونکہ سگنل بند تھا اور ٹریفک رکی ہوئی تھی۔ جوزف نے کار روکتے ہوئے بے بسی سے سر کو جھٹکا۔ یقیناً جولیا پر ان دونوں افراد نے حملہ کر دیا تھا جن کا جولیا نے ذکر کیا تھا۔ یہ بات جوزف کے ذہن پر ہتھوڑے برسا رہی تھی کہ بلیک زیر نے عمران کے حکم پر اسے جولیا کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا اور اس کے بروقت جولیا کے فلیٹ پر نہ پہنچنے کی وجہ سے جولیا کی زندگی خطرے میں پڑ چکی تھی۔

سگنل گرین ہوا اور ٹریفک چل پڑی تو جوزف نے بھی کار آگے بڑھائی اور بائیں جانب کی سڑک پر مڑتے ہی رفتار میں اضافہ کر دیا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ بلیک زیرو کو اطلاع دینی چاہئے۔ چنانچہ اس نے جیب سے موبائل فون نکالا اور اس پر بلیک زیرو کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ہونے پر ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں طاہر صاحب"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا جوزف۔ خیریت تو ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے حیرت سے پوچھا۔

"خیریت بالکل نہیں ہے طاہر صاحب۔ دو بدمعاش مس جولیا کے فلیٹ میں گھسے ہوئے ہیں اور مس جولیا کی جان خطرے میں ہے"...... جوزف نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا تم وہاں نہیں پہنچے۔ تمہیں کیسے پتہ چلا"...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

"دو تین منٹ میں پہنچنے والا ہوں۔ ٹریفک کے رش میں پھنس گیا تھا"...... جوزف نے جلدی سے کہا اور پھر اس نے جولیا کی کال اور اس کی کراہ کے ساتھ فون بند ہونے کے متعلق بتا دیا۔

"تم جلدی سے وہاں پہنچو۔ اتنا وقت نہیں ہے کہ میں یا کوئی اور ممبر وہاں پہنچ سکے۔ یقیناً اس نے دونوں بدمعاشوں کو قابو کر کے تمہیں کال کی ہو گی اور انہوں نے فوری طور پر جولیا پر حملہ کر کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

اسے موبائل فون سے محروم کر دیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے وہ ابھی تک وہیں ہوں۔ میں چوہان کو فون کر کے تمہاری طرف بھیجتا ہوں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو جوزف نے بھی موبائل فون آف کیا اور جبڑے بھینچے ہوئے رفتار بڑھاتا چلا گیا۔ چوراہے پر سگنل کھلا تھا۔ اس نے جولیا کے فلیٹ کو جانے والی سڑک پر کار موڑ دی اور پھر اگلی گاڑیوں کو اوور ٹیک کرنے لگا۔

بلیک زیرو سے بات کرنے کے دو منٹ بعد وہ جولیا کے فلیٹ کے پاس پہنچا مگر اسی لمحے اس جانب سے سبز رنگ کی ایک بیوک کار آئی اور جوزف کے قریب سے گزر گئی۔ جوزف کی ایک لمحہ کے لئے بیوک میں بیٹھے افراد پر نظر پڑی تو اس نے بے اختیار رفتار کم کرتے ہوئے بریک لگا دی۔ کار کی اگلی سیٹ پر بیٹھے دونوں افراد کا حلیہ وہی تھا جو جولیا نے اسے بتایا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر گھنی مونچھوں اور کریم کلر سوٹ والا موجود تھا جبکہ دوسرے کے چہرے پر فرنچ کٹ داڑھی تھی اور اس کی آنکھوں پر سفید چشمہ تھا۔

جوزف نے بیک مرر میں اس کار کی عقبی نمبر پلیٹ دیکھی اور ایک لمحہ کے لئے سوچا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ نجانے انہوں نے جولیا کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ بلیک زیرو نے کہا تھا کہ وہ چوہان کو بھیج رہا ہے۔ چنانچہ جوزف یہ فیصلہ کرتے ہوئے وہیں سے ٹرن لیتے ہوئے رفتار میں اضافہ کرنے لگا کہ ہو سکتا ہے وہ لوگ جولیا کو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قتل کر کے جا رہے ہوں اس لئے ان کا پیچھا کر کے ان سے جولیا کا انتقام لینا چاہئے۔ اتنی دیر میں سبز بیوک ٹریفک کی رو میں گم ہو چکی تھی۔ جوزف رفتار بڑھاتے ہوئے اگلی گاڑیوں کو اوور ٹیک کرنے لگا۔ ساتھ ہی اس نے موبائل فون نکالا اور بلیک زیرو کو کال کرنے لگا۔

"ہیلو جوزف۔ کیا ہوا"...... دوسری طرف سے فوراً ہی بلیک زیرو کی مضطربانہ آواز سنائی دی۔

"میں مس جولیا کے فلیٹ سے چند گز پیچھے ہی تھا کہ عمارت کے گیٹ کی دوسری جانب سے ایک گاڑی آئی اور میرے قریب سے گزری تھی۔ شاید وہ مس جولیا کو قتل کر کے فرار ہو رہے ہیں۔ اب میں ان کے پیچھے جا رہا ہوں"...... جوزف نے بلیک زیرو کو سبز بیوک اور اس میں سوار افراد کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ گاڑی تم سے کتنی آگے ہے۔ اس کا نمبر بتاؤ"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"درمیان میں کئی گاڑیاں حائل ہیں اس لئے وہ نظر نہیں آ رہی۔ بہرحال میں اوور ٹیک کرتا جا رہا ہوں۔ امید ہے اگلے سگنل تک انہیں پا لوں گا"...... جوزف نے گاڑی کا نمبر بتانے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مگر کوئی ایکشن لینے سے پہلے مجھے کال کر لینا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جولیا کو انہوں نے قتل نہ کیا ہو اور صرف بے ہوش کر کے بھاگے ہوں۔ دیٹس آل"...... بلیک زیرو نے سخت لہجے

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو جوزف نے موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھا اور آگے جانے والے ٹرالر کو اوور ٹیک کرنے لگا۔ جونہی وہ ٹرالر سے آگے آیا اسے سبز کار نظر آ گئی۔ اس کے پیچھے دو کاریں دوڑ رہی تھیں۔ مطلوبہ کار کو دیکھ کر جوزف کے ہونٹوں پر سفاکانہ مسکراہٹ پھیل گئی اور پھر اس نے اگلی کار کو بھی اوور ٹیک کیا۔ اب درمیان میں صرف ایک گاڑی تھی۔ اس نے رفتار کم کر دی اور ایک بار پھر بلیک زیرو کو موبائل فون پر کال کرنے لگا۔

"یس۔ کیا خبر ہے"...... سلسلہ ملنے پر بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں اس گاڑی تک پہنچ گیا ہوں طاہر صاحب۔ وہ چوراہے سے بائیں جانب مڑ رہی ہے۔ ہمارے درمیان ایک اور گاڑی حائل ہے"...... جوزف نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فی الحال احتیاط سے اور فاصلہ رکھ کر ان کا تعاقب کرتے رہو۔ میں چوہان کی رپورٹ ملتے ہی تمہیں ہدایات دوں گا۔ اس کے علاوہ میں صدیقی کو تمہارے پیچھے بھیج رہا ہوں۔ وہ تم سے رابطہ کرے تو اسے گائیڈ کرنا اور اگر وہ گاڑی صدیقی کے پہنچنے سے پہلے اپنی منزل پر پہنچ جائے تو مجھے بتا دینا"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو جوزف نے بھی موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھا اور چوراہے سے بائیں جانب مڑ گیا۔ درمیان میں دوڑنے والی کار سیدھی چلی گئی اس لئے

جوزف اب مزید محتاط ہو کر سبز کار کا تعاقب کرنے لگا۔ یہ سڑک ایئر پورٹ کو جاتی تھی۔ چند لمحوں بعد ہی اگلی کار بائیں ہاتھ پر واقع ایک نئی آبادی کی طرف مڑ گئی۔ اس آبادی کی سڑکوں پر بہت کم ٹریفک تھا۔ چند لمحوں بعد موبائل فون کی گھنٹی بجی تو جوزف نے جیب سے موبائل فون نکال کر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ جوزف سپیکنگ"...... جوزف نے موبائل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"صدیقی بول رہا ہوں جوزف۔ تم کہاں ہو۔ مجھے گائیڈ کرو"۔ دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی تو جوزف نے اسے اپنی پوزیشن بتائی اور موبائل فون آف کر دیا۔ سبز کار بائیں جانب مڑ رہی تھی۔ جوزف نے بھی اسی جانب کار موڑ دی۔ یہ ایک چھوٹی سڑک تھی جس پر برائے نام ٹریفک تھا۔ جوزف نے احتیاطاً درمیانی فاصلہ اور بڑھا دیا۔ اب وہ سبز کار سے تقریباً پچاس ساٹھ گز کے فاصلے پر تھا۔

چند لمحوں بعد سبز کار دائیں ہاتھ کی ایک کشادہ گلی میں مڑ گئی۔ جوزف نے وہاں پہنچ کر گلی میں کار موڑی اور بے اختیار بریک لگا دی۔ سبز کار بائیں ہاتھ کے ایک بنگلے کے سامنے رکی ہوئی تھی لیکن کار خالی دکھائی دے رہی تھی۔ جوزف کو حیرت ہوئی کہ اتنی جلدی کار والے دونوں افراد کہاں چلے گئے۔ کار بنگلے کے گیٹ سے چند قدم پیچھے کھڑی تھی۔ نجانے وہ دونوں کار سے اتر کر اسی بنگلے کے اندر گئے تھے یا دائیں جانب والے بنگلے میں کیونکہ دونوں بنگلوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کے گیٹ بند تھے۔ بنگلوں کی بیرونی دیوار کے ساتھ چار پانچ فٹ بلند سرسبز جنتر کے پودوں کی باڑ تھی۔ جوزف نے سبز کار سے دس پندرہ قدم پیچھے اپنی کار روک دی۔ پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اگلی کار کی طرف بڑھا۔ مگر جونہی وہ کار کے پاس پہنچا ایک غراہٹ سنائی دی۔

''ہاتھ بلند کر لو مسٹر ورنہ کھوپڑی اڑا دوں گا''...... غراہٹ آمیز لہجے میں کہا گیا تو جوزف نے بے اختیار بائیں جانب دیکھا۔ باڑ کی دوسری جانب فرنچ کٹ داڑھی والا کھڑا اسے گھور رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور کی رخ جوزف کی طرف تھا۔ جوزف بے اختیار چونکا اور پھر اس نے ہاتھ بلند کر لئے۔

اسی لمحے چند قدم آگے واقع بنگلے کا گیٹ کھلا اور دو افراد باہر آ گئے۔ ایک تو وہی گھنی مونچھوں والا تھا اور اس کے ہاتھ میں ریوالور دبا ہوا تھا جبکہ دوسرے شخص کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ انہیں دیکھ کر جوزف کی وحشت جاگ اٹھی۔ وہ دونوں قریب آئے اور جوزف پر اسلحہ تان لیا۔ باڑ کے پیچھے کھڑا شخص باڑ پھلانگ کر قریب آیا اور اس نے جوزف کی کمر سے ریوالور کی نال لگا دی۔

''تم کون ہو اور کیوں ہمارا پیچھا کر رہے تھے''...... ریوالور بردار نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''کلیان۔ اسے اندر لے چلو۔ وہیں پوچھ گچھ کریں گے''۔ مشین گن بردار نے داڑھی والے سے کہا۔

''گوبند۔ تم گاڑی اندر لے آؤ۔ ہم اسے اندر لا رہے ہیں''۔ کلیان نے گھنی مونچھوں والے سے کہا تو گوبند سبز بیوک کی طرف بڑھا اور اس میں بیٹھ کر کار بنگلے کی طرف بڑھا دی جس کے پاس ایک اور گن بردار کھڑا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے پلٹ کر گیٹ کھولا تو کار اندر چلی گئی۔

''چلو۔ آگے بڑھو۔ بھاگنے کی کوشش کی تو چھلنی کر دوں گا''۔ گن بردار نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف نے جبڑے بھینچے اور بنگلے کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی کمر سے کلیان کے ریوالور کی نال چپکی ہوئی تھی جبکہ گن بردار اس پر گن تانے اس کے پہلو میں چل رہا تھا۔ جوزف گیٹ کے قریب پہنچا تو وہاں کھڑے گن بردار نے اندر داخل ہو کر جوزف پر گن تان لی۔ جوزف بنگلے میں داخل ہوا۔ دوسرے گن بردار نے پیچھے ہٹ کر گیٹ بند کر دیا۔ چند قدم کے فاصلے پر بیوک کار برآمدے کے آگے کھڑی تھی اور گوبند اس کے پاس ریوالور لئے کھڑا جوزف کی طرف دیکھ رہا تھا۔ گیٹ بند کرنے والا بھی واپس آ گیا۔

''تم گوبند کے ساتھ مل کر کار سے بے ہوش لڑکی کو نکالو اور لاک اپ میں بند کر دو''...... کلیان نے گن بردار سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کی بات سن کر جوزف بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ لوگ جولیا کو بے ہوش کر کے اپنے ساتھ لائے ہیں۔ چنانچہ اس نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

عمران، بلیک زیرو کی کال سن کر پریشان ہو گیا تھا۔ جولیا کا فلیٹ اس کے فلیٹ سے کم از کم سات منٹ کی ڈرائیو پر تھا اور بلیک زیرو کے مطابق چوہان، جولیا کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔ اس کے اندازے کے مطابق چوہان وہاں پہنچنے ہی والا تھا اس لئے عمران نے خود جانے کی بجائے چوہان کی رپورٹ کا انتظار کرنے کا فیصلہ کیا اور فلیٹ سے نکل آیا۔ نیچے سیڑھیوں کے پاس خاور موجود تھا لیکن عمران رکے بغیر گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی سپورٹس کار دانش منزل کی طرف دوڑ رہی تھی مگر اب وہ جوزف کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ تقریباً دو منٹ بعد اس کے موبائل فون کی گھنٹی بجی تو اس نے جیب سے موبائل فون نکال کر آن کر دیا۔

”ہیلو۔ عمران سپیکنگ“...... عمران نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

”جوزف نے اس گاڑی کو ٹریس کر لیا ہے عمران صاحب۔ میں نے اسے ہدایت کی ہے کہ وہ کوئی ایکشن لینے کی بجائے صرف تعاقب کرے“...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

”گڈ۔ میں تمہاری طرف ہی آ رہا ہوں۔ چوہان نے رپورٹ دی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ اب میں اسے خود کال کرتا ہوں۔ اوہ۔ شاید اس کی کال آئی ہے واچ ٹرانسمیٹر پر۔ میں اس سے بات کر کے آپ کو دوبارہ فون کرتا ہوں“...... بلیک زیرو نے یکدم چونکتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر عمران نے موبائل فون آف کر دیا۔ تقریباً دو منٹ بعد دوبارہ اس کے موبائل فون کی گھنٹی بجی تو اس نے موبائل فون آن کر دیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

”ہاں طاہر۔ کیا رپورٹ ہے“...... عمران نے موبائل فون آن کر کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”چوہان نے رپورٹ دی ہے کہ جولیا اپنے فلیٹ میں نہیں ہے۔ البتہ ایک آدمی کی لاش ڈرائنگ روم میں پڑی ہے۔ جولیا کا پرس بھی صوفے پر پڑا ہے جس میں اس کا ریوالور موجود ہے۔ کمرے کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں اچھی خاصی لڑائی ہوئی ہے“...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”چوہان نے لاش کی تلاشی لی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ لیکن میں نے اسے ہدایت کر دی ہے کہ وہ مرنے

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

والے کی جیبوں کی تلاشی لے اور اس کا چہرہ صاف کر کے دیکھے کہ شاید اس نے میک اپ کیا ہوا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''او کے۔ صفدر اور کیپٹن بابر نے کیا رپورٹ دی ہے''۔ عمران نے سگنل بند دیکھ کر رفتار کم کرتے ہوئے پوچھا۔

''صفدر نے رپورٹ نہیں دی۔ کیپٹن بابر نے چند منٹ پہلے رپورٹ دی تھی کہ صفدر سے اس کی پوزیشن معلوم کرنے کے لئے اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر صفدر کو کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے کال رسیو نہیں کی۔ اب وہ اس کالونی کی گلیوں میں صفدر کی گاڑی تلاش کر رہا ہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''لگتا ہے جولیا کو اسکارپین کے آدمیوں نے ہی اغوا کیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن اسکارپین کو تو صرف آپ کا ایڈریس معلوم تھا''۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

''اسکارپین واقعی خطرناک ذہن کا مالک ہے۔ تم اس سے اندازہ کرو کہ بعض مجرم اپنے گروپ کے ختم ہونے پر اپنا مشن ادھورا چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں لیکن اسکارپین یہاں سے واپس کافرستان جانے کی بجائے نہ صرف اسی شہر میں موجود رہا بلکہ اس نے دس بارہ گھنٹوں کے بعد دوبارہ اپنی کارروائیاں شروع کر دیں''۔ عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس پر مجھے بھی حیرت ہے۔ یقیناً وہ مستقل مزاج

آدمی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جہاں تک جولیا کا ایڈریس معلوم کرنے کا سوال ہے تو یقیناً اس کا کوئی آدمی میرے فلیٹ سے جولیا کا تعاقب کرتا ہوا اس کے فلیٹ تک پہنچا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''یقیناً یہی بات ہو گی۔ لیکن خاور کو وہ آدمی کیوں نظر نہیں آیا''...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''شاید خاور اس پر شبہ نہ کر سکا ہو یا پھر وہ شخص عمارت سے باہر میری نگرانی کے لئے موجود تھا کہ اس نے جولیا کو پہچان کر اسکارپین کو اطلاع دی اور اس کے حکم پر جولیا کے تعاقب میں چل پڑا''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ عمران صاحب۔ میں کال رسیو کر لوں''...... بلیک زیرو نے جلدی سے کہا۔

''میں بھی پہنچ گیا ہوں''...... عمران نے دانش منزل والی سڑک پر کار موڑتے ہوئے کہا اور موبائل آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔ چند لمحوں بعد اس نے دانش منزل کے گیٹ پر کار روکی ہی تھی کہ گیٹ کھل گیا۔ اندر آ کر اس نے کمپاؤنڈ میں کار روکی اور انجن بند کیا اور پھر کار سے اتر کر آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو ایک نئی خبر کے ساتھ اس کا منتظر تھا۔

''صدیقی نے رپورٹ دی ہے کہ اس کا جوزف سے رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔ چند منٹ پہلے جوزف نے اسے بتایا تھا کہ وہ ایئر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

پورٹ روڈ پر جا رہا ہے۔ اس سڑک پر آ کر صدیقی نے اسے کال کیا تو جوزف نے کال رسیو نہیں کی۔ وہ دو تین مرتبہ وہ ٹرائی کر چکا ہے“...... عمران کے بیٹھتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

”لگتا ہے کیڈ لاک والوں نے اسے بھی قابو کر لیا ہے“۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے بلیک زیرو کے واچ ٹرانسمیٹر پر سگنل موصول ہوا تو اس نے واچ کا ونڈ بٹن باہر کھینچ دیا۔

”ہیلو چیف۔ کیپٹن بابر کالنگ۔ اوور“...... واچ ٹرانسمیٹر سے کیپٹن بابر کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ ایکسٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سر۔ صفدر کی کار مل گئی ہے۔ وہ کالونی کی ایک گلی میں کھڑی ہے لیکن اس میں صفدر موجود نہیں ہے۔ گاڑی بھی ان لاک ہے۔ اوور“...... کیپٹن بابر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا وہاں کسی ہنگامے کے شواہد ملے ہیں۔ اوور“...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”نو سر۔ کافی طویل گلی ہے اور صفدر کی کار گلی کے ابتدائی حصے میں موجود ہے۔ اوور“...... کیپٹن بابر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم واپس اپنے فلیٹ پہنچو۔ یقیناً اسے بھی اغوا کر لیا گیا ہے“...... بلیک زیرو نے اسے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیا کسی دوسرے ممبر کو بھی اغوا کیا گیا ہے چیف۔ اوور“۔

کیپٹن بابر نے پوچھا۔

”ہاں۔ جولیا اور جوزف کو۔ جولیا کو اس کے فلیٹ سے اغوا کیا گیا ہے اور جب جوزف نے اغوا کرنے والوں کا تعاقب کیا تو ایئر پورٹ روڈ پر اسے بھی غائب کر دیا گیا۔ اوور اینڈ آل“...... بلیک زیرو نے مختصراً تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر واچ ٹرانسمیٹر آف کر کے عمران کی طرف دیکھنے لگا جو کچھ سوچ رہا تھا۔

”آپ کے لئے چائے لاؤں“...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ رہنے دو۔ تمہارا موڈ ہے تو لے آؤ“...... عمران نے چیونگم کا پیس نکالتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو اٹھا اور آپریشن روم سے نکل گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کیں اور چیونگم منہ میں ڈال کر سوچنے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کلیان کی ہدایت سن کر دوسرا گن بردار کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار کے پاس کھڑے گوبند نے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور پائیدان میں پڑا ایک لمبا اور موٹا بنڈل باہر کھینچا۔ وہ فولڈ کیا ہوا لحاف تھا۔ جوزف سمجھ گیا کہ اس میں جولیا کا جسم لپٹا ہوا ہے۔ عمارت کے مکینوں کے شک سے بچنے کے لئے وہ جولیا کو لحاف میں لپیٹ کر عمارت سے باہر لائے تھے۔ گن بردار نے گن کندھے سے لٹکائی اور گوبند کے پاس پہنچ کر احتیاط سے لحاف کا دوسرا حصہ پکڑ کر باہر نکالا اور پھر اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا اور برآمدے میں داخل ہو گیا۔

جوزف غصے سے جبڑے بھینچے دیکھ رہا تھا۔ دفعتاً اس کے عقب میں کھڑے کلیان نے ایک ہاتھ اس کے کوٹ کی داہنی جیب میں ڈالا اور اس کا ریوالور نکال لیا۔ جوزف نے کوئی حرکت نہ کی کیونکہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کلیان کے ریوالور کی نال اس کی کمر سے لگی ہوئی تھی۔ گوبند نے کار کا دروازہ بند کیا اور اپنی جیب سے ریوالور نکال لیا۔

”چلو۔ آگے بڑھو“...... کلیان نے جوزف کو ریوالور کی نال سے آگے دھکیلتے ہوئے کہا تو جوزف نے بائیں جانب کھڑے گن بردار کی طرف دیکھا۔ اس کی گن کا رخ جوزف کی طرف ہی تھا۔ جوزف نے ایک لمحہ کے لئے سوچا کہ حرکت میں آنے سے پہلے جولیا کے بارے میں تصدیق کر لینی چاہئے کہ اسے عمارت کے کس کمرے میں لے جایا گیا ہے اور اسے لحاف سے نکالا گیا ہے یا یونہی ڈال دیا گیا۔ پھر اس کے حرکت میں آنے کا یہ موقع مناسب بھی نہیں تھا کیونکہ اس کی کمر سے ریوالور کی نال لگی ہوئی تھی اور مشین گن کا رخ بھی اسی کی جانب تھا جبکہ گوبند بھی اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چنانچہ جوزف آگے بڑھنے لگا۔

گوبند پلٹ کر ان کے آگے چلنے لگا تھا۔ برآمدے سے گزر کر وہ راہداری میں داخل ہوئے تو گوبند نے دائیں جانب کے پہلے کمرے کا دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ جوزف نے ایک لمحہ کے لئے سامنے سے آتے ہوئے دوسرے گن بردار کی طرف دیکھا جو جولیا کو اٹھا کر اندر لایا تھا۔ شاید وہ جولیا کو آخری کمرے میں بند کر کے آ رہا تھا۔

”اندر چلو“...... پیچھے سے کلیان نے جوزف کو دھکیلتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو جوزف کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک ڈرائنگ

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

روم نما کمرہ تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک میز کے گرد کرسیاں رکھی تھیں جبکہ دیوار کے ساتھ صوفے موجود تھے۔ گوبند بائیں جانب کھڑا تھا۔ کرسیوں کے پاس پہنچ کر کلیان نے جوزف کو رکنے کا حکم دیا۔ دوسرا گن بردار دروازے کے پاس ہی رک گیا تھا۔

''تم گیٹ پر جاؤ۔ کیا لڑکی کو لحاف سے نکال کر ڈالا ہے''۔ کلیان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں''...... گن بردار نے جواب دیا۔

''نانسنس۔ اسے لحاف سے نکالو۔ دم گھٹنے سے مرگئی تو چیف ناراض ہوگا''...... کلیان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف نے کب آنا ہے''...... گن بردار نے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ اب اسے رپورٹ دوں گا تو پتہ چلے گا۔ جاؤ تم گیٹ کی نگرانی کرو''...... کلیان نے کہا تو گن بردار پلٹ کر باہر نکل گیا۔ کلیان، جوزف کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

''تم کون ہو اور ہمارا پیچھا کیوں کر رہے تھے''...... کلیان نے جوزف کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''تم کسے اغوا کر کے لائے ہو''...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ تو تم اس کے لئے ہمارے پیچھے آئے ہو''...... گوبند نے چونکتے ہوئے غور سے جوزف کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کلیان۔ یقیناً یہ حبشی عمران کا ساتھی ہے۔ مادام کویتا نے بتایا تھا کہ عمران کا ایک حبشی ملازم بھی ہے جو اس کا باڈی گارڈ ہے''...... گوبند نے تیزی سے کلیان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر تو ایک پنتھ دو کاج ہو گئے۔ جولیا کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہماری گرفت میں آ گیا''...... کلیان نے جوزف کو گھورتے ہوئے کہا۔

''یہ خبر بھی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک اور ممبر صفدر بھی ہماری گرفت میں آ چکا ہے''...... گن بردار نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلیان اور گوبند کے ساتھ ساتھ جوزف بھی اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

''اوہ۔ تمہیں کس نے بتایا رام لال''...... گوبند نے گن بردار سے پوچھا۔

''ٹھاکر نے۔ چند منٹ پہلے میری اس سے فون پر بات ہوئی تھی''...... گن بردار نے کہا جس کا نام رام لال تھا۔

''حیرت ہے کہ ایک ہی دن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تین آدمی ہماری قید میں پہنچ گئے ہیں''...... گوبند نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ ہمارے چیف اسکارپین کے خطرناک ذہن کا کرشمہ ہے''...... کلیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس طرح تو کل تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ہماری گرفت میں آ جائیں گے“...... رام لال نے کہا۔

”بالکل۔ پھر ایکسٹو کا نمبر آئے گا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ وہ لمحہ کتنا پرلطف اور یادگار ہو گا جب دنیا کا پراسرار شخص اور ذہین ترین سیکرٹ ایجنٹ ایکسٹو چیف کے سامنے ایڑیاں رگڑتا ہوا رحم کی بھیک مانگ رہا ہو گا اور اس کا سارا غرور و تکبر ہمارے چیف کے قدموں کی خاک تلے دم توڑ جائے گا“...... کلیان نے رام لال کی طرف دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا مگر اس کا جملہ پورا نہ ہو سکا۔ اسے رام لال کی طرف متوجہ پا کر جوزف نے یکدم اس کے ہاتھ پر جھپٹا مار کر ریوالور گراتے ہوئے پھرتی سے رام لال پر چھلانگ لگا دی۔ رام لال کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ جوزف نے اس کا بازو پکڑ کر گھمایا اور اپنے سینے سے اس کی پشت لگاتے ہوئے اس کے گلے کے گرد اپنا بازو لپیٹ لیا۔ کلیان کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنا ریوالور اٹھا لیا۔

”اسے چھوڑ دو ورنہ کھوپڑی میں سوراخ کر دوں گا“...... گوبند نے غراتے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ۔ تم دونوں ریوالور پھینک دو ورنہ میں اس کی گردن توڑ دوں گا“...... جوزف نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے رام لال کی گردن پر بازو کا دباؤ بڑھا دیا جو جوزف کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا مگر جوزف نے اپنے بازو کا

حلقہ تنگ کیا تو اس نے جدوجہد ترک کر دی۔ اس کی پوزیشن دیکھ کر کلیان اور گوبند نے ریوالور پھینک دیئے۔

”تم یہاں سے بچ کر نہ جا سکو گے“...... کلیان نے جوزف کو گھورتے ہوئے کہا۔

”اپنی فکر کرو“...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے یکدم ہی رام لال کو اٹھا کر کلیان پر پھینک دیا۔ وہ دونوں فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ اسی لمحے گوبند نے جوزف پر چھلانگ لگا دی۔ جوزف لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ گوبند نے اس کے منہ پر گھونسا مار دیا۔ گھونسا کھا کر جوزف کا افریقی وحشی پن بیدار ہو گیا اور اسی لمحے گوبند اور رام لال سنبھل کر اٹھے اور جارحانہ انداز میں جوزف کی طرف لپکے۔ جوزف نے اچھل کر گوبند کے پیٹ میں ٹھوکر ماری اور وہ درد کی شدت سے بلبلاتا ہوا لڑکھڑا کر پیچھے جا گرا۔ اسی لمحے اس کے دونوں ساتھیوں نے جوزف پر حملہ کر دیا۔

کلیان نے جوزف کے چہرے پر گھونسا مارا اور رام لال نے اس کے پہلو میں ٹھوکر مارنے کی کوشش کی لیکن جوزف نے یکدم چہرہ نیچے کر کے کلیان کے گھونسے سے خود کو بچایا اور رام لال کا پاؤں دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لے کر جھٹکے سے کھینچ ڈالا۔ رام لال کمر کے بل فرش پر گرا اور کراہنے لگا جبکہ کلیان وار خالی جانے پر اپنے ہی زور میں جوزف سے جا ٹکرایا۔ جوزف نے فوراً ہی اس کا کندھا تھام کر پیچھے ہٹاتے ہوئے اس کے منہ پر گھونسا مار دیا اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

وہ کراہتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا اور خون رسنے لگا تھا۔

اس دوران گوبند نے اٹھ کر جوزف پر چھلانگ لگا دی۔ جوزف لڑکھڑایا اور پیچھے رکھی کرسی سے جا ٹکرایا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے کرسی اٹھائی اور گوبند کے سر پر دے ماری اور وہ کراہتا ہوا پیچھے جا گرا۔ جوزف اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ رام لال نے اٹھ کر اس پر چھلانگ لگا دی۔ جوزف جلدی سے اس کی طرف مڑا اور اس نے رام لال کی ناک پر مکا مار دیا۔ رام لال بلبلایا اور ناک پکڑ کر فرش پر بیٹھتا چلا گیا۔

جوزف کے وحشیانہ مکے نے اس کی ناک کا بانسا چٹخا دیا تھا۔ جوزف نے رکے بغیر زوردار ٹھوکر اس کی پسلیوں میں جمائی اور وہ چیخ کر فرش پر الٹ گیا۔ اسی لمحے کلیان نے پیچھے سے جوزف کو بازوؤں میں دبوچ لیا۔ جوزف کو اس کی گرفت میں دیکھ کر گوبند تیزی سے اپنے ریوالور کی طرف لپکا۔ اسی لمحے جوزف نے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں سے پیچھے کر کے کلیان کی گردن پر جمائے اور زوردار جھٹکے سے کھینچتے ہوئے خود کو جھکا دیا جس کے نتیجے میں کلیان اس کی پشت اور سر سے گزرتا ہوا سامنے آ گرا اور کراہنے لگا۔ اتنے میں رام لال نے اٹھ کر جوزف پر چھلانگ لگائی اور جوزف نے دونوں ہاتھوں پر اسے روک کر نیچے سے اپنا گھٹنا اس کے پیٹ میں مار دیا۔

رام لال ذبح ہوتے ہوئے بکرے کی مانند تڑپتا اور دبی دبی چیخیں مارتا ہوا شانے کو دونوں ہاتھوں سے دبائے اچھلنے لگا۔ اتنے میں گوبند ریوالور اٹھا چکا تھا۔ وہ جوزف کی طرف پلٹا ہی تھا کہ جوزف نے رام لال کو کندھوں سے پکڑ کر اپنے آگے کرتے ہوئے اس کی گردن کے گرد اپنا بازو لپیٹ دیا۔ اسی لمحے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آہٹیں بلند ہونے لگیں۔ جوزف سمجھ گیا کہ ان کا چوتھا گن بردار ساتھی آ رہا ہے۔

”ریوالور پھینک دو مسٹر ورنہ رام لال کی گردن ٹوٹ جائے گی“...... جوزف نے گوبند کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا تو گوبند نے غضبناک نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا اور ریوالور پھینک دیا۔ جوزف، رام لال کو گھسیٹتا ہوا بائیں جانب ہٹ گیا۔ کلیان فرش سے اٹھ گیا اور خونخوار نگاہوں سے جوزف کی طرف دیکھنے لگا۔ اتنے میں اس کا گن بردار ساتھی دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا اور پوزیشن دیکھتے ہی اس نے جوزف پر گن تان لی۔

”رام لال کو چھوڑ دو ورنہ چھلنی کر دوں گا“...... گن بردار نے کہا۔

”پہلے رام لال ہی چھلنی ہو گا اور میں اس کی گردن توڑنے لگا ہوں ورنہ گن پھینک کر ہاتھ بلند کر لو۔ ہری اپ“...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا تو گن بردار نے کلیان کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا اور اس کے سر ہلانے پر گن بردار نے گن فرش پر ڈال دی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

تب جوزف رام لال کو گھسیٹتا بائیں جانب ہٹا جہاں ایک ریوالور پڑا تھا۔

"چلو۔ ہاتھ بلند کر کے کرسیوں پر بیٹھ جاؤ۔ جلدی کرو"۔ جوزف نے ریوالور کے قریب پہنچ کر تینوں سے تحکمانہ لہجے میں کہا تو تینوں افراد ہاتھ اٹھا کر کرسیوں کے پاس پہنچے اور اسی لمحے جوزف نے رام لال کو دھکا دیتے ہوئے جھک کر ریوالور اٹھا لیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ ان پر ریوالور تان چکا تھا۔

رام لال لڑکھڑایا اور سنبھل کر جوزف کی طرف مڑا ہی تھا کہ جوزف نے فائر کر دیا۔ گولی اس کی پیشانی میں لگی اور وہ چیخے بغیر ہی فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ کلیان، گوبند اور تیسرے آدمی نے اپنی جگہ سے حرکت کرنے کی کوشش کی مگر جوزف غافل نہ تھا۔ اس کے ریوالور نے شعلہ اگلا اور تیسرا آدمی تڑپتا ہوا فرش پر آ رہا۔ اس کے سینے میں سوراخ ہو گیا تھا۔ کلیان اور گوبند کی آنکھوں سے شدید خوف ٹپکنے لگا۔

"تم دونوں مس جولیا کو اغوا کر کے لائے تھے نا اس لئے تم میز کے دائیں بائیں کرسیوں پر بیٹھ جاؤ"...... جوزف انہیں گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو وہ دونوں میز کے دائیں بائیں رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جوزف، کلیان کے عقب میں آیا اور اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا اور وہ کراہتا ہوا کرسی سے نیچے فرش پر جا گرا اور بے ہوش ہو گیا جبکہ گوبند ہاتھ اٹھائے دہشت زدہ نگاہوں

سے جوزف کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"چلو۔ جولیا کو کمرے سے نکالو"...... جوزف نے اسے گھورتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا تو گوبند اٹھا اور لرزتے قدموں سے دروازے کی طرف بڑھا۔ جوزف اس پر ریوالور تانے ایک قدم پیچھے چل رہا تھا۔ گوبند کمرے سے نکلا اور راہداری کے اختتام کی طرف بڑھنے لگا۔ آخری کمرے کے پاس پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہوا۔ جوزف بھی اندر آ گیا۔ سامنے فرش پر جولیا بے سدھ پڑی تھی مگر اس کی شکل دیکھ کر جوزف چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ تو جولیا نہیں ہے"...... جوزف نے گوبند کی کمر سے ریوالور لگاتے ہوئے کہا۔

"ہم اسے ہی لائے تھے۔ اس نے ہمیں اپنا نام ڈاکٹر شازیہ بتایا تھا۔ لیکن اس نے جس انداز میں ہمارے ساتھ لڑائی کی اور ہمارے ایک ساتھی کو قتل کیا اس سے ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ جولیا ہے لیکن میک اپ میں ہے اس لئے ہم اسے لے آئے"۔ گوبند نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس دوران جوزف بائیں جانب فرش پر پڑا وہ لحاف دیکھ چکا تھا جس میں وہ جولیا کو لپیٹ کر لائے تھے۔ چنانچہ اس نے یقین کر لیا کہ فرش پر بے ہوش پڑی جولیا ہی ہے اور پھر دوسرے ہی لمحے اس نے گوبند کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا اور گوبند کراہتا ہوا فرش پر گرا اور اس نے ہاتھ پاؤں ڈال دیئے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ایکسٹو کو واچ ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دے کر صفدر خاموش ہوا تو ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

''ان لوگوں سے معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ یہ عمارت کہاں ہے۔ اگر اسکارپین کی آمد سے قبل اس عمارت کا ایڈریس معلوم ہو جائے تو اسکارپین کو آج ہی قابو کیا جا سکتا ہے۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''رائٹ سر۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ اگر یہاں صرف وہی دونوں ہوئے تو میں ان پر قابو پا کر ایڈریس معلوم کر سکتا ہوں۔ اوور''۔ صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔لیکن زیادہ افراد ہوں تو پھر ہنگامہ کرنے سے گریز کرنا کیونکہ ان میں سے کوئی بچ کر نکل گیا تو اس کی رپورٹ پر اسکارپین اس عمارت کا رخ نہیں کرے گا۔ جوزف سے غلطی ہوئی

ورنہ ہم سہ پہر کو ہی اسکارپین تک پہنچ جاتے۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا۔

''اوہ۔ جوزف نے کیا کیا ہے سر۔ اوور''...... صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا تو جواب میں ایکسٹو نے مختصراً اسے جولیا کے اغوا اور جوزف کے کارنامے کے بارے میں بتا دیا۔

''اگر جوزف اسی عمارت میں ٹھہر کر مجھے فون پر رپورٹ دیتا تو ہم وہاں پہنچ کر اسکارپین کا انتظار کرتے مگر جوزف، جولیا اور ان کے دونوں بے ہوش آدمیوں کو اپنی کار میں ڈال کر سیدھا ہیڈکوارٹر چلا آیا اور قریب پہنچ کر مجھے موبائل فون پر اطلاع دی کہ وہ جولیا کو مجرموں کی گرفت سے نکال لایا ہے۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یقیناً اس کے ذہن پر وحشت سوار ہو گی اس لئے اسے اس بات کا خیال نہیں آیا ہو گا۔ اوور''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہرحال تم ہر صورت میں اپنی جان کی حفاظت کرنا۔ میرے لئے اسکارپین سے زیادہ اپنے ممبران کی زندگی اہم ہے اور میں کسی ممبر کا ضائع ہونا برداشت نہیں کر سکتا۔ اوور اینڈ آل''...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے واچ ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر وہ فرش سے اٹھا اور دونوں ہاتھ پشت کی طرف کر کے ان پر رسی لپیٹ لی لیکن اس انداز میں کہ ایک لمحے کے اندر وہ رسی سے ہاتھ نکال سکتا تھا۔ پھر

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

وہ دروازے کے قریب آیا اور دروازے پر دو تین ٹھوکریں مار کر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد باہر سے قدموں کی آہٹیں سنائی دینے لگیں جو لحہ بہ لحہ قریب آتی گئیں۔ آنے والے ایک سے زیادہ تھے۔ آہٹیں دروازے پر آ کر معدوم ہو گئیں اور پھر قفل میں چابی گھما کر دروازہ کھول دیا گیا۔

باہر وہی دونوں ریوالور بردار کھڑے تھے جو چند منٹ پہلے کمرے میں آئے تھے۔ ان کے ریوالوروں کا رخ صفدر کی طرف تھا۔

''کیا بات ہے مسٹر''...... پٹیل نے صفدر سے سخت لہجے میں پوچھا۔

''مجھے یہاں کیوں بند کیا گیا ہے اور یہ کون سی جگہ ہے''۔ صفدر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

''یہ چڑیا گھر ہے اور یہ پنجرہ جانوروں سے محروم تھا اس لئے تمہیں اس میں رکھا گیا''...... پٹیل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یہ چڑیا گھر کس جگہ پر ہے۔ یہ تو بتا دو''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پاگل خانے کے پاس۔ کیا وہاں جانا چاہتے ہو''...... پٹیل کے ساتھی ٹھاکر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ لیکن تمہارے علاوہ کتنے جانور ہیں اس چڑیا گھر میں''۔ صفدر نے بھی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''فی الحال تو کوئی نہیں۔ تمہارے جیسے گیدڑ کے لئے ہم دو شیر ہی کافی ہیں۔ خیریت چاہتے ہو تو آرام سے فرش پر بیٹھ جاؤ''۔ پٹیل نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

''بہتر۔ تمہارا گروگھنٹال اسکارپین کہاں ہے۔ مجھے کیوں اغوا کیا گیا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''وہ آ جائے تو اسی سے پوچھنا۔ چند منٹ انتظار کرو''...... پٹیل نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا۔ چند منٹ کا سن کر صفدر نے انہیں قابو کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ وہ دروازہ بند کر کے چلے گئے۔ صفدر نے فرش پر بیٹھ کر واچ ٹرانسمیٹر آن کیا ہی تھا کہ باہر سے کسی گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ شاید اسکارپین آ گیا تھا۔ اس نے ایکسٹو کو اطلاع دینا بہتر سمجھا اور اسے کال کرنے لگا۔

''ہیلو چیف۔ صفدر کالنگ۔ اوور''...... صفدر نے ایکسٹو کو کال کرتے ہوئے کہا۔

''یس۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''سر۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا تھا مگر انہوں نے جواب نہیں دیا اور بتایا کہ اسکارپین کا چند منٹ انتظار کروں۔ ابھی ابھی کوئی گاڑی باہر آئی ہے۔ شاید اسکارپین ہی آیا ہو۔ اوور''...... صفدر نے جلدی جلدی کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"ٹھیک ہے۔ اپنی جان بچانے کے لئے تم خود ہی کوئی لائحہ عمل اختیار کر لینا۔ اوور اینڈ آل"...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا تو صفدر نے بھی واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر باہر کی آوازیں سننے کی کوشش کرنے لگا۔ قدموں کی آہٹیں سنائی دے رہی تھیں لیکن آہٹیں اس کے کمرے کی طرف نہیں آ رہی تھیں۔ پھر قدرے خاموشی پھیل گئی۔ صفدر سوچنے لگا کہ ہو سکتا ہے اسکارپین کی بجائے ان لوگوں کا کوئی اور ساتھی آیا ہو۔ پھر اسے خیال آیا کہ جوزف نے ان کے تین آدمیوں کو ہلاک کر کے جولیا کو بچایا ہے جبکہ ایک آدمی جولیا کے فلیٹ میں جولیا کے ہاتھوں مر چکا تھا۔ یقیناً اسکارپین ان چاروں کی موت کا اس سے انتقام لینے کی کوشش کرے گا۔

تقریباً تین منٹ بعد ہی باہر سے قدموں کی آہٹیں ابھرنے لگیں جو لحہ بہ لحہ قریب آتی چلی جا رہی تھیں۔ صفدر اطمینان سے بیٹھا رہا۔ ایکسٹو کو کال کرنے کے بعد اس نے دوبارہ اپنے ہاتھ پیچھے کر کے رسی لپیٹ لی تھی۔ آہٹیں دروازے پر آ کر رکیں اور پھر لاک میں چابی گھومنے کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ باہر دو افراد کھڑے تھے۔ ان میں ایک تو ٹھاکر تھا جبکہ دوسرا وہی نیلی کیڈلاک والا شخص کرشن تھا۔ دونوں کے ہاتھوں میں ریوالور موجود تھے جو انہوں نے صفدر پر تان لئے۔

"باہر آ جاؤ مسٹر صفدر"...... کرشن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے خوب چکر دیا ہے مسٹر کرشن۔ ویسے ہی مجھ سے ساتھ چلنے کی فرمائش کرتے تو میں تمہارے ساتھ تمہاری گاڑی میں یہاں آ جاتا۔ کم از کم میری گاڑی کا پٹرول تو بچ جاتا"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ چیف تمہیں پٹرول دینے آ گیا ہے"...... ٹھاکر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ شکر ہے مجھے انتظار کی کوفت سے تو نجات مل گئی"۔ صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اب تمہیں زندگی کی کوفت سے بھی نجات ملنے والی ہے۔ ہاتھ بلند کر لو"...... کرشن نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ کھول دو تو اٹھا لوں گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں پیچھے ہٹ گئے۔ صفدر باہر آیا تو ٹھاکر نے اس کے پہلو سے ریوالور لگا کر راہداری کی دوسری سمت ہاتھ سے اشارہ کیا جس طرف تین کمروں سے آگے برآمدہ نظر آ رہا تھا۔ کرشن اس سمت بڑھا اور صفدر اس کے پیچھے چلنے لگا۔ ٹھاکر، صفدر کی سائیڈ میں چل رہا تھا۔ کرشن دو کمرے چھوڑ کر تیسرے کمرے کے دروازے پر رکا اور دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا۔ صفدر اور ٹھاکر بھی کمرے میں داخل ہوئے۔ سامنے صوفے پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی تھی۔ اس کے ہاتھ میں گلاس تھا لیکن اس میں تھوڑی سی شراب تھی۔ نقاب پوش کے عقب میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ایک گن بردار کھڑا تھا۔ صفدر کے اندر آتے ہی اس نے مشین گن کا رخ صفدر کی طرف کر دیا۔

ٹھاکر نے صفدر کو کمرے کے وسط میں کھڑا کیا اور پھر خود چند قدم دور کھڑے ہو کر اس پر ریوالور تان لیا۔ کرشن بائیں جانب چند فٹ کے فاصلے پر کھڑا ہوا تھا اور اس کے ریوالور کا رخ بھی صفدر کی طرف تھا۔ صفدر سمجھ گیا کہ نقاب پوش اسکارپین ہی ہے لیکن لڑکی کو دیکھ کر اس کے ذہن میں کھدبد ہونے لگی تھی۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس لڑکی کو وہ پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہے۔ اس کے چہرے کے نقوش اسے جانے پہچانے لگ رہے تھے۔ البتہ لڑکی کی نیلی آنکھوں کی وجہ سے وہ اسے مکمل طور پر نہیں پہچان رہا تھا۔

"مسٹر صفدر۔ مجھے تم سے کافی حساب کتاب کرنا ہے۔ تم نے گزشتہ روز پروفیسر بغلول کے روپ میں میرے آدمیوں کو دھوکا دے کر میرا پلان بے کار کیا اور میرے آدمیوں کو ایکسٹو نے گرفتار کر لیا۔ پھر آج میرے چار ساتھیوں کو قتل کر دیا گیا"...... نقاب پوش نے شراب کا گھونٹ لے کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ میرے لئے نئی اطلاع ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بکو مت۔ تمہارا چیف تمہیں بتا چکا ہے کہ جوزف نے جولیا کو آزاد کرانے کے لئے کیا کیا"...... نقاب پوش نے غراتے ہوئے

جو اسکارپین ہی معلوم ہوتا تھا

"مگر میں تو دوپہر سے یہاں بے ہوش تھا۔ اور"...... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"انجان مت بنو۔ میری ہدایت پر تمہاری کلائی سے واچ ٹرانسمیٹر نہیں اتارا گیا تھا اور تھوڑی دیر پہلے تم نے ایکسٹو سے دو مرتبہ جو بات چیت کی ہے اسے بندیا ڈکٹا فون کے ذریعے سنتی اور ریکارڈ کرتی رہی ہے۔ بندیا۔ اسے بتاؤ جو تم نے سنا تھا تاکہ اسے یقین آ جائے"...... اسکارپین نے پہلے صفدر اور پھر ساتھ بیٹھی لڑکی بندیا سے مخاطب ہو کر کہا تو اس لڑکی نے فوراً ہی ایکسٹو اور صفدر کی وہ گفتگو دوہرا دی جو ان دونوں نے واچ ٹرانسمیٹر پر کی تھی۔

"اب تم کیا چاہتے ہو مسٹر اسکارپین"...... بندیا کے خاموش ہونے پر صفدر نے اسکارپین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اپنے ساتھیوں کی موت کا انتقام۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنے ساتھیوں کے ایڈریس بتا دو۔ میں تمہیں آزاد کر دوں گا"۔ اسکارپین نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں تو تمہیں بہت عقل مند سمجھتا تھا اسکارپین۔ مگر تم تو گدھے نکلے"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ کیسے باور کر لیا کہ میں اپنی جان بچانے کے لئے اپنے ساتھیوں کی زندگی خطرے میں ڈال دوں گا جبکہ مجھے یہ بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

معلوم ہے کہ تمہارا مشن ایکسٹو اور اس کے ساتھیوں کو ختم کرنا ہے اور میں اگر ان کے ایڈریس بتا بھی دوں تو تب بھی تم مجھے مار دو گے''...... صفدر نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں یقین ہے تو پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... اسکارپین نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں بالکل تیار ہوں۔ اپنے آدمیوں کو حکم دو کہ وہ مجھے شوٹ کر دیں''...... صفدر نے پرعزم لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ تمہیں گولی سے یکدم ختم کر دیا تو تمہیں یہاں لانے کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ تمہیں اذیتیں دے دے کر مارا جائے گا اور جب تک تم اپنے ساتھیوں کے ایڈریس نہیں بتاؤ گے تمہارے جسم سے تمہاری روح کو نہیں نکلنے دیا جائے گا''...... اسکارپین نے سفاکانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے کرشن کی طرف دیکھا۔

''کرشن۔ اسے لاک اپ میں لے جاؤ۔ رات بھر اس کی کھال ادھیڑو۔ سرخ مرچیں اور نمک استعمال کرو۔ اس کے جسم کو جگہ جگہ کچوکے لگاؤ اور پھر مرچیں نمک اس کے زخموں پر دھول کر اس کے تڑپنے کا تماشہ دیکھو۔ میں بھی دیکھتا ہوں کہ کیسے یہ اپنے ساتھیوں کے ایڈریس نہیں بتاتا۔ میں نے آج رات ایکسٹو کے ہیڈکوارٹر سے اپنے آدمیوں کو بھی آزاد کرانا ہے۔ جب تک یہ اپنے ساتھیوں کے ایڈریس نہ بتائے اسے مرنے نہیں دینا۔ صبح مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینا۔ ٹھاکر اور پٹیل تمہاری معاونت کریں گے۔ بندیا

میرے ساتھ جا رہی ہے''...... اسکارپین نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''رائٹ سر۔ رات بھر کی بجائے میں دو گھنٹوں میں ہی اس کی زبان کھلوا لوں گا۔ مرچوں کے علاوہ میرے پاس اور بھی کئی حربے ہیں''...... کرشن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے صفدر کے قریب آ کر اس کے پہلو سے ریوالور لگاتے ہوئے اسے باہر چلنے کا اشارہ کیا۔ ٹھاکر اور گن بردار بھی صفدر کے قریب آ گئے۔ صفدر نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کن انکھیوں سے اسکارپین کی طرف دیکھا تو اسکارپین اور بندیا صوفے سے اٹھ رہے تھے۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ وہاں سے رخصت ہونے والے تھے۔ صفدر، کرشن اور اس کے دونوں ساتھیوں کے نرغے میں کمرے سے نکلا ہی تھا کہ اسکارپین کی آواز سنائی دی۔

''راجندر۔ تم میرے ساتھ جاؤ گے۔ گیٹ سے پٹیل کو اندر بھیج دینا''...... اسکارپین نے کہا اور اس کا حکم سن کر گن بردار راہداری سے برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر کو واپس اسی کمرے میں لایا گیا جہاں سے نکالا گیا تھا۔ کمرے کے وسط میں رک کر صفدر نے کرشن اور ٹھاکر کی طرف رخ کر لیا جو دروازے کے پاس رک گئے تھے مگر ان کے ریوالوروں کا رخ صفدر کی طرف تھا۔ چند لمحوں بعد باہر سے کسی گاڑی کا انجن سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی تو صفدر سمجھ گیا کہ اسکارپین وہاں سے روانہ ہو رہا ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"کرشن۔ کارروائی شروع کرو"...... ٹھاکر نے کرشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھہرو۔ پٹیل کو آنے دو"...... کرشن نے صفدر کو گھورتے ہوئے کہا۔ صفدر لاپرواہی سے کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد باہر سے قدموں کی آہٹیں بلند ہونے لگیں اور پھر پٹیل مشین گن لئے کمرے میں داخل ہوا۔

"چیف چلا گیا ہے"...... کرشن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میں گیٹ لاک کر آیا ہوں۔ چیف کہہ گیا ہے کہ میں اس جانور کی زبان کھلوانے میں تمہاری مدد کروں۔ مگر اس کے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہیں۔ پھر تم نے ریوالور کیوں نکال رکھے ہیں۔ کیا اس کے سر پر سینگ ہے جس سے یہ ہمیں نقصان پہنچائے گا"۔ پٹیل نے اپنی گن کندھے سے لٹکاتے ہوئے کہا۔

"مذاق مت کرو۔ خنجر اور نمک لاؤ۔ پلاس، ہتھوڑا اور لمبی میخیں بھی لے آنا"...... کرشن نے اپنا ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا تم نے سائیکل مرمت کرنی ہے یا کرسی بنانی ہے"۔ پٹیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس دیکھتے رہنا میں کیسے ایک گھنٹے میں اس کی زبان کھلواتا ہوں۔ رسی بھی لے آنا"...... کرشن نے مسکراتے ہوئے کہا تو پٹیل

پلٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ ٹھاکر نے بھی اپنا ریوالور جیب میں ڈال لیا تھا۔ دو تین منٹ بعد پٹیل کرسی، ہتھوڑا، رسی اور چھ انچ لمبی چند میخیں لے آیا۔ اس نے تمام چیزیں اور رسی فرش پر رکھ دی۔

"ٹھاکر۔ اسے کرسی پر بٹھاؤ اور اس کی ٹانگیں کرسی کے ساتھ باندھو"...... کرشن نے ٹھاکر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹھاکر کرسی اٹھا کر صفدر کے قریب لایا اور کرسی فرش پر رکھ کر اسے بیٹھنے کا حکم دیا۔ صفدر کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹھاکر نے رسی اٹھائی جو کافی مضبوط تھی اور پھر صفدر کے سامنے فرش پر بیٹھا اور کرسی کے ساتھ اس کی ایک ٹانگ باندھنے لگا۔ کرشن نے فرش سے میخیں اور ہتھوڑا اٹھایا اور صفدر کی طرف بڑھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں تھا۔ جولیا کو ہوش میں لانے کے بعد بلیک زیرو نے اسے چوہان کے ساتھ اس کے فلیٹ بھیج دیا تھا اور پھر عمران نے جوزف کے لائے ہوئے بے ہوش آدمی کو ہوش میں لا کر اس سے اسکارپین کے ٹھکانہ معلوم کرنے کے لئے اس پر انتہائی تشدد کیا تھا لیکن گوبند کو اسکارپین کے ٹھکانے کا علم نہ تھا۔ اس نے صرف اتنا بتایا تھا کہ ہیڈکوارٹر سے مادام کو بنا کے ماتحتوں کو حکم ملا تھا کہ اب وہ اسکارپین کی ماتحتی میں کام کریں۔ اس کے بعد اسکارپین نے ان سے فون پر رابطہ قائم کیا اور وہ لوگ اس کی ہدایات پر کام کرنے لگے تھے۔ فی الحال اسکارپین نے انہیں اتنا ہی بتایا تھا کہ وہ ایکسٹو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرے گا اور پھر اصل مشن مکمل کیا جائے گا۔

شام کے وقت اس کی موجودگی میں بلیک زیرو نے صفدر کی کال

اٹنڈ کی تھی اور اسے اس عمارت کا ایڈریس معلوم کرنے کی ہدایت کی تھی مگر صفدر نے چند منٹ بعد اپنی ناکامی اور اسکارپین کی آمد کی اطلاع دی تھی۔ چنانچہ عمران کی ہدایت پر بلیک زیرو نے صفدر کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنی جان بچانے کی خود کوشش کرے۔ اب اسے صفدر کی کال کا بے تابی سے انتظار تھا۔

نعمانی کو عمران نے اس عمارت کی نگرانی کے لئے بھیج دیا تھا جہاں جوزف، اسکارپین کے تین آدمیوں کی لاشیں چھوڑ کر آیا تھا جبکہ اس سے قبل اس کی ہدایت پر چوہان اور صدیقی نے مل کر جولیا کے فلیٹ سے کلیان اور گوبند کے ساتھی کی لاش ہٹا دی تھی جو جولیا کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ جوزف کو دوبارہ جولیا کے فلیٹ بھیج دیا گیا تھا جبکہ اب صدیقی، جولیا کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔ خاور دوپہر سے عمران کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا مگر اب ایکسٹو کے حکم پر تنویر اس کی جگہ لے چکا تھا۔ کیپٹن بابر کو ڈھمپ ہاؤس کی نگرانی کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔

عمران کے لئے بلیک زیرو چائے بنا کر لے آیا تھا۔ عمران نے چائے پی اور پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنے چہرے پر نیا میک اپ کرنے لگا۔ ساتھ ساتھ وہ بلیک زیرو سے اسکارپین کے بارے میں باتیں کر رہا تھا۔ چند منٹ بعد ہی بلیک زیرو کے واچ ٹرانسمیٹر پر سگنل موصول ہوا تو بلیک زیرو نے عمران کی طرف دیکھا۔

"عمران صاحب۔ کال آ رہی ہے"...... بلیک زیرو نے عمران

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو چیف۔ کیپٹن بابر کالنگ۔ اوور“...... دوسری طرف سے کیپٹن بابر کی آواز سنائی دینے لگی۔

”یس۔ ایکسٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

”میں ڈھمپ ہاؤس پہنچ گیا ہوں چیف۔ لیکن پندرہ منٹ میں مجھے کوئی مشتبہ چہرہ نظر نہیں آیا۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی آدمی ڈھمپ ہاؤس کی نگرانی نہیں کر رہا۔ اوور“...... کیپٹن بابر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھو۔ مجھے یقین ہے کہ اسکارپین آج رات ضرور وہاں حملہ کرے گا اور اپنے قیدی چھڑانے آئے گا۔ اگر کوئی مشتبہ آدمی عمارت کی نگرانی کرتا ہوا نظر آ بھی جائے تو اسے چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی اسے تمہاری موجودگی کا علم ہونا چاہئے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسکارپین بے فکر ہو کر وہاں آئے اور چوہے دان میں پھنس جائے۔ اوور“...... بلیک زیرو نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”رائٹ سر۔ میں خیال رکھوں گا۔ اوور“...... کیپٹن بابر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”ضرورت پڑی تو ایک گھنٹہ بعد تمہاری جگہ کسی دوسرے ممبر کو بھیج دیا جائے گا تاکہ تم رات کا کھانا کھا سکو۔ اس وقت تک کوئی خاص بات ہو تو مجھے فوری اطلاع دینا۔ اوور اینڈ آل“...... بلیک

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

زیرو نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا جبکہ عمران خاموشی سے میک اپ کرنے میں مصروف تھا۔

”کیا آپ ڈھمپ ہاؤس جائیں گے“...... بلیک زیرو نے عمران سے پوچھا۔

”دس بجے وہاں جا کر مورچہ لگاؤں گا۔ فی الحال تو مجھے سوپر فیاض کی جیب سے ڈنر کھانا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ فلیٹ پر سوپر فیاض کی آمد کی تفصیل بتانے لگا۔ ٹھیک اسی لمحے بلیک زیرو کے واچ ٹرانسمیٹر پر سگنل موصول ہوا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

جونہی ٹھاکر نے صفدر کی ایک ٹانگ پکڑ کر کرسی کے پائے کے ساتھ ملائی اور دوسرے ہاتھ سے رسی پکڑی صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے دوسرا پاؤں اس کے چہرے پر مار دیا اور کرشن پر چھلانگ لگا دی۔ اس کی لات کھا کر ٹھاکر چیختا ہوا پشت کے بل پیچھے جا گرا جبکہ کرشن لڑکھڑا گیا۔ اس کے ہاتھوں سے ہتھوڑا اور میخیں گر گئیں۔ صفدر نے تیزی سے اسے گردن سے دبوچا اور ایک بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹ کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگا لی۔ پٹیل نے تیزی سے اپنے کندھے سے گن اتاری اور صفدر کی طرف تان لی۔

"خبردار۔ گن پھینک دو ورنہ کرشن کی گردن توڑ دوں گا"۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی گرفت سے کرشن کا دم گھٹنے لگا اور وہ دونوں ہاتھوں سے صفدر کا بازو اپنی گردن سے ہٹانے کی کوشش کر

رہا تھا لیکن صفدر نے دباؤ اور بڑھا دیا۔

"پٹیل نے گن نہ پھینکی تو تم مارے جاؤ گے"...... صفدر نے کرشن کے کان میں غراتے ہوئے کہا تو اسی لمحے پٹیل نے گن پھینک دی۔ ٹھاکر کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ صفدر کو خونخوار نگاہوں سے دیکھتا ہوا فرش سے اٹھا ہی تھا کہ صفدر غرایا۔

"اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا ورنہ کرشن کی گردن ٹوٹ جائے گی۔ ہاتھ بلند کر لو تم دونوں"...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا تو پٹیل اور ٹھاکر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہاتھ بلند کر لئے۔ تب صفدر نے دوسرا ہاتھ کرشن کے کوٹ کی داہنی جیب میں ڈالا اور اس کا ریوالور نکال کر ٹھاکر پر تان لیا۔

"اپنا ریوالور نکال کر میری طرف پھینک دو ٹھاکر ورنہ میں وارننگ دیئے بغیر ٹریگر دبا دوں گا"...... صفدر نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو ٹھاکر نے ایک ہاتھ نیچے کر کے اپنی جیب سے ریوالور نکالا اور صفدر کی طرف اچھال دیا جو صفدر کے قریب فرش پر آ گرا۔ تب صفدر نے ریوالور کی نال کرشن کی کمر سے لگاتے ہوئے اس کی گردن آزاد کر دی اور وہ گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

"ٹھاکر۔ تم نے اس کے ہاتھ کیسے باندھے تھے"...... پٹیل نے ٹھاکر سے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے بہت مضبوطی سے اس کے ہاتھ باندھے تھے۔ نجانے اس نے کیسے کھول لئے"...... ٹھاکر نے کرسی پر رکھی ہوئی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

رسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھاکر۔ اب اسی مضبوط سے تم پٹیل کو کرسی سے باندھو"۔ صفدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چلو۔ تم کرسی پر بیٹھ کر دونوں ہاتھ پیچھے کر لو۔ ہری اپ"۔ صفدر نے پٹیل سے کہا تو وہ اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھتا ہوا کرسی کی طرف بڑھا اور اس پر بیٹھ کر دونوں ہاتھ پیچھے کر لئے۔

"ٹھاکر۔ جلدی کرو۔ اسے باندھو"...... صفدر نے ٹھاکر کی طرف دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔

"تم بچ کر نہ جا سکو گے صفدر۔ باہر ہمارے کئی آدمی موجود ہیں"...... پٹیل نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ مجھے معلوم ہے یہاں تم تینوں کے سوا کوئی نہیں ہے اور اگر ہیں بھی تو مجھے کوئی پرواہ نہیں"...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور ٹھیک اسی لمحے اس کے آگے کھڑے کرشن نے یکدم ایڑیوں کے بل گھومتے ہوئے صفدر کے چہرے پر گھونسا مار دیا۔ صفدر کو غفلت مہنگی پڑی۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا اور وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ کرشن ریوالور اٹھانے کے لئے جھکا جبکہ پٹیل اور ٹھاکر بھی اس کی طرف لپکے لیکن صفدر نے فوراً ہی سنبھل کر جھکے ہوئے کرشن کے چہرے پر ٹھوکر ماری اور وہ چیخ کر پیٹھ کے بل پیچھے جا گرا۔

اسی لمحے ٹھاکر نے صفدر پر چھلانگ لگا دی لیکن صفدر نے پھرتی

سے گھوم کر اس کے سینے میں فلائنگ کک ماری اور وہ کراہتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پٹیل نے بائیں جانب سے صفدر کے منہ پر گھونسا مار دیا۔ صفدر لڑکھڑایا تو پٹیل نے اس پر چھلانگ لگا دی مگر صفدر یکدم نیچے بیٹھ گیا جس کے نتیجے میں پٹیل اس کے اوپر سے دوسری طرف جا گرا۔ صفدر تیزی سے اٹھا اور اس نے گھوم کر پٹیل کی کمر میں لات مار دی جو فرش سے اٹھ رہا تھا اور وہ منہ کے بل فرش پر جا گرا اور کراہنے لگا۔ اس کا چہرہ فرش سے کے ساتھ رگڑ کھا گیا تھا۔

صفدر نے رکے بغیر ٹھاکر پر چھلانگ لگا دی جو فرش سے گن اٹھانے کے لئے لپکا تھا مگر صفدر نے اسے موقع نہ دیا۔ وہ ٹھاکر سے عقاب کی طرح جا ٹکرایا اور ٹھاکر لڑکھڑاتا ہوا کرسی پر منہ کے بل جا گرا اور پھر کرسی کے ساتھ ہی الٹ گیا۔ صفدر نے بیٹھ کر فوراً ہی مشین گن اٹھا لی۔ ٹھیک اسی لمحے کرشن نے ریوالور اٹھا کر صفدر پر فائر کیا اور پٹیل نے صفدر پر چھلانگ لگا دی۔ اب یہ صفدر کی خوش قسمتی تھی کہ پٹیل درمیان میں آ گیا اور گولی اس کی ران میں لگی اور وہ ہلکی سی چیخ کے ساتھ فرش پر جا گرا۔

کرشن نے بوکھلا کر ایک لمحہ کے لئے پٹیل کی طرف دیکھا اور اسی لمحے صفدر نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے بولٹ کھینچ لیا۔ خوفناک تڑتڑاہٹ کے ساتھ کئی گولیاں کرشن کو چاٹ گئیں اور وہ جہنم کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ صفدر نے تیزی سے پلٹ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

کر گن کا رخ ٹھاکر کی طرف کر دیا جو فرش سے اٹھ رہا تھا۔
''خبردار۔ وہیں پڑے رہو ورنہ چھلنی ہو جاؤ گے''...... صفدر نے درندگی آمیز لہجے میں کہا تو ٹھاکر اپنی جگہ ساکت ہو گیا جبکہ پٹیل فرش پر پڑا کراہ رہا تھا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر گن کا دستہ مار دیا اور وہ بے ہوشی کی وادی میں پہنچ گیا۔ صفدر، ٹھاکر کی طرف بڑھا اور ٹھاکر کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں مگر صفدر نے قریب پہنچ کر اس کے سر پر بھی گن کا دستہ مارا تو اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں اور اگلے ہی لمحے وہ بے ہوش ہو کر فرش پر لڑھک گیا۔ صفدر نے اطمینان کا گہرا سانس لیا اور واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے ایکسٹو کو کال کرنے لگا۔

سوپر فیاض اسٹار ہوٹل میں ایک میز پر بیٹھا عمران کا انتظار کر رہا تھا۔ کچھ دیر پہلے اسے عمران نے موبائل فون پر اس کا وعدہ یاد دلایا تھا اور سوپر فیاض اس طرف چل دیا تھا۔ عمران نے نو بجے فون کیا تھا اور سوپر فیاض کو وہاں بیٹھے پانچ منٹ گزر چکے تھے۔ وہ سادہ لباس میں تھا لیکن کاؤنٹر مین اسے پہچانتا تھا کیونکہ سوپر فیاض کی منیجر سے اچھی سلام دعا تھی اور منیجر کی ہدایت پر کبھی اس سے بل نہیں مانگا گیا تھا۔ مزید چند لمحوں بعد اچانک ایک شخص سوپر فیاض کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔
''کیا بات ہے۔ کوئی اور خالی میز نہیں دکھائی دی تمہیں''۔ سوپر فیاض نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
''میز تو خالی نہیں البتہ میری جیب خالی ہے''...... اس شخص نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

''اوہ۔ تم۔ اس میک اپ کی کیا ضرورت تھی''...... سوپر فیاض نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''بقول کنفیوشس، ضرورت ایجاد کی ماں ہے''...... اس شخص نے آنکھ کا کونہ دباتے ہوئے کہا جو اصل میں عمران تھا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ مگر مجھے تماشہ نہ بنوانا''...... سوپر فیاض نے ناگوار لہجے میں کہا۔

''تماشہ تو ضرور بنے گا لیکن کھانے کے بعد''...... عمران نے معنی خیز لہجے میں کہا اور اسی لمحے کاؤنٹر مین وہاں آ گیا۔ وہ پہلے بھی آیا تھا لیکن سوپر فیاض نے اسے بتایا تھا کہ اس کا دوست آنے والا ہے۔ اس کے آنے پر کھانا منگوایا جائے گا۔

''سر۔ اب کھانا لگوا دوں''...... کاؤنٹر مین نے سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ لگوا دو''...... سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''سنو''...... کاؤنٹر مین وہاں سے ہٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اسے یکدم مخاطب کرتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر مین سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران دو تین مرتبہ پہلے بھی اس ہوٹل میں کھانا کھا چکا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ ہوٹل کا منیجر سوپر فیاض کی بہت خوشامد کرتا ہے۔

''وہ حسینہ کہاں ہے جو دن میں تمہاری جگہ ڈیوٹی دیتی ہے۔ بھلا

کیا نام تھا اس کا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''مس نازلی۔ مگر وہ تو منیجر صاحب کے کمرے میں ہو گی''۔ کاؤنٹر مین نے چونکتے ہوئے کہا۔

''بہت عورت خور ہے تمہارا منیجر۔ جاؤ۔ کھانا لے آؤ''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر کاؤنٹر مین اس کی بات پر آہستہ سے ہنسا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''تم کیوں پوچھ رہے تھے۔ تمہیں تو لڑکیوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے''...... سوپر فیاض نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے کنفیوشس نے کہا تھا کہ لڑکی ضرورت کی''...... عمران نے کہا۔

''بس۔ بس۔ کنفیوشس کا نام لے کر بور مت کرو''...... سوپر فیاض نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ناگوار لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بے دین اور مشرک کا نام لینے سے زبان ناپاک ہو جاتی ہے۔ میں ذرا واش روم میں کلی کر کے زبان پاک کر کے آتا ہوں۔ یہاں کلی کی تو تمہاری ہتک ہو گی''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض نے اسے گھورا مگر عمران ہال کے پچھلے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ سوپر فیاض کا رخ ہال کے داخلی دروازے کی طرف تھا اس لئے وہ نہ دیکھ سکا کہ عمران واش روم کی طرف جانے کی بجائے سیڑھیوں کی طرف مڑ چکا ہے۔

عمران سیڑھیاں چڑھ کر فرسٹ فلور پر پہنچا۔ سیڑھیوں کے پاس

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

ایک آدمی کھڑا اسے گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ عمران نے اس فلور پر موجود کمروں کے نمبر دیکھتے ہوئے دائیں طرف کا رخ کیا۔ آخری کمرے کے پاس پہنچ کر اس نے مایوسی سے سر جھٹکا اور پھر واپس سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔ ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اوپر والی جیب میں لگا ہوا پین نکال لیا۔

سیڑھیوں کے پاس کھڑے داڑھی والے شخص کی نگاہیں اسی پر مرکوز تھیں اور عمران اس کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے بال پین سے ہتھیلی پر ایک نام لکھا اور ہتھیلی اس آدمی کے سامنے کرتے ہوئے بال پین والا ہاتھ کوٹ کی داہنی جیب میں رکھ لیا۔ داڑھی والے نے پہلے تو حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور پھر غور سے اس کے ہاتھ پر لکھا ہوا نام پڑھنے لگا جو واضح نہیں تھا۔ اسی لئے عمران نے یکدم ریوالور نکال کر اس کی کنپٹی سے لگا دیا۔

”خبردار۔ منہ سے آواز نکلی تو کنپٹی میں گولی اتر جائے گی۔ ہاتھ بلند کرلو“...... عمران نے آہستہ سے غراتے ہوئے کہا تو داڑھی والے نے گھبرا کر فوراً ہی ہاتھ بلند کئے اور عمران نے اس کی کوٹ کی پھولی ہوئی جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکال لیا اور پھر اس دوسرے ریوالور کی نال اس کی کمر سے لگاتے ہوئے کنپٹی سے ریوالور ہٹایا اور اسے سیڑھیوں کی دوسری جانب واقع واش روم کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا۔ داڑھی والا ہاتھ اٹھائے واش روم کے پاس آ گیا۔

”سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو منیجر کے کمرے کا دروازہ کھلواؤ ورنہ بے آواز ریوالور کی گولی تمہاری کنپٹی میں اتار کر میں خود دروازہ کھلوا لوں گا۔ منیجر کو شبہ یا خطرے کا احساس نہیں ہونا چاہئے“...... عمران نے دوسرا ریوالور بھی اس کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے آہستہ سے کہا تو داڑھی والا واپس اس جگہ پلٹا جہاں پہلے کھڑا تھا۔ عمران نے اس کی کنپٹی سے ریوالور ہٹا کر جیب میں ڈالا جبکہ دوسرا اس کی کمر سے لگائے رکھا اور اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن باہر کھینچ دیا۔ دو تین قدم چلنے کے بعد اس نے بٹن واپس دبا دیا۔ داڑھی والا اس جانب کے پہلے دروازے پر رکا اور پھر ایک ہاتھ نیچے کر کے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

”کون ہے“...... اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”راجندر۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے چیف کو“...... داڑھی والے نے اپنا نام بتاتے ہوئے آہستہ سے کہا تو چند لمحوں بعد اندر سے قدموں کی آہٹیں قریب آئیں اور پھر دروازہ کھل گیا۔ سامنے نیلی آنکھوں والی خوبصورت لڑکی کھڑی تھی جبکہ اندر بیڈ پر ہوٹل کا منیجر شراب کا گلاس لئے بیٹھا تھا۔ لڑکی نے عمران کو دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی عمران نے یکدم راجندر کو اس کی طرف دھکیلا اور اندر گھستے ہوئے منیجر پر ریوالور تان لیا۔ منیجر اچھل کر کھڑا ہو گیا جبکہ راجندر کے ساتھ ٹکرا کر لڑکی لڑکھڑاتی ہوئی فرش پر کمر کے بل

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

جا گری۔

''اوہ۔ کون ہو تم''...... مینجر نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے غصے سے پوچھا۔

''پہلے تم دونوں ہاتھ بلند کر لو ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا''۔ عمران نے جیب سے دوسرا ریوالور نکال کر اس کا رخ راجندر کی طرف کرتے ہوئے کہا تو مینجر اور راجندر نے ہاتھ بلند کر لئے۔ لڑکی سنبھل کر اٹھی اور عمران کی طرف خوفزدہ انداز میں دیکھنے لگی جبکہ مینجر کا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے عاری تھا۔

''تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔ اگر تمہیں کیش کی ضرورت ہے تو نیچے کاؤنٹر''...... مینجر نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ مجھے کیش نہیں عیش چاہئے مینجر جو تم صبح سے کر رہے ہو۔ کیوں مس بندیا۔ کب سے بندیا چمکا رہی ہو''...... عمران نے پہلے مینجر اور پھر لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ بندیا نہیں نازلی ہے۔ تم بندیا کے لئے آئے ہو تو یہاں کوئی بندیا نہیں آئی''...... مینجر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ نازلی کے ناز تم نے اٹھائے ہیں۔ اب یہ بندیا ہے۔ بقول لتا جی، بندیا چمکے گی گولی کھنکے گی''...... عمران نے گنگناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ گولی مینجر کے شانے میں لگی جس نے عمران کو نازلی کی طرف متوجہ پا کر ہاتھ نیچے کر کے جیب میں ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے منہ سے بے

اختیار کراہ نکلی اور اس نے شانے کے زخم کو ہاتھ سے دبا لیا۔ اسی لمحے دروازے سے صفدر، کیپٹن بابر اور چوہان اندر گھس آئے۔ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ اندر آتے ہی انہوں نے راجندر اور نازلی کو کور کیا۔ مینجر صفدر کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ تم''...... مینجر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

''ہاں مسٹر اسکارپین''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ یہ اسکارپین ہے۔ میں تو اسے تارپین کا تیل سمجھ رہا تھا۔ دیکھو اس کے شانے سے تیل نکل رہا ہے''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''اسکارپین۔ تمہارے آدمی میرے جسم میں نمک مرچیں دھول کر مجھے اذیت پہنچانے میں ناکام رہے ہیں۔ شاید تمہیں ان کا انجام معلوم نہیں ہو سکا۔ ان میں سے دو میرے ہاتھوں مارے گئے ہیں اور دو ایکسٹو کی قید میں پہنچ چکے ہیں جسے قتل کرنے کے لئے تم آج رات ڈھمپ ہاؤس پر حملہ کرنے والے تھے''...... صفدر نے اسکارپین کو گھورتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''مگر تمہیں کس نے کہہ دیا کہ میں اسکارپین ہوں''...... مینجر نے خوفزدہ نگاہوں سے صفدر کو گھورتے ہوئے کہا۔

''میں نے۔ تم میری دریافت ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مگر تم کون ہو''...... اسکارپین نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"اسکارپین کلر عرف علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)" عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم عمران ہو"...... اسکارپین نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا۔

"اور کیا شیطان ہوں۔ چلو ہاتھ بلند کر لو ورنہ دوسرا بازو بھی بے کار کر دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو اسکارپین نے غصے سے جبڑے بھینچے اور ہاتھ بلند کر لئے۔

"زندگی رہی تو تم سے بدلہ ضرور لوں گا"...... اسکارپین نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔

"اگر اس ہوٹل کی بجائے تمہارا کوئی ٹھکانہ ہوتا تو شاید میں تمہیں ابھی موقع دے دیتا۔ مجبوری یہ ہے کہ نیچے ہال میں سوپر فیاض میرا انتظار کر رہا ہے کھانے پر"...... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسکارپین کے عقب میں آیا اور اس کی کمر سے ریوالور لگاتے ہوئے اس کی جیب سے ریوالور نکال لیا۔

ٹھیک اسی لمحے اسکارپین نے ایڑیوں کے بل گھوم کر عمران کے منہ پر گھونسا مارنے کی کوشش کی لیکن عمران نے خود کو یکدم پیچھے بیڈ پر گرا دیا۔ اسکارپین وار خالی جانے پر اس کی طرف جھکا تو عمران نے دونوں پاؤں اٹھا کر اس کے سینے میں مار دیئے اور اسکارپین کراہتا ہوا کمر کے بل پیچھے جا گرا۔ صفدر کے ریوالور کا رخ اس کی طرف تھا۔ عمران نے اٹھتے ہوئے دونوں ریوالور عقب کی طرف

اچھالے جو بیڈ کی دوسری طرف جا گرے اور پھر وہ اسکارپین کی طرف بڑھا جو فرش سے اٹھ رہا تھا مگر عمران کی ٹھوکر اس کے سینے میں پڑی اور وہ کراہتا ہوا دوبارہ پیچھے جا پڑا۔

"میں ہوٹل کی ریپوٹیشن خراب کرنے سے گریز کر رہا ہوں اور تم باز نہیں آ رہے"...... عمران نے بائیں جانب سے اسکارپین کے پہلو میں ٹھوکر مارتے ہوئے کہا تو اسکارپین نے ٹھوکر کھا کر کراہتے ہوئے کروٹ لی مگر عمران کے پاؤں حرکت میں آ چکے تھے جو رکے بغیر چلتے رہے۔

"تم مینجر بن کر سمجھ بیٹھے تھے کہ اب میں تم تک نہیں پہنچ سکوں گا۔ نازلی کو اپنی عیاشی کی خاطر اپنے ساتھ رکھتے ہوئے تم بھول گئے تھے کہ کاؤنٹر پر ڈیوٹی دینے کے دوران وہ پبلک کی نگاہوں کا مرکز بنی رہی تھی اور صرف آئی لینز کے ذریعے اس کی آنکھوں کا رنگ تبدیل کر کے تم اس کی شکل نا قابل پہچان نہیں بنا سکتے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ٹھوکروں سے اسکارپین کی تواضع کرتا رہا جبکہ نازلی اور راجندر خوفزدہ نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے جس کا چہرہ سپاٹ تھا مگر آنکھوں میں درندگی ناچ رہی تھی۔ اسکارپین کو سنبھلنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ شانے کے زخم سے خارج ہونے والے خون سے اس کی سفید شرٹ سرخ ہو رہی تھی۔ اس کے منہ سے دبی دبی سی چیخیں نکل رہی تھیں اور اس کی مزاحمت دم توڑتی جا رہی تھی۔ پھر اچانک عمران کے موبائل فون کی

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے قدم روک دیئے۔

"ہیلو۔ عمران سپیکنگ"...... عمران نے جیب سے موبائل فون نکال کر آن کر کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں مر گئے ہو۔ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے"...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے اور میں یہاں اسکارپین کو ٹھنڈا کر رہا ہوں"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اسکارپین۔ مگر تم تو واش روم گئے تھے"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسکارپین کا زہر دور کرنے کے لئے اسے واش کر رہا ہوں۔ تم اپنے ماتحتوں کو بلا لو۔ اسکارپین کے دو ساتھی لے جاؤ منیجر کے کمرے سے اور اسکارپین کو پاکیشیا سیکرٹ سروس والے لے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھا اور جھک کر اسکارپین کی کنپٹی پر مکا مار دیا جو خوفزدہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی کراہیں دم توڑ گئیں اور وہ بے ہوش ہوتا چلا گیا۔ پھر عمران کے اشارے پر چوہان اور کیپٹن بابر نے ریوالور کا دستہ نازلی اور راجندر کے سر پر مار دیا اور وہ بھی بے سدھ ہو گئے۔ عمران نے بیڈ کی دوسری جانب سے اپنا ریوالور اٹھایا اور اسکارپین کے سر پر ضرب لگائی تاکہ اس کی بے ہوشی یقینی ہو جائے۔

"صفدر۔ تم لوگ اسکارپین کو ہیڈکوارٹر لے جا کر ایکسٹو کے حوالے کر دو۔ میں ان دونوں کو سوپر فیاض کے سپرد کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو اس کی ہدایت سن کر صفدر اور چوہان نے مل کر اسکارپین کو اٹھایا اور کیپٹن بابر کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

تھوڑی دیر بعد عمران، سوپر فیاض کے ساتھ ہال میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ سوپر فیاض نے اپنے چند ماتحتوں کو فون کر کے طلب کیا تھا اور جو راجندر اور نازلی کو پولیس موبائل میں لے گئے تھے۔ عمران کھانے کے دوران سوپر فیاض کے سوالوں کے جواب دیتا جا رہا تھا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک ممبر صفدر کو اسکارپین کے آدمی نے اغوا کر کے اپنے ٹھکانے پر لے گئے تھے۔ وہاں اسکارپین کے ساتھ صفدر نے نازلی کو دیکھا جسے اسکارپین نے بندیا کہا تھا مگر صفدر کو شبہ تھا کہ وہ اس لڑکی کو پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہے۔ البتہ اس کی نیلی آنکھوں کی وجہ سے اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔ مگر بعد میں اسے یاد آ گیا کہ وہ نازلی ہے جو اسٹار ہوٹل کی کاؤنٹر گرل ہے۔ بس یہیں سے ایکسٹو نے دماغ لڑایا اور اس نے مجھے یہاں بھیج

دیا''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ تو اسی لئے تم کاؤنٹر مین سے نازلی کے بارے میں پوچھ رہے تھے''...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے۔ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور جب اس نے بتایا کہ وہ منیجر کے کمرے میں ہے تو ایکسٹو کے شک پر مجھے یقین ہو گیا۔۔ اسکارپین ہوٹل کے منیجر کے روپ میں یہاں قبضہ جمائے بیٹھا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے کمرے میں گھس کر اسے قابو کر لیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز پہلے ہی ہال میں بیٹھے میرے اشارے کے منتظر تھے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اصل منیجر کہاں ہے''...... سوپر فیاض نے ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

''یقیناً اسکارپین نے اسے قابو کر کے اپنے آدمیوں کے ٹھکانے پر بھجوا دیا ہو گا یا قتل کرا دیا ہو گا جبکہ نازلی کو عیاشی کی خاطر خوفزدہ کر کے اپنا ساتھی بننے پر مجبور کر دیا ہو گا۔ بہرحال تم نازلی سے پوچھ لینا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اسکارپین سے معلوم کر لیں گے''...... عمران نے کہا اور بے ڈھنگے انداز میں لیگ پیس اٹھا کر کھانے لگا جبکہ سوپر فیاض نے ناگواری سے منہ بنا لیا لیکن عمران نے پرواہ نہ کی۔

''کم از کم کھانا تو ڈھنگ سے کھاؤ۔ یہ کیا وحشی پن دکھا رہے ہو''...... سوپر فیاض نے ناگوار لہجے میں کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

"ارے۔ سلیمان کے ہاتھ کی مونگ کی دال کھا کھا کر مرغ کھانے کا طریقہ بھول چکا ہوں۔ دو چار دن اور کھلاؤ گے تو کھانے کا طریقہ سیکھ جاؤں گا"..... عمران نے منہ چلاتے ہوئے کہا تو اس کے جواب پر سوپر فیاض نے دانت پیستے ہوئے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

ختم شد

عمران اور سیکرٹ سروس کا شاندار جاسوسی ایڈونچر

مکمل ناول

آدمخور ایجنٹ

مصنف
صفدر شاہین

پاکیشیا کے پڑوسی برادر ملک بلگارنیہ کے خلاف اسرائیل کا بھیانک منصوبہ۔ بلگارنیہ کی ایٹمی تنصیبات اور مراکز کو خفیہ طور پر تباہ کرنے کی خوفناک سازش۔

عمران صرف چار ممبرز کے ہمراہ یہودیوں کے پلان کو خاک میں ملانے کے لئے بلگارنیہ جا پہنچا۔ ایکسٹو نے عمران کی بجائے سلیمان کو جولیا کے ہمراہ بلگارنیہ بھیج دیا۔ سلیمان نے وعدہ کیا کہ وہ بلگارنیہ کے مقدس مقامات پر عمران کی شادی کے لئے دعا کرے گا تو عمران نے سلیمان کو جانے کی اجازت دے دی۔

سلیمان نے جولیا کو تنہا چھوڑنے سے انکار کر دیا کہ اسے جولیا کا گارڈ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اسرائیل کی سب سے طاقتور خفیہ ایجنسی یروشلم ٹائیگرز نے اپنے سپر ایجنٹ کو بلگارنیہ میں بھیجا اور سپر ایجنٹ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کی خبر نے پریشان کر ڈالا۔ سلیمان ہوٹل کی کاؤنٹر گرل پر ریشہ خطمی ہو رہا تھا اور اس کی غیر موجودگی میں یہودی ایجنٹ جولیا کو اغوا کر رہے تھے۔ ولسن نے اپنے چیف سے وعدہ کیا کہ وہ راتوں رات پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کر دے گا۔ آدمخور اور گردن توڑ انٹرنیشنل ایجنٹ نے جولیا کا انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ کون تھا؟۔

جولیا کی تلاش میں صفدر، چوہان، تنویر اور عمران کا طوفانی ایکشن

RANGEEN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب و پیشکش
www.pdfbooksfree.pk

بلگارنیہ کی ایٹمی تنصیبات کی حفاظت کے لئے عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبرز رات کے وقت بلگارنیہ میں پہنچے اور صبح سے پہلے ہی انہوں نے یروشلم ٹائیگرز کے پرخچے اڑا ڈالے۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی یہودیوں کے پلان کو ناکام بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

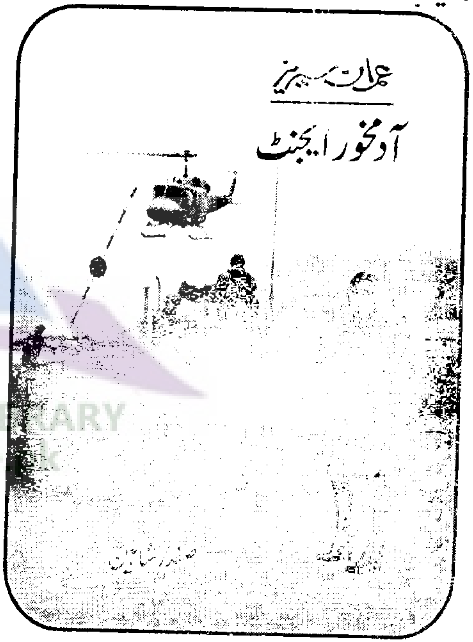

قدم قدم پر طوفانی ایکشن اور ہولناک سسپنس کے ساتھ ساتھ سلیمان کی حماقتیں اور عمران کے قہقہے۔ ایک ناقابل فراموش ایڈونچر

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573

عمران سیریز میں ظہیر احمد کی واپسی اور تہلکہ خیز ایک یادگار چیلنج ناول

ٹاپ چیلنج

مصنف
ظہیر احمد

مکمل ناول

نائف بلڈ ـــ ایکریمیا کی ایک سفاک اور انتہائی درندہ صفت ایجنسی جس کے صرف ٹاپ فائیو ایجنٹ تھے۔

ٹاپ فائیو ایجنٹس ـــ جنہوں نے پاکیشیا میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہلاک کرنے کا ٹاپ چیلنج قبول کر لیا۔

ٹاپ فائیو ایجنٹس ـــ جنہوں نے ان سب کو ہلاک کرنے کا ایک انوکھا طرز عمل اپنایا تھا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس ـــ جن پر انتہائی تیز اور انتہائی خوفناک جان لیوا حملے شروع ہو گئے۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس ـــ جن میں سے کسی ایک ممبر کو بھی سنبھلنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔

بلیک سکارلی ـــ ٹاپ فائیو کا نمبرون جوان سے الگ خفیہ مشن پر آیا تھا۔

بلیک سکارلی کا مشن کیا تھا۔ ایک سوال جس کا جواب عمران کے پاس بھی نہیں تھا۔

عمران ـــ جس کا مقابلہ ٹاپ فائیو کی ایک لڑکی سے تھا اور وہ لڑکی جوزف اور جوانا کو پہلے ہی زیر کر چکی تھی۔ کیا واقعی؟

صفدر ـــ جس کی سانسیں موت کے بالکل قریب تھیں۔ اور پھر؟

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk